ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوّت

ملتان

01 جنوری 2023 | جمادی الثانی 1444

مجلس احرار اسلام

عزم و ہمت اور صبر و استقامت کے 93 سال

1929 — 2022

- جمہوری تماشا اور ملک کی حالت زار
- قرآن کریم میں تحریف اور قادیانی جماعت!
- مجلس احرار اسلام پس منظر اور عزم نو
- اہل بیت کا مرتبہ فریقین کی نظر میں

- سیدنا محمد بن علیؓ (الحنفیہ)
- ایسا عمل جس نے دور صحابہ کی یاد تازہ کر دی
- مرزا قادیانی کا دعویٔ نبوت
- نیپال میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی خطرناک سازش

احرار کیلنڈر 2023، احرار ڈائری اور نئی کتابیں

بیاد: سید الاحرار امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے زیر اہتمام

10 روزہ سالانہ ختمِ نبوۃ ﷺ کورس

بمقام

25 فروری تا 06 مارچ 2023 دارِ بنی ہاشم نزد MDA چوک مہربان کالونی ملتان

کلاسز: صبح تا عصر

عوامی نشست روزانہ مغرب تا عشاء

جس میں جید علماء کرام

مشائخ عظام، شیوخ الحدیث، مناظرین

ریسرچ اسکالر، ماہر قانون دان لیکچر دیں گے

نواسہ امیر شریعت قائدِ احرار

حضرت مولانا سید محمد کفیل بخاری شاہ صاحب

حسنی حسینی

مدظلہ العالی

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

شرائط داخلہ

★ تعلیم کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک ★ شناختی کارڈ ہمراہ رکھیں

★ سادہ کاغذ پر درخواست لکھ کر جمع کروائیں

★ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ضروری ہے

★ طعام و قیام کا معقول انتظام ہوگا

کورس کے اختتام پر بطور انعام قیمتی کتب کا سیٹ دیا جائے گا

آخر میں امتحان لیا جائے گا اور کامیاب ہونے والے کو اضافی انعام بھی دیا جائے گا

برائے رابطہ

ڈاکٹر محمد آصف 0300-9522878

مفتی نجم الحق 0308-2582958

منجانب شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوت مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

بیاد: سید الاحرار حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بانی: ابنِ امیرِ شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

جلد 34 شمارہ 01 جنوری 2023ء / جمادی الثانی ۱۴۴۴ھ

Regd.M.NO.32

تشکیل

اداریہ	جمہوری تماشا اور ملک کی حالت زار	سید محمد کفیل بخاری	2
شذرات	قرآن کریم میں تحریف اور قادیانی جماعت!	عبد اللطیف خالد چیمہ	4
افکار	مجلس احرار اسلام پس منظر اور عزم نو	مولانا محمد مغیرہ	6
دین و دانش	بڑا دن	خالد محمود	10
//	اہل بیت کا مرتبہ فریقین کی نظر میں (قسط نمبر:۱)	عطا محمد جنجوعہ	11
ادب	نعت	مطیع الرحمن اطہر ہاشمی	16
//	ہمیشہ کا ساتھی	نادر صدیقی	17
//	مفکر احرار چودھری افضل حق کے نام	آزاد شیرازی	18
مطالعہ قادیانیت	مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت	مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ	19
	نیپال میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی خطرناک سازش	وکیل احمد حسینی	26
شخصیات	سیدنا محمد بن علیؓ (الحنفیہ)	ابو مروان معاویہ واجد علی ہاشمی	29
//	حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ احوال و خدمات	مولانا منظور احمد آفاقی مدظلہ	36
خطاب	وکلاء سے خطاب (پہلی قسط)	مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاریؒ	40
روداد	ایسا عمل جس نے دورِ صحابہ کی یاد تازہ کردی	تنویر الحسن احرار	47
//	احرار اور سیلاب متاثرین کی خدمت (تیسری و آخری قسط)	ڈاکٹر عمر فاروق احرار	49
حسن انتقاد	تبصرہ کتب	(مبصر: سید محمد کفیل بخاری)	53
اخبار الاحرار	مجلس احرار اسلام پاکستان کی سرگرمیاں	ادارہ	55
ترحیم	مسافرانِ آخرت	ادارہ	64

فیضانِ نظر
حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ

بیاد
ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مدیرِ مسئول
سید محمد کفیل بخاری
kafeel.bukhari@gmail.com

رُفقائے فکر
عبد اللطیف خالد چیمہ • پروفیسر خالد شبیر احمد
مولانا محمد مغیرہ • ڈاکٹر عمر فاروق احرار
قاری محمد یوسف احرار • میاں محمد اویس
سید عطاء اللہ ثالث بخاری
سید عطاء المنان بخاری
atabukhari@gmail.com
محمد نعمان سنجرانی

سرکولیشن منیجر
محمد یوسف شاد
0300-7345095

زرِ تعاون سالانہ
اندرون ملک ---------- /300 روپے
بیرون ملک ---------- /5000 روپے
فی شمارہ ---------- /30 روپے

ترسیل زر بنام: ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت
بذریعہ آن لائن اکاؤنٹ نمبر: 1-5278-100
بینک کوڈ 0278 یو بی ایل ایم، ڈی، اے چوک ملتان

رابطہ
دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
☎061-4511961
www.ahrar.org.pk
www.alakhir.com
majlisahrar@hotmail.com
majlisahrar@yahoo.com

شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوت مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان ناشر: سید محمد کفیل بخاری طابع: تشکیل نو پرنٹرز

Dar-e-Bani Hashim, Mehrban Colony, Multan.(Pakistan)

دل کی بات

سید محمد کفیل بخاری

جمہوری تماشا اور ملک کی حالت زار

وزیر اعظم شہباز شریف نے ڈیرہ اسماعیل خان میں مختلف ترقیاتی منصوبوں کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

> ’’حلف اٹھایا تو مجھے بھی علم نہیں تھا کہ معیشت تباہ ہو چکی ہے اور ملک دیوالیہ ہونے جا رہا ہے۔ مخلوط حکومت کی کوششوں سے ملک دیوالیہ ہونے سے بچا‘‘

وزیر اعظم کی اس لاعلمی، سادگی اور بے خبری کو کیا نام دیا جائے؟ ملک کے معاشی حالات دو اور دو چار کی طرح ریکارڈ پر تھے جن کی تفصیلات ذرائع ابلاغ پر ہونے والے تجزیوں، مباحثوں اور مذاکروں میں زبان زد عام تھیں۔ حیرت ہے کہ ملک کی ایک بڑی سیاسی جماعت کے مرکزی رہنما اور وزارتِ عظمٰی کے قدیمی خواہش منداس سے بے خبر و لاعلم تھے۔ اب تو وزیر اعظم کے منصب پر فائز ہوئے انہیں سات آٹھ ماہ ہو گئے ہیں لیکن حالات جوں کے توں اور دگرگوں ہیں۔

وزیر خزانہ جناب اسحٰق ڈار کو امپورٹ کرنے کے باوجود معیشت ہچکولے کھا رہی ہے اور مہنگائی عوام کو کھا رہی ہے۔ صنعتی یونٹ بڑی تعداد میں بند ہو گئے ہیں۔ سرمایہ کار فرار، عوام جینے سے بے زار اور مزدور بے روزگار ہیں۔ امن وامان کی صورت حال انتہائی ابتر اور پریشان کن ہے۔ دارالحکومت اسلام آباد میں خودکش دھماکے میں بے گناہ پولیس اہلکار شہید ہو گیا۔ بلوچستان اور خیبر پختون خوا بم دھماکوں سے لرز رہے ہیں۔ بلوچستان میں پولیس تھانے، چیک پوسٹس، فوج اور عوام دہشت گردی کی زد میں ہیں۔ بنوں میں سی ٹی ڈی آفس میں خوفناک دہشت گردی، پاک فوج کے افسروں اور سپاہیوں کی مسلسل شہادتیں ریاستی رٹ کا منہ چڑا رہی ہیں۔ اُدھر چمن میں پاک افغان سرحد پر کشیدگی اور پاک فورسز پر حملوں میں آرمی کے جوانوں کی شہادت اور کالعدم ٹی ٹی پی کا نئے سرے سے متحرک ہونا انتہائی تشویش ناک ہے۔ عالمی استعمار تو پہلے ہی ہمارا دشمن ہے۔ لیکن داخلی دشمن اس سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ ادھر امریکہ نے دہشت گردوں کے خاتمے اور قیام امن کے لیے مالی وفوجی امداد کی پیش کش کردی ہے۔ امریکہ کی طرف سے پاکستان کی خیر خواہی اور امداد کی پیش کش بلی چوہے کے تاریخی مکالمے کی یاد دلاتی ہے۔ کہ ’’فاصلہ کم اور امداد زیادہ ہے۔ دال میں ضرور کالا کالا ہے‘‘

ہمارا یقین ہے کہ ملک کی یہ حالت زار، سودی معیشت اور سودی قرضوں کا وبال اور عذاب ہے۔ اگرچہ وفاقی

وزیرخزانہ نے گزشتہ ماہ کراچی میں منعقدہ حرمتِ سود سیمینار میں گفتگو کرتے ہوئے علماء وتاجروں کو یقین دلایا تھا کہ وہ ملک سے سودی نظام کو ختم کرنے کا تہیہ کیے ہوئے ہیں۔ لیکن سپریم کورٹ سے وفاقی شرعی عدالت کے خلاف اپلیں واپس لینے کے سوا حکومت نے ابھی تک کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ ٹال مٹول اور تسلی آمیز بیانات کے ذریعے قوم کو بے وقوف بنانے کا روایتی چورن بیچا جا رہا ہے۔ حکمرانوں نے اللہ ورسول کے خلاف جنگ کی ٹھانی ہوئی ہے اور معاذ اللہ اس دھوکے میں مبتلا ہیں کہ وہ خدا کو شکست دے کر ملک میں امن قائم اور معیشت مستحکم کر لیں گے۔ اسلام کے نام پر، اسلام کی تجربہ گاہ کے طور پر بننے والے ملک میں پچھتر برس سے خدا کے خلاف جنگ جاری ہے۔ نوبت بایں جا رسید کہ امن قائم ہوا نہ معیشت مستحکم ہوئی۔ اب بھی وقت ہے اور توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ سود کے حوالے سے وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے حکومت سود کے خاتمے کا اعلان کر دے۔ اس کی برکت سے اللہ کی مدد آئے گی، معیشت مستحکم ہوگی اور ملک میں امن قائم ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدے پورے کرتا ہے۔

رجیم چینج کے بعد وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی سرکشی اور تصادم نے عجیب سیاسی حالات پیدا کر دیے ہیں۔ عمران خان سب سے لڑائی کی ٹھانے ہوئے ہیں۔ ملکی تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ اُن کے جارحانہ بیانیے نے اسٹیبلشمنٹ کو دفاعی لائن پر لا کھڑا کیا ہے جبکہ شہباز شریف نے اسٹیبلشمنٹ سمیت سب سے ہاتھ ملا لیا ہے۔ لیکن خان اور شہباز آپس میں ہاتھ ملانے کو تیار نہیں۔

وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی پنجاب اسمبلی تحلیل کرنے کے حوالے سے دونوں طرف کامیابی سے کھیل رہے ہیں۔ خیبر پختونخوا اسمبلی پنجاب کے فیصلے کی منتظر ہے۔ زرداری انتہائی خاموشی کے ساتھ اپنے اور اپنے ''دوستوں'' کے برپا کیے ہوئے کھیل سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن آئندہ انتخابات میں فتح حاصل کرنے اور خیبر پختونخوا و بلوچستان میں حکومتیں قائم کرنے کے لیے محنت اور کوشش کر رہے ہیں۔ جمہوری تماشا جاری ہے اور عوام کے لیے وہی شب و روز ہیں۔ انہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ پاکستان ان کے لیے بنا تھا یا طاقت ور اشرافیہ کے لیے۔ جس دن عوام کو یہ راز معلوم ہو گیا ملک کی تقدیر بدل جائے گی اللہ تعالیٰ وطن عزیز کی ہر دشمن سے حفاظت فرمائے۔ (آمین)

☆......☆......☆......☆

عبداللطیف خالد چیمہ

قرآن کریم میں تحریف اور قادیانی جماعت!

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب، جو اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ورسول جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی شکل میں اتاری گئی اور یہ وحی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دستورِ حیات کی حیثیت رکھتی ہے۔ برا ہو قادیانیوں کا جنہوں نے قرآن کریم میں بھی تحریف کی اور اس میں ڈھٹائی کے ساتھ لگے ہوئے ہیں اس تحریف پر جناب محمد حسن معاویہ نے قانونی کاروائی کی طرف قدم بڑھایا جس پر چناب نگر (ربوہ) کے قادیانیوں پر ایف آئی آر درج ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چناب نگر (نمائندہ خصوصی) قرآن کریم کا غلط ترجمہ چھاپنے پر مرزا مسرور کے پیروکاروں پر تھانہ چناب نگر میں مقدمہ درج کرلیا گیا تحفظ ختم نبوت فورم کے سیکرٹری جنرل محمد حسن معاویہ نے ملک کے اعلیٰ حکام کو متعدد درخواستیں دی تھیں کہ تحریف شدہ ترجمہ قرآن کی روک تھام کی جائے مگر عملی طور پر کچھ نہیں ہوا ایف آئی آر کے مطابق محمد حسن نے لاہور ہائی کورٹ میں دائر رٹ پٹیشن نمبر 214966/18 بنام انسپکٹر جنرل کے عنوان سے دی تو فاضل جج نے تمام حقائق دیکھ کر اداروں کو تحریف شدہ ترجمہ قرآن چھاپنے اور تقسیم کرنے والے ملزمان کے خلاف کاروائی کا حکم دیا جس پر تھانہ چناب نگر میں قادیانی ملزمان خالد احمد شاہ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، ناظر اشاعت ملک خالد مسعود، ناظم تعلیم مرزا افضل احمد، ناظر امور عامہ سلیم الدین، پرنسپل عائشہ اکیڈمی امۃ القدوس اور نامعلوم پرنٹر پبلشر کیوزرز و دیگر نامعلوم ملزمان کے خلاف مقدمہ نمبر 22/651 دفعہ 8-295، 298 کے تحت مقدمہ درج ہوا، مقدمہ کے مطابق نظارت تعلیم کے زیر اہتمام 7 مارچ 2019ء کو مدرسہ الحفظ اکیڈمی کی سالانہ تقریب میں مہمان خصوصی ناظم تعلیم مرزا افضل احمد اور صدر ضلع گجرات چودھری منور احمد نے بچوں میں تعریف شدہ ترجمہ قرآن کریم تقسیم کیے بچوں میں پرنسپل امت القدوس نے قرآن واسناد تقسیم کی یہ تقریب نصرت جہاں کالج فار ویمن چناب نگر کے گراؤنڈ میں ہوئی۔ علاوہ ازیں محکمہ داخلہ پنجاب کی جانب سے بھی غلط ترجمہ والے قرآن مجید پر پابندی کا نوٹیفکیشن 2016ء میں جاری ہوا تھا۔ اس کے باوجود مرزا افضل احمد کی زیر نگرانی قادیانی کام کر رہے تھے اور اسی قرآن کے ترجمہ کی تعلیم دیتے تھے۔ (روزنامہ اسلام 10 دسمبر 2022ء، صفحہ نمبر 2)

گستاخانہ مواد روکنے کی تشہیر کے حوالے سے اپیلیں واپس!

توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد روکنے کے حوالے سے عمرانی حکومت کے دور اقتدار میں ہائی کورٹ کے ایک مستحسن فیصلے کے خلاف حکومت سپریم کورٹ اپیل میں چلی گئی تاہم موجودہ حکومت نے وہ اپیل سپریم کورٹ سے واپس لی جس کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا روزنامہ اوصاف کا ایک اداریتی نوٹ پیش خدمت ہے جو صورتحال کی عکاسی کرتا ہے ”وفاقی حکومت نے سوشل میڈیا پر گستاخانہ مواد کی تشہیر کے خلاف لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کو کالعدم قرار دینے کے لیے پی ٹی آئی کے دور حکومت میں سپریم کورٹ سے دائر کی گئی اپیلیں واپس لے لی ہیں مولانا فضل الرحمٰن کی درخواست پر وزیر اعظم شہباز شریف نے وفاقی وزارت آئی ٹی اور پی ٹی اے کو سپریم کورٹ میں دائر کی گئی

مذکورہ اپیلیں واپس لینے کی ہدایت جاری کی تھی‘‘ گستاخانہ مواد کی سوشل میڈیا پر تشہیر ایک ایسا ناسور ہے جس کا سدباب ہر ذی شعور اور حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویدار مسلمان پر واجب ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا فرمان عالی شان ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ مجھ سے اپنے ماں باپ، اولاد اور جان ومال سے بھی زیادہ محبت نہ رکھتا ہو اسی محبت کا تقاضا ہے کہ کوئی مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے حوالہ سے کوئی ایک بھی ہلکہ لفظ برداشت نہ کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اطاعت کے سوا ہے ہی کیا؟ لیکن استعمار چاہتا ہے کہ ہم سے ہمارا یہ اثاثہ بھی چھین لے، اس مقصد کی خاطر گستاخانہ مواد کی تشہیر کی جاتی ہے حیرت انگیز امر ہے کہ وہ کون لوگ تھے جنہوں نے گستاخی کی تشہیر روکنے کے حکم کے خلاف اپیلیں کی انسانی سوچ دنگ رہ جاتی ہے کہ کوئی مسلمان اس حد تک کس طرح جاسکتا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت نے یہ اپیلیں واپس لے کر ایک شاندار اقدام کیا ہے اس عمل میں جو لوگ بھی شریک ہیں وہ مبارکباد کے مستحق ہیں اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک کے تمام اداروں کو متحرک کیا جائے تاکہ سوشل میڈیا سمیت کسی بھی فورم پر گستاخانہ مواد کی تشہیر وترسیل ممکن نہ رہے۔ (روزنامہ اوصاف 2 دسمبر 2022)

قرآن پرنٹنگ ریکارڈنگ اور خاتم النبیین یونیورسٹی بلز منظور!

سیاسی محاذ آرائی اپنی جگہ لیکن پنجاب اسمبلی میں قرآن پرنٹنگ ریکارڈنگ اور خاتم النبیین یونیورسٹی بلز کی منظوری انتہائی قابل تحسین ہے جس کا ہم پرجوش خیر مقدم کرتے ہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب، بل پیش کرنے والے حکومتی رکن محمد شفیع اور بل منظور کرنے والے جملہ اراکین کے ہم شکر گزار ہیں کہ جنہوں نے سیاسی افراتفری کے باوجود مذکورہ بل منظور کیے جس کی اخباری تفصیل کچھ یوں ہے۔

لاہور (نیوز رپورٹر) پنجاب اسمبلی نے دی پنجاب ہولی قرآن پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ ترمیمی بل 2022 اور خاتم النبیین یونیورسٹی لاہور بل 2022 منظور کرلیا دونوں بل حکومتی رکن محمد شفیع نے پیش کیے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ پنجاب پرویز الٰہی نے اظہار تشکر کیا جب کہ سپیکر سبطین خان نے اپنے خطاب میں کہا کہ جو بل پاس ہوئے اس میں حکومت اور اپوزیشن کا اچھا کردار ہے، وزیر اعلیٰ کا کردار لائق تحسین ہے جو ممبر بھی اس بل میں شامل رہے ہیں اللہ ان کو بھی اجر دے۔ قرآن پرنٹنگ اینڈ ریکارڈنگ بل کے تحت قرآنی نسخوں کی اشاعت میں اغلاط کی روک تھام جب کہ پرنٹنگ میں غلطیوں کے حوالے سے قرآن بورڈ کو مزید بااختیار بنایا جائے گا۔ جب کہ خاتم النبیین یونیورسٹی بل کے تحت محکمہ اوقاف کے زیر انتظام میاں میر میں واقع قرآن انسٹی ٹیوٹ میں ختم نبوت سے متعلق مضامین کی ترویج واشاعت کیلئے یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ بعدازاں ایوان سے اپنے خطاب میں وزیر اعلی پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے کہا کہ خاتم النبیین یونیورسٹی اور قرآن ایکٹ پنجاب اسمبلی سے پاس ہونے پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرتا ہوں، متفقہ طور پر بل کی منظوری پر سپیکر پنجاب اسمبلی سبطین خان، پی ٹی آئی، مسلم لیگ (ق) اور مسلم لیگ (ن) کے اراکین اسمبلی کا شکریہ ادا کرتا ہوں، تمام اراکین اسمبلی کی جانب سے بل کی منظوری سے مثبت اور اچھا پیغام گیا ہے۔ پرویز الٰہی نے کہا کہ تمام سرکاری ونجی سکولوں میں ایف اے تک ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے اور اس ضمن میں صوبائی وزیر سکول ایجوکیشن مراد راس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (روزنامہ اسلام، 24 دسمبر)

مولانا محمد مغیرہ (مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان)

مجلس احرار اسلام پس منظر اور عزم نو

مجلس احرار اسلام کا قیام محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ و اصرار پر 29 دسمبر 1929ء کو ہوا۔ مجلس احرار اسلام کی ابتدائی اور اولین قیادت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا سید محمد داؤد غزنوی، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، چودھری افضل حق، شیخ حسام الدین، مولانا مظہر علی اظہر، مولانا ظفر علی خاں جبکہ بعد میں مولانا محمد گل شیر شہید، قاضی احسان احمد، آغا شورش کشمیری، صاحبزادہ فیض الحسن کے علاوہ کئی نام ور شخصیات اس قافلۂ حریت میں شامل ہوتی گئیں۔ اپنے وقت کے جید علماء و مشائخ کی سرپرستی مجلس احرار کو حاصل رہی۔ مجلس احرار اسلام کی قیادت اگر پرخلوص تھی تو جو کارکن اس جماعت کو ملے وہ بھی اخلاص وایثار کے پیکر تھے جن کی مثال اس دور میں نہیں ہے۔ بجا طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ قربانی وایثار اور جذبہ میں اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کا عکس تھے۔ جماعت کے قائم ہوتے ہی تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا۔ اکابر احرار اپنی جانوں کو ہتھیلی پر لیے میدان عمل میں اترے۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں جبکہ کارکنوں نے بھی اپنی قیادت کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ہر قسم کی تکالیف اٹھائیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا یہ لوگ ہڈیوں اور گوشت پوست نہیں بلکہ فولادی جسم رکھتے تھے۔ جدوجہد آزادی کے نتیجے میں بالآخر انگریز کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کردیا۔ مجلس احرار اسلام نے کئی تحریکوں کو جنم دیا اور اللہ کے فضل سے ہر تحریک میں سرخرو اور کامیاب ہوئے۔

احرار کی ایک زندہ تحریک، تحفظ ختم نبوت ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا غلام قادیانی آنجہانی کی سرکوبی کے لیے کئی بڑے علماء نے کام کیا۔ ہر طبقہ و مسلک کے علماء نے علمی دائرہ میں رہ کر اپنی بساط سے زیادہ کام کیا۔ مناظرے کیے اور ان کے سوالات کے بھرپور جواب دیے۔ نبوۃ کے اجراء پر دیے گئے دلائل کا رد کیا اور اسے چاروں شانے چت کیا جو اپنی مثال آپ تھے۔ مجلس احرار نے یہ مسئلہ ایک عوامی مسئلہ بنا دیا۔ عوام میں اس قدر شعور پیدا کیا کہ عام آدمی بھی ایسی بات کرتا کہ مرزائی لاجواب ہو جاتا۔ مرزا قادیانی ہندوستان کے ایک قصبہ قادیان سے نمودار ہوا۔ کئی دعوے کیے، مہدی، مثل مسیح اور پھر خود مسیح کا دعویٰ اور اس کے بعد نبوۃ کا دعویٰ۔ قصبہ قادیان میں مرزائیوں کی چودھراہٹ تھی مرزائیوں کے خلاف کوئی بات نہیں کی جاسکتی تھی۔ کبھی کبھار اگر کوئی عالم وہاں تبلیغ کے لیے آتا تو خطرات لاحق ہوتے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجلس احرار اسلام کی قیادت نے 1934ء میں قادیان میں تین روزہ احرار تبلیغ کانفرنس میں منعقد کرنے کا پروگرام طے کیا۔ قادیان میں اس کانفرنس کی اطلاع پہنچی تو مرزائیوں نے عدالت میں پہنچ کر واویلا کیا۔ حکومت نے اپنے چہیتوں کے خاطر قادیان ٹاؤن کمیٹی کی حدود میں دفعہ 144 نافذ

کردی جس پر احرار راہنماؤں نے قادیان کے ایک رہائشی سکھ سے بات کر کے آمادہ کر لیا کہ اس کی زمین میں کانفرنس ہو جائے لیکن قادیانیوں نے اپنی اجارہ داری کے بل بوتے پر اس سکھ کو ڈرایا دھمکایا اور اس کو انکار کرنے کے لیے مجبور کر دیا۔ جس پر احرار رہنماؤں نے ایک سکول کے گراونڈ میں کانفرنس کرنے کے انتظامات کر لیے جو ٹاؤن کمیٹی کی حدود سے باہر تھا۔ تین دن کانفرنس ہوئی جس سے انگریزی نبوت کا شیش محل چکنا چور ہو گیا۔ قادیان قصبہ میں قادیانیوں کی اجارہ داری پر ضرب کاری لگی قادیانیوں کی غنڈہ گردی نیست و نبود ہوئی۔ خصوصاً قادیان میں رہنے والے مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا۔ قادیان میں ختم نبوۃ کا علم لہرانے لگا۔ احرار کے رجزیہ ترانوں، قدموں کی دھمک اور ختم نبوت کے نعروں سے سامراجی ایجنٹوں مرزائیوں کا مرکز لرز اٹھا۔ قادیان میں مدرسہ محمدیہ اور مسجد قائم کی۔ مسلمانوں کے معاشی استحکام کے لیے کھڈیوں کا کارخانہ لگایا اور مفت لنگر خانہ قائم کیا۔ حضرت مولانا عنایت اللہ چشتی کو بحیثیت مبلغ کے متعین کیا۔ جبکہ مولانا محمد حیات، ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا عبدالکریم مباہلہ، مولانا لال حسین اختر بھی مختلف اوقات میں خدمات انجام دیتے رہے۔ ملک کے طول و عرض میں تحفظ ختم نبوت کا کام ہوتا رہا تبلیغی جلسے اور کانفرنسیں منعقد ہوتی رہیں۔ قیام پاکستان کے بعد انگریز کی سرپرستی مرزائیوں کے ساتھ برابر جاری رہی حتیٰ کہ مرزائیوں کو ضلع جھنگ میں چنیوٹ کے ساتھ سرگودھا روڈ پر دریا چناب کے کنارے ایک ہزار اور تقریباً تیس ایکڑ اراضی پہلے لیز پر جبکہ بعد میں جلد ہی انجمن احمدیہ کے نام انتقال کرادی گئی جس پر ربوہ کے نام سے قادیانیوں نے شہر آباد کیا اور اس شہر میں بھی وہی پرانی روش اختیار کرتے ہوئے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ یہ قطعہ ان کے نام رجسٹری ہو چکا تھا۔ یہاں کوئی مسلمان نہ دکان بنا سکتا اور نہ ان کی اجازت کے بغیر کوئی عمل ہو سکتا تھا۔ حتیٰ کہ گورنمنٹ پاکستان بھی اس شہر کے اندر کچھ نہیں کر سکتی۔ عدالتیں ان کی اپنی بلکہ وہ سٹیٹ کے اندر ایک خود مختار سٹیٹ تھی۔ رات دن ملک و دین دشمنی کے پروگرام بنائے جاتے۔ حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی خواہش تھی کہ ان کے مرکز کے مقابل جماعت کا مرکز قائم کیا جائے آپ نے اس لیے چنیوٹ کا سفر بھی کیا۔ قادیانیوں کے مرکز کے مقابل چنیوٹ کے ایک سادات گھرانے کا رقبہ موجود تھا، ملاقات ہوئی مگر وہ زمین دینے پر آمادہ نہ ہوئے۔ حالات نے کچھ ایسا رخ اختیار کیا کہ 1953 میں تحریک ختم نبوت برپا کرنی پڑی۔ جسے اس وقت کی دین دشمن اور امریکہ کے وفادار حاکموں نے طاقت و اختیار کے زور سے کچل دیا۔ بے دردی سے مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں دس ہزار سے زائد نفوس ناموس رسالت پر جانیں وار گئے۔ گو کہ ظاہراً یہ تحریک ناکام بنادی گئی اور اس پس منظر میں مجلس احرار اسلام پر پابندی عائد کر کے اسے خلاف قانون قرار دیا گیا۔

مجلس احرار کی بقاء ہی حضرت امیر شریعت کی خواہش و آرزو تھی وہ فرمایا کرتے تھے: ’’خواہ ساری دنیا مجھے چھوڑ جائے مگر میں مجلس احرار اسلام کا علم بلند رکھوں گا میں شہر چھوڑ کر جنگل میں چلا جاؤں گا اور وہاں ایک کٹیا بنا کر اس پر

سرخ پرچم لہرا کر سب کو دعوت دوں گا کہ یہ ہے مجلس احرار اسلام کا دفتر جس کو آنا ہو یہاں میرے پاس آجائے، بقائے احرار مجھے اپنی جان سے بھی عزیز ہے خواہ کچھ بھی ہو جائے یہ سرخ ہلالی پرچم لہراتا رہے گا۔‘‘

1958ء میں جب کچھ عرصہ کے لیے جماعت سے پابندی ختم ہوئی تو حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ نے ضعف وعلالت کے باوجود جذبۂ ایمانی کے ساتھ احرار کی سرخ وردی زیب تن کیے ہوئے کارکنوں کے جلو میں چوک گھنٹہ گھر ملتان میں اجتماع سے خطاب کیا جس میں مجلس احرار کے احیاء کا اعلان کیا اور پرچم کشائی کی۔

حضرت امیر شریعت 1961 میں انتقال فرما گئے۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے رفقاء شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری اور بالخصوص چاروں فرزندان مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری، مولانا سید عطاء المحسن بخاری، مولانا سید عطاء المومن بخاری اور مولانا سید عطاء المہیمن بخاری رحمہم اللہ نے ان کی امانت مجلس احرار کو سنبھالا۔ مولانا عبید اللہ احرار، چودھری ثناء اللہ بھٹہ، ملک عبدالغفور انوری، مولانا عبدالحق چوہان، پیرجی عبدالعلیم رائے پوری، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، پروفیسر خالد شبیر احمد اس جماعتی سفر میں ان کے ہمقدم رہے اور بقائے احرار کے لیے سرگرم عمل رہے۔ انہوں نے اس پلیٹ فارم سے ہمیشہ عقیدہ توحید وختم نبوت، دفاع صحابہ اور امر بالمعروف، نہی عن المنکر کی آواز کو بلند کیا۔

چناب نگر میں احرار کے مرکز کے قیام کی حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کی خواہش ان کے فرزند ثانی حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کے ذریعے پوری ہوئی۔ طویل عرصہ کی مسلسل کوشش کے بعد جون 1975 میں چناب نگر (ربوہ) میں قادیانیوں کی زمین سے متصل ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ قیمتاً زمین حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ احرار، قادیان کی طرح ربوہ میں بھی فاتحانہ داخل ہوئے۔ افتتاحی جمعہ کا اعلان ہوا لیکن پنجاب کی پولیس نے مکمل راستے بند کیے۔ پہرے بیٹھائے کہ کوئی جمعہ پر نہ آسکے مگر اللہ کے کرم سے ملک کے طول وعرض سے احرار کارکن کثیر تعداد میں پہنچنے میں کامیاب ہوئے جس کی ایک عجیب ولولہ انگیز داستان ہے۔ جمعہ ہوا گرفتاریاں ہوئیں۔ جامع مسجد احرار کے نام سے مسجد کا سنگ بنیاد جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ کے ہاتھوں رکھا گیا اور مدرسہ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جہاں پر علاقہ کے مسلمان بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے جبکہ ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری رحمہ اللہ نے عصری تعلیم کے لیے بخاری ماڈل ہائی اسکول قائم کیا جس میں مڈل تک تعلیم دی جاتی ہے۔ یہاں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ہوتی ہے اور جلوس دعوت اسلام نکالا جاتا ہے۔ جبکہ مجلس قرأت، مجلس ذکر حسین اور شہداء ختم نبوت کانفرنس، یوم ختم نبوت سالانہ اہم پروگرام ہیں۔ اس کے علاوہ علاقہ بھر میں دروس ختم نبوت، دروس قرآن، ختم نبوت کورسز اور ختم نبوت کانفرنسز تسلسل کے ساتھ ہوتی ہیں۔

مجلس احرار اسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا ہے کہ ہمیشہ مخلص اور بے لوث قیادت نصیب ہوئی جنھوں نے اس

جماعت کو امانت سمجھا اور اس کی حفاظت کی۔ اپنی بساط کے مطابق کام کو بہتر سے بہتر انداز سے کیا، اجتماعیت اور تنظیم کو قائم کیا۔ اس کے ساتھ احرار کارکنوں نے بھی اپنی قیادت کو کبھی میدان میں تنہا نہیں چھوڑا۔ الحمد للہ مجلس احرار اپنی عمر کے 93 برس مکمل کر چکی ہے لیکن جس مقصد کے لیے اس کو بنایا گیا وہ ایسا عظیم الشان اور لازوال ہے کہ اس کی برکت سے ان شاء اللہ یہ جماعت صبح قیامت تک قائم رہی گی۔ ان شاء اللہ

احرار ساتھیو! آج یہ ذمہ داری آپ کے کاندھوں پر آ گئی ہے۔ آپ نے ملک بھر میں یوم تاسیس کے حوالے سے اجتماعات منعقد کیے۔ یہ اجتماعات وتقاریب لہو کو گرماتے، ایمان کو تازگی بخشتے ہیں۔ اپنے عزائم کو بلند رکھیے، ارادوں کو مضبوط کیجیے، نہ گھبرایئے نہ ڈگمگایئے، آپ کی منزل بالکل درست ہے اور یہی صراط منعم علیہ ہے۔ آپ جادۂ مستقیم پر ہیں ان شاء اللہ۔ آیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد میں پہلے سے بڑھ کر شریک ہوں، تجدید عہد وفاء کیجیے۔ توحید ورسالت، ختم نبوت اور ناموس اصحاب وازواج کے تحفظ کے لیے اس جماعت کے پرچم تلے متحد ہو جایئے یہی حبل اللہ ہے اور اسی پر اللہ کی مدد ونصرت کا وعدہ ہے۔ اس کام میں خود کو رول دیں اور مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں یقین جانیے اسی میں ہی ہماری کامیابی ہے اور اسی میں بقاء کا راز مضمر ہے۔

اپنے بزرگوں کے راستے پر چلتے ہوے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، جذبہ حب الوطنی اور جذبہ خدمت خلق سے سرشار ہو کر جماعت کو ہر طرح مضبوط کرنے کے لیے اپنی توانائیاں بروئے کار لائیں۔ جماعت میں افرادی قوت کو بڑھائیں۔ اپنی اولاد، عزیز واقارب، دوست احباب اور علاقہ کے پڑھے لکھے نوجوانوں سے محبت و پیار کا رشتہ استوار کر کے انہیں جماعت میں شمولیت کی دعوت دیں۔ جماعتی لٹریچر، تاریخ احرار کا مطالعہ کرنا اور بالخصوص جماعت کا ترجمان ماہنامہ نقیب ختم نبوت کو خریدنا ہر کارکن کے بنیادی فرائض میں شامل ہے۔ جماعت کے لیے مال، جان اور وقت کو صرف کرنے میں بالکل دریغ نہ کریں۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہمارا اگر کچھ حصہ شامل ہو جائے تو یہ ہمارے لیے دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہے۔ پانچ وقت نماز اور تلاوت قرآن کو معمول بنائیں۔ خصوصاً جماعتی احباب میں پیار ومحبت کو بڑھانے کی کوشش کریں۔ معمولی باتوں پر ہونے والے اختلافات کو خاطر میں نہ لائیں۔ ایک دوسرے کی خوشی اور غمی میں شریک ہوں یہ اخلاقی فریضہ ہے۔ اگر خدانخواستہ باہمی رنجش یا کوئی اختلاف ہو جائے تو اسے خوش اسلوبی سے حل کرنے کی کوشش کریں۔ اگر حل ممکن نہ ہو تو اس کو جماعت کے کام میں رکاوٹ مت بنائیں۔ اپنے علاقہ کے علماء کرام سے مسلسل رابطہ میں رہیں، ان کا احترام کریں اور جماعت کا لٹریچر ان تک پہنچائیں۔ جماعت کی ترقی کے لیے دعاء کو مستقل وظیفہ بنالیں۔ مرکز کے ساتھ ہمیشہ رابطے میں رہیں۔ احترام دیں احترام لیں۔ اپنی منزل کو سامنے رکھیں، ہم نے سارے کام اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاء کے حصول کے لیے کرنے ہیں۔ ان شاء اللہ کامیابی ہماری ہے۔

خالد محمود

بڑا دن

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یوم پیدائش کے حوالے سے بڑا دن یعنی کرسمس کو بطور عید کے عیسائی دنیا میں منایا جاتا ہے۔ اس بارے میں خود عیسائی دنیا کی مستند ترین کتاب قاموس الکتاب اس بارے میں کیا کہتی ہے، ملاحظہ فرمائیں: بڑا دن کرسمس کا مروجہ نام۔ یہ یوم ولادت مسیح کے سلسلے میں منایا جاتا ہے، چونکہ مسیحیوں کے لیے یہ ایک اہم اور مقدس دن ہے، اسی لیے اسے بڑا دن کہا جاتا ہے، رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ کلیسیائیں اسے 25 دسمبر کو مشرقی آرتھوڈوکس کلیسیا 6 جنوری کو اور آرمینیہ کی کلیسیا 19 جنوری کو مناتی ہے، کرسمس کے تہوار کا 25 دسمبر پر ہونے کا ذکر پہلی مرتبہ شاہ قسطنطین کے عہد میں 325 عیسوی کو ہوا، یہ بات صحیح طور پر معلوم نہیں کہ اولین کلیسیائیں بڑا دن مناتی تھیں یا نہیں، تاہم جب سے یہ شروع ہوا بڑا مقبول ہوا ہے، اگرچہ بعض رسومات جو مسیحی نہیں تھیں کرسمس سے منسوب کی گئی ہیں، تاہم اب انہوں نے بھی مسیحی رنگ اپنا لیا ہے، مثلاً کرسمس ٹری (کرسمس کا درخت) اب اس سے یہ مراد کی جاتی ہے، کہ یہ خدا کی طرف اشارہ کرتا اور اس کی نعمتوں کی یاد دہانی کراتا ہے، یاد رہے کہ خداوند مسیح کی صحیح تاریخ پیدائش کا کسی کو علم نہیں، تیسری صدی میں اسکندریہ کے کلیمنٹ نے رائے دی تھی، کہ اسے 20 مئی کو منایا جائے، لیکن 25 دسمبر کو پہلے پہل رومہ میں اس کے لیے مقرر کیا گیا، تاکہ اس وقت کے غیر مسیحی تہوار جشن زحل کو Saturnalia جو راس الجدی کے موقع پر ہوتا تھا، پس پشت ڈال کر اس کی جگہ خداوند مسیح کی سالگرہ منائی جائے۔

(قاموس الکتاب، ص، 147و148)

حضرت مسیح علیہ السلام کی یوم پیدائش یا بڑا دن یا کرسمس ڈے کے سلسلہ میں یہ ساری باتیں عیسائی دنیا کی مستند ترین کتاب قاموس الکتاب میں مذکور ہیں، جس میں یہ اقرار بھی موجود ہے، کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی صحیح تاریخ پیدائش کا کسی کو علم نہیں۔ اور ہم بھی قاموس الکتاب کی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں، کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحیح تاریخ پیدائش کا کسی کو علم نہیں ہے، تو پھر کیونکر عیسائی دنیا ظن اور تخمینہ کی بنا پر کرسمس ڈے یا بڑا دن مناتی ہے۔؟

عطا محمد جنجوعہ قسط نمبر:۱

اہل بیت کا مرتبہ فریقین کی نظر میں

صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کا امت مسلمہ پرنا قابل فراموش احسان ہے۔جن کی مساعی جمیلہ سے اللہ تعالیٰ کا قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سینہ بہ سینہ ہم تک پہنچا ہے۔اہل سنت کے نزدیک ہر وہ روایت جو صحیح سند سے صحابہ کرام یا اہل بیت عظام سے مروی ہو وہ قابل قبول ہے۔جبکہ اہل تشیع کا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ دین صرف اہل بیت کے توسط سے ہم تک پہنچا ہے اسی بنا پر اُن کے نزدیک صرف وہی روایت قابل قبول ہے جو اہل بیت سے مروی ہو۔اہل بیت سے مراد کون لوگ ہیں؟

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اور آپ کی اولاد۔

(۲) سیدنا علی وسیدہ فاطمہؓ اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم۔

(۳) وہ لوگ جن پر محمد صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ حرام قرار دیا ہے، آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباسؓ۔

جبکہ اہل تشیع کے نزدیک آل علیؓ میں سے صرف اولاد فاطمہؓ ہی اہل بیت ہیں چونکہ اہل سنت اور اہل تشیع کے مابین سیدنا علیؓ سیدنا حسنؓ، سیدنا حسینؓ کے اہل بیت ہونے پر اتفاق ہے۔دونوں دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اُن سے محبت کرتے ہیں۔آؤ حقائق کی روشنی میں اُن کے دعووں کا جائزہ لیں۔

مقام سیدنا علیؓ اہل سنت کی نظر میں:

امام بخاریؒ نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے غزوہ خیبر کے بارے میں نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْلَيَأْ خُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَّجُلًا يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَوْقَالَ يُحِبُّ الله وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَّمَا نَرْجُوْهُ فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ الله صلى الله عليه وسلم الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ (صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب علی ابن ابی طالب القرشی)

''کل صبح میں جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا یا سرداری کا جھنڈا ایک ایسا شخص سنبھالے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول محبت کرتے ہیں یا یوں فرمایا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت کرتا ہے اللہ اس کے ہاتھ سے خیبر کو فتح کروا دے گا۔(راوی کہتا ہے) ہم لوگوں کو امید نہ تھی کہ علی رضی اللہ عنہ آجائیں گے۔(صبح لوگوں نے) کہا یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جھنڈا دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا''۔

مومن کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ سیدنا علی المرتضیٰؓ سے محبت رکھے اس لیے کہ حضرت علیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حضرت علیؓ کو اپنے جسم کا ٹکڑا قرار دیا۔

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی الله علیه وسلم عَلِیٌّ مِّنِی وَاَنَا مِنْ عَلِیٍ "(حسن جامع ترمذی از البانی رحمہ اللہ کتاب المناقب باب مناقب علی بن ابی طالب)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ مجھ سے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں۔''

ان الفاظ میں کمال درجہ کی محبت کا اظہار ہے یعنی میرا اور علی کا رشتہ انتہائی قربت کا رشتہ ہے۔ ایسے محبت بھرے الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بھی کئی انداز میں دہرائے ہیں۔

جس کا میں دوست ہوں اس کا علی رضی اللہ عنہ دوست ہے:

یہ حدیث کئی ایک صحابہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ" (سلسلة الاحاديث الصحيحة رقم الحديث (١٧٥٠) صحيح وجامع ترمذی کتاب المناقب باب مناقب علی بن ابی طالب)

''جس کا میں دوست ہوں علی رضی اللہ عنہ بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! جو علی رضی اللہ عنہ سے دوستی لگائے تو بھی اسے دوست بنا اور جو اس سے دشمنی رکھے تو بھی اس سے دشمنی رکھ۔''

حضرت علیؓ سے محبت کرنے والا مومن اور اُن سے بغض رکھنے والا منافق ہے:

لا یحبُکَ الا مومنٌ ولا یَبغَضُک الا منافقٌ (صحیح سنن نسائی، کتاب الایمان)

(اے علیؓ) تجھ سے صرف مومن بندہ ہی محبت رکھے گا اور صرف منافق آدمی ہی تجھ سے بغض رکھے گا۔

مقام سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا:

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمہؓ ملنے کے لیے تشریف لے آتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت محبت وشفقت کا اظہار فرماتے۔ سیدہ عائشہؓ روایت فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نشست وبرخواست کی صفت فاطمہؓ سے اچھی بتاتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ وہ جب آپ کے پاس آتیں آپ اُن کی طرف لپک کر اٹھتے، بوسہ دیتے اور اپنے پاس بیٹھا لیتے اور جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جاتے تو وہ آپ کی طرف لپک کر اٹھتیں پھر آپ کو بوسہ دیتیں اور آپ کو اپنے پاس بٹھاتیں۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ۲۴۵)

اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "احب اهل بیتی اِلَیّ فاطمة"

''میرے اہل بیت میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب فاطمہؓ ہیں۔'' (مسند الطیالسی (۲/۲۵)

محمد صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سیدہ فاطمہؓ کو ناراض کیا اُس نے مجھے تکلیف دی فاطمة

بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی (بخاری کتاب المناقب، حدیث ۳۷۱۴)

ترجمہ: فاطمہ میرے دل کا ٹکڑا ہے جس نے اسے ناراض کیا اُس نے مجھے ناراض کیا۔

سیدہ فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ صحیح بخاری میں سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیات مبارکہ کے آخری ایام میں جب تمام ازواج مطہراتؓ آپ کے پاس تھیں کہ فاطمہؓ چلتی ہوئی تشریف لائیں۔ اللہ کی قسم ان کی چال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے الگ نہ تھی (بلکہ بہت ہی مشابہ تھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو خوشی سے فرمانے لگے ''بیٹی مرحبا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دائیں یا بائیں طرف بیٹھایا اس کے بعد ان سے سرگوشی کی سیدہ فاطمہؓ بہت زیادہ رونے لگیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا غم دیکھا تو دوبارہ اُن سے سرگوشی کی اس پر وہ ہنسنے لگیں۔ تمام ازواج میں سے میں (عائشہؓ) نے اُن سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں صرف آپ کو سرگوشی کی خصوصیت بخشی پھر آپ کس لیے روئیں؟ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے تو میں نے ان (فاطمہؓ) سے پوچھا کہ آپ کے کان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا؟ تو انہوں نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو نہیں کھول سکتی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے تو ایک دن سیدہ عائشہؓ نے سیدہ فاطمہؓ سے کہا

''عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَالِي مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِي قَالَتْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِي فِي الاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ اَخْبَرَنِي اَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْاٰنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاَنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلاَ اَرَى الاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَاِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَاى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَافَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ اْلاُمَّةِ؟'' (بخاری کتاب الاستئذان، باب من ناجی بین یدی الناس ومن لم یخبر بسر صاحبہ)

''میرا جو حق آپ پر ہے اس کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ مجھے وہ بات بتادیں انہوں نے مجھے بتایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پہلی سرگوشی کی تھی۔ تو فرمایا تھا کہ جبریل علیہ السلام مجھ سے سال میں ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے مجھ سے دو مرتبہ دور کیا اور میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے۔ اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا کیونکہ میں تمہارے لیے ایک اچھا آگے جانے والا ہوں۔ سیدہ فاطمہ نے فرمایا اس وقت میرا رونا جو آپ نے دیکھا تھا، اس کی یہی وجہ تھی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پریشانی دیکھی تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا ''فاطمہ بیٹی! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ جنت میں تم مومنوں کی عورتوں کی سردار ہوگی یا (فرمایا کہ) اس امت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرگوشی سے فرمایا فاطمہؓ! تم جنتی عورتوں کی سردار ہو قابل غور پہلو ہے۔ اگر سیدہ فاطمہؓ کو ابوبکرؓ سے کسی قسم کی رنجش ہوتی تو آپ کی بیٹی سیدہ فاطمہؓ سے راز کی بات افشانہ کرتیں اور سیدہ عائشہؓ کے دل میں سیدہ فاطمہؓ کا بے حد ادب و احترام تھا اس لیے آپ نے اُن کی فضلیت و شرف کے اعزاز کو امت تک پہنچایا۔

مقام حسنین کریمینؓ:

حضرت ابو ہریرہ الدّ وسیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سیدہ فاطمہؓ کے گھر کے آنگن میں بیٹھ گئے پھر فرمایا وہ بچہ کہاں؟ تھوڑی ہی دیر بعد حسنؓ دوڑ تے ہوئے آئے آپ نے ان کو سینہ سے لگالیا اور بوسہ لیا پھر فرمایا "**اللهم احببه و احب من يحبه**" اے اللہ! اسے محبوب رکھ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت رکھے۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب ماذ کر فی الاسواق حدیث نمبر ۲۱۲۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نواسوں سے محبت ہے کبھی ان کا بوسہ لے کر اپنے سینے سے لگا لیتے کبھی اپنے کندھے مبارک پر بیٹھا کر دعا فرماتے جیسا کہ سیدنا براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں نے حسن بن علیؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر دیکھا اور آپ علیہ السلام دعا کر رہے تھے

الهم انی احبه فاحبه (صحيح البخاری حديث نمبر ۳۷۴۹)

اے اللہ مجھے اس سے محبت ہے تو بھی اسے محبوب بنالے

کتنا خوبصورت منظر تھا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں حسن وحسین کو جسم سے چمٹایا اور چادر میں چھپا کر دعائیں مانگتے رہے۔ صحابہ کرام نے ان دلکش پیارے لمحات کو امت تک پہنچایا حضرت اسامہ بن زید بیان کرتے ہیں:

"طَرَقْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلٰى شَيْءٍ لاَ اَدْرِيْ مَاهُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ اَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلٰى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هٰذَانِ اَبْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا" (حسن، جامع ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی رضی الله عنه)

"میں ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام کی غرض سے گیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور اپنی پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں نہیں جانتا تھا (وہ کیا چیز ہے؟) جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو میں نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ نے کھولا تو وہ حسن وحسین رضی اللہ عنہما تھے۔ آپ کے کولہے پر اور آپ نے فرمایا: یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ! میں ان کو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی ان کی دوست رکھ اور جو ان کو دوست رکھے اس کو بھی دوست رکھ۔"

امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حوالہ سے نقل کیا کہ اہل عراق سے ایک آدمی نے ابن عمرؓ سے پوچھا اگر احرام والا آدمی مکھی کو مار ڈالے تو اس کا کیا حکم ہے؟ آپؓ نے فرمایا کہ عراق کے لوگ مکھی مارنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں جب کہ یہ لوگ نواسہ رسول کو قتل کر چکے ہیں اُن کے بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هُمَا رَيْحَا نَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا (صحیح البخاری حدیث نمبر ۳۷۵۳)

''یہ دونوں میرے دو پھول ہیں''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسینؓ سے خصوصی محبت کا اظہار فرمایا

حضرت لیلیٰ بن مرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسبَاطِ)

''حسین رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں حسین رضی اللہ عنہ سے ہوں جو حسین رضی اللہ عنہ سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھتا ہے اور حسین رضی اللہ عنہ تو نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔'' (حسن، جامع ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسنؓ کے بارے میں فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے سیدنا ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا حالانکہ اس وقت سیدنا حسن آپ کی گود میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی ان کی طرف اور فرماتے۔

اِبْنِیْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ الله أَنْ يُصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (صحیح البخاری حدیث ۳۷۴۶)

''میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کرائے گا''

سیدنا حسنؓ کو مسلمانوں کی خیر خواہی مطلوب تھی آپؓ نے سیدنا معاویہؓ سے صلح کر لی اور خلافت سے دستبردار ہو گئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نواسوں کی خاطر منبر سے نیچے اتر آئے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسینؓ آئے ان دونوں نے سرخ کُرتے پہنے ہوئے تھے اور چلتے تھے گر پڑتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُترے اور دونوں کو اٹھا لیا اور انھیں اپنے آگے بیٹھا لیا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ صحیح فرماتا ہے کہ مال و اولاد تمہارے لیے آزمائش ہے۔ میں نے ان دونوں کو چلتے ہوئے دیکھا کہ یہ گرتے تھے سو میں صبر نہ کر سکا چنانچہ میں نے اپنی بات کو کاٹا اور اُن دونوں کو اٹھا لیا''

(جاری ہے)

مطیع الرحمٰن اطہر ہاشمی

نعت

نبی ختم الرسل محمدؐ نبی خیر الانام ہو تم
فرشتے جس کو نہ پہنچ پائیں وہ ارفع حامل مقام ہو تم

کہیں پہ یسیں کہیں پہ طٰہٰ کہیں مزمل کہیں مدثر
کہیں پہ چہرہ و الضحیٰ ہو، کہیں پہ واللیل شام ہو تم

اذان ہو یا نماز کلمہ، ہے بعد رب کے تیرا ہی چرچا
جہاں جہاں ورد کبریا ہے، وہیں وہیں زیرِ بام ہو تم

تمہیں ہو احسن تمہی ہو اجمل، تمہی ہو اکرم تمہی ہو اکمل
تمہی پہ اوصاف ختم آقاؐ غرض کہ وصفِ تمام ہو تم

خلیل یوسف کلیم عیسیٰ، ہیں سب حسین بہترین واللہ
یہ سب کے سب مقتدی تمہارے، ہیں اور انکے امام ہو تم

مقام احمد کو دیکھ اطہرؔ، کہ نوری تلووں کو چومتا ہے
کتنا اعلی مقام پایا، ہے کتنے ذی احترام ہو تم

نادر صدیقی

ہمیشہ کا ساتھی

(۲۲؍جمادی الثانی، یوم وفات خلیفۂ بلافصل رسول، سیدنا عبداللہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

خدائے محمدؐ، محمدؐ کی چاہت سے واقف تھا
سو اُس نے بوبکر صدیقؓ پیدا کیا
حق ہُوَیدا کیا
حق تو یہ ہے وہ صدق و صفا کے پیمبر کا صدیق ہے
وہ صداقت کی تصدیق ہے
ہیں محمدؐ اگر سب زمانوں کی سچائی تو ان کی سچائیوں کا حوالہ ابوبکرؓ ہے
صبحِ نورِ ازل کا اجالا ابوبکرؓ ہے
وہ ہے "صاحب" رسولِ خدا کا
وہ مومن بھی پہلا ہے نورِ ھدیٰ کا
وہ ختم نبوت کا پہلا سپاہی
وہ پہلی گواہی
ہدایت، عبادت، ریاضت، طہارت، سخاوت، شجاعت، شرافت،
صداقت، عدالت، دیانت، امانت میں اول
وہ ہر زاویے سے مکمل
وہ بعد از نبی سارے لوگوں سے افضل
یہ پاکیزہ قرآن کی ایک آیت ہے بھائی! فسانہ کوئی یا کہانی نہیں ہے
وہ ثانی ہے اس کا کہ دونوں جہاں میں کوئی بھی بشر جس کا ثانی نہیں ہے
وہ مصداق ہے ثانی اثنین کا
اور محبوب، محبوبِ کونین کا ہے
وہی یارِ غار و مزار نبی ہے
وہی اولیں جاں نثارِ نبی ہے
وہ سب مومنوں کی وفادار ماں عائشہؓ کا ہے بابا

وہ میرِ صحابہ
بقول ایک شاعر وہ امت کا نانا
نبوت کا شانہ
وہ سارے زمانوں پہ بھاری زمانہ
وہ ساری زمینوں میں، سب آسمانوں میں زندہ رہے گا
وہ سارے زمانوں میں زندہ رہے گا

☆......☆......☆

آزاد شیرازی

مفکر احرار چودھری افضل حقؒ کے نام

(وفات: 8 جنوری 1942ء جمعرات، در بالائی منزل مرکزی دفتر مجلس احرار اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور)

افضل حق! افضل ملت! وطن کے غمگسار
یاد میں تیری ہے ہر ذرہ وطن کا سوگوار
ریگ زارِ سندھ سے تا وادیٔ کشمیر دیکھ!
اُٹھ ذرا، اور اُٹھ کے اپنے خواب کی تعبیر دیکھ!
تُو نے جو دیکھا تھا انسانوں کی آزادی کا خواب
بن گیا وہ آج حیوانوں کی آزادی کا باب
مشرق و مغرب میں اب تک شیطنت کا راج ہے
ہاتھ سے انسان کے انسانیت تاراج ہے
تُو سراپا فکر تھا، سرچشمۂ افکار تھا
کاروانِ حریت کا قافلہ سالار تھا
کیوں نہ ہو حاصل تجھے دیدارِ ''محبوب خدا''
''زندگی'' بھر جن کی سیرت کا تو شیدائی رہا
رونق ہنگامۂ احرار تیری ذات تھی
ذات تیری مطلعٔ انوارِ صد برکات تھی
خدمت خلقِ خدا مسلک ترا، مشرب ترا
دیں ترا انسانیت، انسانیت مذہب ترا
جیسے سوتی ہے خزاں کی گود میں فصلِ بہار
تیری درویشی میں یوں سوتا تھا شاہی اقتدار
اشتراکیت تری اسلام کی تصویر تھی!
تیرے پاؤں میں کچل جاتی ہر اک جاگیر تھی
اُٹھ ذرا! سوئی ہوئی قسمت جگانے کے لیے!
ہے ضرورت ہم کو تیری ہر زمانے کے لیے!

(بشکریہ روزنامہ نوائے پاکستان لاہور افضل حق نمبر 12 جنوری 1957)

ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت

(مرزا کی تحریروں کے آئینے میں)

مرزا قادیانی کی تحریکِ اجراءِ نبوت اور ارتداد پر اب تک اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ اسے پڑھنے کے لیے بھی ایک مدت چاہیے۔ مگر نئے دور کے مرزائی سابقہ مرزائیوں سے کچھ مختلف ہیں۔ انھیں اگر کہا جائے کہ تم مرزائی کیوں ہو؟ تو کہتے ہیں ہم تمہاری طرح مسلمان ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو ریفارمر، مصلح اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ اس کا جواب دیا جائے کہ مرزا قادیانی نے تو نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور یہ امتِ مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور آخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر وہ شخص جو نبوت کا دعویٰ کرے گا' وہ نہ صرف یہ کہ کافر ہے بلکہ مرتد ہے۔ اُس کو نبی ماننے والا بھی کافر مرتد، دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اگر دنیا میں کہیں بھی خالص دینی حکومت قائم ہو جائے تو اس میں مرتد کی سزا قتل ہوگی، تو مرزائی حضرات یہ سن کر ہنس دیتے ہیں اور مسلمان بھائیوں کا مذاق اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم مسلمان جھوٹ بولتے ہو۔ یہ احرار کے کارکن اور مبلغین احرار بھی جھوٹ بولتے ہیں اور مرزا قادیانی پر دعویٰ نبوت کا الزام و بہتان لگاتے ہیں حالانکہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ ہرگز نہیں کیا۔ بعض مرزائی اس بات پر ''سچے'' ہوتے ہیں کیونکہ انھوں نے مرزا قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہوتا۔ ان کو تو صرف مرزائیوں کی ''سوشل سروس'' نے متأثر کیا ہوتا ہے کہ وہ مالی مدد کرتے ہیں اور کنواروں اور بے روزگاروں کی نوکری اور شادی تک کا بندوبست کر دیتے ہیں۔ لہٰذا وہ انھیں سچا مسلمان جانتے اور مانتے ہیں۔ ہر چند کہ بعض نئے نئے پھنسنے والوں کے ساتھ مرزائیوں کا سلوک نہایت اچھا ہوتا ہے مگر وہ انھیں کس سمت لے جانا چاہتے ہیں؟ یہ عام مسلمانوں اور نئے مرزائیوں کو معلوم نہیں ہوتا۔ میں نے عام مسلمانوں اور مرزائیت کے دامِ ارتداد میں گرفتار ہونے والوں کی اصلاح کے لیے چند سطور لکھی ہیں۔ ہدایت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ دعاء گو ہوں کہ ہادیٔ مطلق ایسے تمام لوگوں کو خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت، رسالت اور ختمِ نبوت پر مضبوط ایمان و یقین عطاء فرمائے اور آخرت میں جہنم کے عذاب سے بچائے...... آمین

مرزائیوں سے جب بھی گفتگو کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں ''قرآن وحدیث سے بات کریں''

سوال یہ ہے کہ:

قرآن وحدیث تو رسول اکرم سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ مرزائیوں کا اس سے کیا تعلق؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں تو مسلمانوں سے گفتگو ہوگی لیکن جب مرزائیوں سے گفتگو ہوگی تو مرزا قادیانی کے کلام وتحریر یا شیطان کی طرف سے جو مرزا پر نازل ہوا کے حوالے سے بات ہوگی۔

لیجیے! مرزا قادیانی پر شیطانی الہام کی تاریکی وظلمت کا نظارہ کیجیے!

مرزا قادیانی کی مرحلہ وار نبوت:

’’ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لیے محدَّث (۱) ہوکر آیا ہے اور محدَّث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔(۲) گو اس کے لیے نبوتِ تامہ (پوری) نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے (۳) کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے، امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جاتے۔(۴) اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخلِ شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔(۵) اور مغزِ شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آتا ہے (۶) اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے (۷) اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجبِ سزا ٹھہرتا ہے۔(۸) اور نبوت کے معنی بجز اس کے کچھ نہیں کہ امورِ متذکرۂ بالا اس میں پائے جائیں۔‘‘ (۱)

مرزائی حضرات اس عبارت کو ظاہر و باطن کی آنکھیں کھول کر پڑھیں اور خوب غور کرنے کے بعد یہ تجزیہ بھی ملاحظہ کریں:

(۱) پہلے تو مرزا قادیانی نے محدَّث ہونے کا دعویٰ کیا۔

(۲) پھر محدَّث کو نبی کہا (یعنی مرزا نبی ہے)

(۳) پھر علمِ غیب پر اطلاع کا دعویٰ کیا (مرزا عالم الغیب ہے)

(۴) محدَّث کی معلومات کو وحی الٰہی کہا (مرزا کی معلومات اللہ کی وحی ہیں)

(۵) پھر محدَّث کی معلومات کو رسولوں اور نبیوں کی وحی جیسی وحی کہا
(مرزا قادیانی پر رسولوں اور نبیوں کی طرح وحی آتی ہے)

(۶) پھر محدَّث کو رسولوں اور نبیوں کی طرح مامور من اللہ کہا
(مرزا قادیانی مأمور من اللہ ہے بالکل رسولوں کی طرح)

(۷) پھر بعینہٖ انبیاء کی طرح اظہار و اعلان کو واجب قرار دیا
(یعنی مرزا قادیانی پر اعلانِ رسالت فرض ہے)

(۸) اور مرزا قادیانی کو محدَّث نبی و رسول نہ ماننے والوں کو سزا کا مستحق قرار دیا۔

اب دوبارہ اس عبارت کو پڑھیں، خوب غور وفکر کریں۔ میں یہ فیصلہ آپ کی دیانت پر چھوڑتا ہوں اور پوچھتا ہوں کیا اس گفتگو میں اور نبوت کے دعویٰ میں کچھ فرق رہ گیا؟ مرزائی حضرات پر حجت پوری کرنے کے لیے ایک اور حوالہ مرزا کی

بولیوں میں سے درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو

''لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا اور کہہ دیا کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ان کا قول قطعاً جھوٹ ہے جس میں سچ کا شائبہ نہیں اور نہ اس کی کوئی اصل ہے۔ ہاں! میں نے یہ ضرور کہا ہے کہ محدَّث میں تمام اجزاءِ نبوت پائے جاتے ہیں لیکن بالقوۃ' بالفعل نہیں۔ تو محدَّث بالقوۃ نبی ہے۔'' (۲)

ملاحظہ کیا جناب آپ نے، مرزا جی کیا کہہ رہے ہیں؟ مرزا جی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹا ہے۔ لیجیے ملاحظہ ہو کہ کون جھوٹا ہے:

(۱)　''محدَّث میں نبوت کے تمام اجزاء پائے جاتے ہیں۔''

(محدث میں نبی کی تمام خصوصیات موجود ہوتی ہیں لہٰذا غلام احمد میں نبوت کے سارے اجزاء موجود ہیں)

(۲)　''محدَّث میں تمام اجزاء بالقوۃ ہوتے ہیں بالفعل نہیں'

(۳)　''محدَّث بالقوہ نبی ہوتا ہے''

(چونکہ مرزا قادیانی محدَّث ہے اور محدَّث میں نبوت کے تمام اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی میں تمام اجزاء نبوت موجود ہیں اور محدَّث میں یہ تمام اجزاء بالقوۃ ہوتے ہیں، بالفعل نہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی بالقوۃ اجزاءِ نبوت کا مالک ہے اور چونکہ محدث بالقوۃ نبی ہوتا ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی بالقوۃ نبی ہے مگر انبیاء اور رسولوں والا عمل نہیں کرسکتا)

یہ بات بہت قابلِ غور وفکر ہے کہ نبوت کا یہ ارتقائی عمل مرزا قادیانی کی بالکل ذاتی کاوش ہے مگر نہایت مکارانہ کاوش۔ پہلے محدَّث، جو نبوت کے بعض جزا اپنے اندر رکھتا ہے پھر ایسا محدّث جس میں نبوت کے تمام اجزاء پائے جاتے ہیں مگر بالقوۃ، بالفعل نہیں ہوتے۔ پھر وہ محدّث ایسا جو نبی تو ہے مگر بالقوۃ نبی ہے صرف اتنی کسر باقی رہ گئی کہ وہ انبیاء کی طرح احکام نہیں نافذ کرتا، یعنی بالفعل نہیں۔ لیجئے وہ حد بھی مرزا قادیانی نے توڑ ڈالی۔ مرزائی حضرات پر تعجب اور افسوس ہے کہ وہ مرزا قادیانی کو مانتے تو ہیں مگر اپنے پیارے مرزا کی تحریروں کا مطالعہ کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ ذرا ان کی اس دماغی حالت کا اندازہ تو لگائیں جس کی تفصیل ان کی تحریروں میں جا بجا بکھری دکھائی دیتی ہے۔ صرف یہی دو عبارتیں نہیں جو مرزا کی خرابی فکر پر گواہ ہیں، ایسی سیکڑوں عبارتیں ہیں جن میں مرزا قادیانی کا یہ متفقہ نقشہ ابھرا ہوا صاف نظر آتا ہے۔ ملاحظہ ہو مرزا قادیانی کی اچھوتی بانگی۔

پہلے کہا میں محدَّث ہوں، پھر کہا میں جزئی نبی ہوں، پھر کہا مکمل نبی ہوں اور کہا کہ مکمل نبی مگر بالقوۃ' بالفعل نہیں ......لیکن دیکھئے کتنی ڈھٹائی سے مرزا، مدعی ہے:

''جس بنا پر میں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وہ صرف اسی قدر ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی ہم کلامی سے مشرف ہوں اور میرے ساتھ بکثرت بولتا اور کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے۔ بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک انسان کو اس کے ساتھ خصوصیت کا قرب نہ ہو، دوسرے پر وہ اسرار نہیں کھولتا اور انہی امور کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیوں انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔'' (۳)

مرزا قادیانی تو مرتے دم تک نبوت کے دعویٰ پر اڑا رہا مگر مرزائی چلاّتے ہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کیا مرزائی سچے ہیں یا مرزا قادیانی؟ یہ تو ان کے مکروفریب کا سلسلہ ہے۔ اس سلسلہ کی آخری کڑی بھی ملاحظہ ہو۔ مرزا قادیانی نہ صرف یہ کہ نبی ہونے کا مدعی ہے بلکہ اب وہ رسول ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ یعنی صاحب شریعت بھی ہے۔ تمام امتِ مسلمہ کا یہ متفقہ عقیدہ ہے کہ رسول کہتے ہی اس کو ہیں جو نئی شریعت لائے۔ اب مرزا قادیانی کی بولی ٹھولی ملاحظہ ہو:

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (۴)

کیا اب بھی مرزائی یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ ہم مجلس احرار اسلام کے کارکن مرزا قادیانی پر تہمت لگاتے ہیں؟ کیا کوئی کسر باقی رہ گئی ہے اس بات کے ثابت کرنے میں کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ صرف نبوت نہیں بلکہ رسالت کا بھی دعویدار ہے۔ اللہ تعالیٰ مرزائیوں کے جال میں پھنسنے والے مسلمانوں اور مرزائیوں کو ہدایت دے اور ان کے لیے ہدایت آسان بنائے۔ (آمین) لیجیے! اب ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو جس میں مرزا قادیانی کو محدَّث، نبی اور رسول نہ ماننے والوں کو ''شیطان'' کہا گیا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی توہین اور امتِ مسلمہ کو گالی:

''اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ''ہزار نبی'' پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے...... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔'' (۵)

مرزا قادیانی نے ظلم کی حد کر دی، شرافت کی تمام حدیں توڑ دیں۔ افسوس، صد ہزار افسوس!

مرزا قادیانی کی سابقہ عبارتوں کو آپ نے ملاحظہ کیا ان پر غور و فکر کرنے سے جو نتائج کھل کر سامنے آتے ہیں اور جو تضادات ابھرتے ہیں آپ انصاف کی نظر سے انہیں ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ مرزا قادیانی کس قدر متضاد گفتگو کرتا ہے۔ پہلی بات کہنے کے بعد وہ بھول جاتا ہے کہ اس نے کیا کہا اور دوسری بات زیادہ کافرانہ اداؤں سے کہہ جاتا ہے

(۱) مرزا قادیانی محدَّث ہے۔

(۲) محدَّث جزئی نبی ہوتا ہے۔

(۳) مرزا قادیانی جزئی نبی ہے۔

(۴) محدَّث میں تمام اجزاءِ نبوت پائے جاتے ہیں۔

(۵) مرزا قادیانی میں تمام اجزاءِ نبوت پائے جاتے ہیں۔

(۶) میں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

(۷) میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔

(۸) جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہ جھوٹا ہے۔

(۹) انسانوں میں سے شیطان مجھے نبی نہیں مانتے۔

(۱۰) محدَّث پر رسولوں اور نبیوں کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔

(۱۱) مرزا قادیانی پر رسولوں اور نبیوں کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔

(۱۲) محدَّث بالقوۃ نبی ہوتا ہے۔

(۱۳) مرزا قادیانی بالقوۃ نبی ہے۔

(۱۴) محدَّث مأمور من اللہ ہوتا ہے۔

(۱۵) مرزا قادیانی مأمور من اللہ ہے۔

(۱۶) محدَّث بالفعل نبی نہیں ہوتا۔

(۱۷) مرزا قادیانی بالفعل نبی نہیں ہے۔

(۱۸) محدَّث پر اعلان و اظہار، نبی و رسول کی طرح فرض ہوتا ہے۔

(۱۹) مرزا قادیانی پر اپنے وجود کا اظہار نبیوں کی طرح فرض ہے۔

(۲۰) جو محدَّث کو نہ مانے وہ سزا کا مستوجب ہے۔

(۲۱) جو مرزا قادیانی کو نہ مانے وہ سزا کا مستحق ہے۔

(۲۲) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں رسول بھیجا۔

کس قدر خوفناک لب ولہجہ ہے اس شخص کا، ایک سانس میں کتنی باتیں کہہ ڈالتا ہے۔ سننے اور پڑھنے والا اگر اللہ کی طرف سے ہدایت پر قائم نہ ہو اور صراطِ مستقیم پر گامزن نہ ہو تو یہ شخص فوری زہر قاتل پلا دیتا ہے اور ایک ہی منہ سے متضاد

باتیں کہنے میں بری طرح پھنس جاتا ہے ''میں نبی نہیں، جو مجھے نبی نہیں مانتا، وہ شیطان ہے، جو مجھے نبی کہتا ہے وہ جھوٹا ہے'' آخر یہ کیا گفتگو ہے......؟ کیا یہ معقول اور صحیح الفکر آدمی کی گفتگو ہے......؟ اور کیا یہ نبوت کا دعویدار نہیں......؟

مرزائیوں سے چند سوالات:

(۱) حدیث میں ہے امام مہدی زمین کو عدل و مساوات سے ویسے ہی بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وعدوان سے بھری ہوگی۔

اگر مرزا دجال مہدی ہے تو کیا اس کی آمد کے بعد ظلم وجور کم ہوا ہے یا بڑھ گیا ہے؟

(۲) مرزا دجال کہتا ہے وہ مسیح ہے اور مسیح مہدی کے بعد آئیں گے کیا مہدی آچکے ہیں کہ اب مسیح آ گیا ہے؟

(۳) عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے کلمہ بھی فرمایا ہے جو بد بخت رفع عیسیٰ کے قائل نہیں وہ قرآن پڑھیں ''**اِلَیۡـــــہِ یَـصۡـعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُہٗ**'' اس آیت کے مصداق حضرت یسوع مسیح بھی ہیں ان کا صعود الی السماء بدن مع الروح کیونکر مستبعد ہے، عقل سے بعید کیسے؟ جب کہ اللہ نے انہیں روح اللہ اور کلمۃ اللہ فرمایا ہے تو روح اللہ اور کلمۃ اللہ دونوں کا رفع ہو گیا۔ روح بھی اور بدن بھی، جو کلمۃ اللہ بھی ہے اور روح اللہ بھی۔

ہم نے اپنی طرف سے اپنی عقل کے مطابق آپ کو سمجھانے کی شرعی حجت پوری کر دی ہے۔ دین پہنچانا اور سمجھانا ہمارے ذمہ ہے، منوانا نہیں۔ مانیں نہ مانیں، سمجھیں نہ سمجھیں، یہ آپ کی مرضی ہے......!

اللہ آپ کو ہدایت عطاء فرمائے۔ (آمین)

مسلمان بھائیوں سے گزارش:

مسلمانو! مرزائیوں کے فریب سے بچو۔ دھوکہ اور تاویل ان کے دجل کی بنیاد ہے ان کے دھوکے میں مت آنا۔ ان کی تاویلوں کے جال میں مت پھنسنا۔ ان کا سارا دجل مرزا غلام احمد کو نبی منوانے کے لیے ہے۔ غیر محرم عورتوں سے مٹھیاں بھروانے والا ایک شریف آدمی بھی نہیں ہوسکتا۔

سیدنا محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجران کا وفد آیا اور انہوں نے جناب سیدنا مسیح مقدس عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں حضور علیہ السلام سے گفتگو کی اور ضد کی تو حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کو سمجھانے کے لیے ارشاد فرمایا:

''**اَلَسۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ اَنَّ رَبَّنَا حَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ وَ اَنَّ عِیۡسٰی یَاۡتِیۡ عَلَیۡہِ الۡفَنَاءُ**'' **(الحدیث)**

تم نہیں جانتے اللہ زندہ ہے اس کو موت نہیں آئے گی اور عیسیٰ علیہ السلام کو موت آئے گی۔ (تفسیر ابن جریر، جلد ۳ صفحہ ۱۲۳۔ تفسیر در منثور، جلد ۲، صفحہ ۳)

اور یہودیوں کو فرمایا!

عن الحسن مرسلا قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم للیھود اِنَّ عِیۡسٰی لَمۡ یَمُتۡ وَ اِنَّہٗ رَاجِعٌ اَلَیۡکُمۡ قَبۡلَ یَوۡمِ الۡقِیَامَۃِ.(الحدیث)

تحقیق عیسیٰ علیہ السلام کو موت نہیں آئی وہ تمہاری طرف قیامت سے پہلے لوٹیں گے۔ (ابن جریر، جلد۳، صفحہ ۲۸۹۔ درمنثور، جلد۲، صفحہ ۳۶)

''قد خلت من قبلہ الرسل'' کی جو تشریح مرزا قادیانی نے کی ہے وہ اس کی ذاتی ہے جس کا ماننا اُن لوگوں کے لیے ضروری ہے جو مرزا قادیانی کے پیروکار ہیں۔ مسلمانوں کے لیے مرزا قادیانی کی تاویل کے مقابلے میں حضور اکرم خاتم النبیین محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ عالی اہم اور حجت ہے۔

مسلمانو! ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس تک تو حیات تھے بعد میں کب موت آئی؟

یہ مرزائی دجّال بتائیں۔

بچو! بچو! بچو!

دھوکے بازوں کے دھوکہ سے بچو

(مطبوعہ: ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' ملتان، مارچ ۱۹۸۹ء)

نوٹ: محسنِ احرار ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاریؒ نے ۱۹۸۷ء میں ''احرار ختم نبوت مشن یو کے'' کی دعوت پر برطانیہ کا دورہ کیا۔ اسی سفر میں آپ نے یہ مضمون قلم بند کیا۔

(۱) ''قادیانی مذہب'' ص ۱۵۰، پانچواں ایڈیشن۔ ''توضیحِ مرام'' ص ۱۸ مصنفہ مرزا قادیانی مطبوعہ قادیان

(۲) ''قادیانی مذہب'' ص ۱۴۹ ''حمامۃ البشریٰ'' ص ۹۹، مصنفہ مرزا قادیانی، مطبوعہ قادیان

(۳) ''قادیانی مذہب'' ص ۱۸۲، خط مرزا قادیانی بنام ''اخبار عدم لاہور'' ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء

(۴) ''دافع البلاء'' ص ۱۰، مصنفہ مرزا قادیانی بحوالہ ''قادیانی مذہب'' ص ۱۸۲

(۵) ''چشمۂ معرفت'' ص ۳۱۷، مصنفہ مرزا قادیانی بحوالہ ''قادیانی مذہب'' ص ۱۸۲، ۱۸۳

وکیل احمد حسینی

نیپال میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی خطرناک سازش

یہ حقیقت ہے کہ نیپالی مسلمان ناخواندہ اور پسماندہ ہیں بلکہ سرکاری ادارہ کی رپورٹ کے مطابق دلت، چمار اور دُساد (چماروں سے بھی زیادہ کمزور ایک طبقہ) سے بھی زیادہ ناخواندہ اور پسماندہ ہیں۔ اس وقت نیپالی مسلمان مذہبی اور سیاسی کئی طرح کے مسائل سے دوچار ہیں۔ ابھی اسی ماہ (نومبر۲۰۲۲ء) کے پارلیمانی انتخاب میں ایک بھی مسلمان نہیں جیت سکا، ہر جگہ ایک سازش کے تحت ہندو مسلم کا ماحول بنا دیا گیا۔ دوسری طرف منکرین ختم نبوت قادیانی، یہود و نصاریٰ اور ہندو شدت پسندوں کے تعاون سے، مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لیے منظم اور بھرپور طریقہ پر حملہ آور ہیں۔ سیکڑوں مسلمان شعوری اور غیر شعوری طور پر قادیانیت کا شکار ہو کر اپنی آخرت برباد کر چکے ہیں۔ ڈر لگتا ہے کہ کہیں یہ رستا ہوا پانی سیلاب نہ بن جائے۔ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں ہی کیا کم تھیں کہ؛ اس ملک کے مسلمانوں کو دین سے ہٹانے کے لیے، گوہر شاہی نام کے ایک نئے فرقہ کی انٹری ہوگئی ہے۔ پروگرام کے نام پر پانی کی طرح پیسہ بہایا جا رہا ہے، یہ فرقہ مادی وسائل اور جدید ذرائع ابلاغ کا بھرپور استعمال کر رہا ہے۔ اس فرقہ کی طرف سے پروگرام کی تشہیر اور تیاری مہینوں پہلے سے تھی۔ حضرت اقدس مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری استاذ و نائب ناظم کل مجلس ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند نے نیپالی جامع مسجد کاٹھمانڈو میں منعقدہ ۱۴، ۱۵/اکتوبر ۲۰۲۲ زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال، دوروزہ تربیتی اجلاس کے اندر شرکائے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے ’’فتنۂ گوہر شاہی‘‘ کے ہونے والے پروگرام، اس فرقہ کے خطرناک عزائم، ارتداد کے بھیانک نتائج، نیز اسباب اور تدارک و سدباب کی تدابیر پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے نیپال کے مسلمانوں کو خبردار فرمایا تھا اور علماء وائمہ مساجد، نیز عام مسلمانوں کی بے حسی پر غم کے آنسو بہائے تھے، اس فتنہ کے مذموم مقاصد اور ان کی جانب سے منعقد کیے جانے والے پروگراموں کے بارے میں، حضرت ناظم صاحب کے بیان سے کافی حد تک لوگوں کو جانکاری ہوگئی تھی۔

چنانچہ مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال کے مشورہ کی ایک نشست میں طے ہوا کہ ائمہ مساجد کی خدمت میں گذارش کی جائے کہ اپنے جمعہ کے خطبات میں ’’گوہر شاہی فرقہ‘‘ اور اس کی جانب سے منعقد ہونے والے پروگراموں کے نقصانات سے لوگوں کو خبردار کیا جائے۔ نیز حسب ہدایت حضرت مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری مدظلہ العالی، نہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا ہے اور نہ ہی احتجاج وغیرہ کرنا ہے۔ البتہ مسلم آیوگ اور دوسرے سرکاری و غیر سرکاری ذرائع سے منعقد ہونے والے پروگرام کو حکمت عملی سے حتی المقدور روکنے اور اس کے اثرات کو ناکام بنانے کی کوشش ضرور کرنی ہے۔

کاٹھمانڈو کا نہایت مہنگا ہوٹل ’’بگو بگوڈا اجمل‘‘ میں اعلان کے مطابق ایک ہفتہ مسلسل پروگرام کا ۵/دسمبر سے

آغاز ہونا تھا، مسلم آیوگ کے صدر رفیفاء ورلڈ کپ دیکھنے کے لیے قطر گئے تھے، ان کی واپسی کے بعد فوراً ''فتنہ گوہر شاہی'' کے ہونے والے اس پروگرام کی جانب قانونی دائرے میں توجہ دلائی گئی۔ سرکاری ضابطہ کے مطابق انھوں نے حسب توقع مثبت جواب دیا اور ہر طرح سے قدم اٹھانے کا وعدہ کیا۔

بیرون ملک سے آنے والے گوہر شاہی کے پیروکار، سون دھارا کا باغ، بازار کھیل اور دوسرے علاقوں کے ہوٹلوں میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ لندن، افریقہ، امریکہ، پاکستان، بنگلہ دیش، ہندوستان اور دیگر ممالک کے لوگوں کی ایک بھیڑ دکھائی دے رہی تھی۔ راقم الحروف تاک میں تھا کہ کسی گوہری سے مل کر پوری طرح جائزہ لے، اتفاق سے ایک پہچاننے والے کی نشاندہی پر ''گوہر شاہی'' کے ایک پرچارک ''گوہری'' سے مل کر گفتگو شروع کی۔ اس نے بتایا کہ مختلف ملکوں سے ہمارے لوگ ایک لاکھ کے قریب آچکے ہیں، باقی اور آنے والے ہیں۔ اس کے بعد اس نے مجھے ایک عام آدمی سمجھ کر میری ہی تشکیل شروع کر دی۔ ایک اور آدمی گوہر شاہی مرحبا کہہ کر پاس آ گیا اور کہنے لگا دل کا ذکر ہی نماز ہے ''ان الصلوۃ معراج المومنین ، ان الصلوۃ یقیمون الصلوۃ '' اس کے بے جوڑ اور بے ربط جملوں سے اس کے منہ پر مجھے ہنسی آ گئی، کہنے لگا، آپ بڑے ہیں، میں نے کہا کہ تم غلط پڑھ دیے ہو۔ پھر اس نے کہا کہ ہمارے ''سیدنا'' سے ملیں گے تو چاند میں بہت کچھ دکھائی دے گا، پھر میرے پوچھنے پر بتایا حضرت مہدی دس سال کے لیے غائب ہو گئے ہیں، ان کی خلافت حضرت محمد یونس صاحب (گوہر شاہی فتنے کا موجودہ سربراہ) فرما رہے ہیں، ہمارا مرکزی دفتر لندن میں ہے وغیرہ۔ اتنے میں دس گیارہ آدمی اور اُن کو دیکھ کر ''گوہر شاہی مرحبا'' کہہ کر ملے اور آگے بڑھ گئے؛ معلوم ہوا کہ ان کا سلام یہی ہے۔ ہماری تفتیش پوری ہو چکی تھی، اس لیے میں نے بھی اس کو سمجھانا شروع کر دیا اور جب بات کچھ آگے بڑھی تو رفو چکر ہو گیا۔

ہماری مجلس تحفظ ختم نبوت نیپالی اور دوسری تنظیموں کی اجتماعی فکر اور کوششوں سے خاص طور پر جناب شمیم انصاری صاحب صدر مسلم آیوگ کی بدولت کچھ وقفہ کے بعد پروگرام قانونی طور پر ملتوی ہو گیا۔ اس میں اہم کردار مسلم آیوگ کا تھا۔ انھوں نے سی ڈی او (چیف ڈسٹرکٹ آفیسر) اور دوسرے ارباب حکومت سے باتیں کیں اور ان کو پروگرام بند کرنے پر قائل کیا۔ راقم الحروف سے شمیم صاحب نے بتایا کہ میں نے ان لوگوں کو پکڑ دھکڑ کرنے کے لیے کہہ دیا ہے۔ چنانچہ ''بکو بکوڈا ہوٹل'' بھی خالی کرا دیا گیا جس سے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

۷؍دسمبر ۲۰۲۲ بروز بدھ مفتی ابوبکر قاسمی صاحب کے مدرسہ جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رانی بن، میں تقسیم انعامات، تحفظ ختم نبوت اور دینی عقائد و معلومات کے عنوانات پر اجلاس عام منعقد ہوا جس میں مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال کے اراکین، اور ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ بچوں کے تقریری پروگرام کے بعد علمائے کرام کے بیانات، فتنۂ قادیانیت اور گوہر شاہی پر ہوئے خاص طور پر گوہر شاہی کے نقصان دہ پہلوؤں سے خبردار کیا گیا۔

کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند کے نائب ناظم حضرت اقدس مولانا شاہ عالم صاحب گورکھپوری کی تالیف کردہ کتاب اسلامی عقائد و معلومات کو دار العلوم ہذا کے نصاب تعلیم میں داخل کرنے کا اعلان ہوا، اور راقم الحروف (محمد وکیل الحسینی) کے ہاتھوں اس کا افتتاح ہوا۔ راقم الحروف نے جملہ مدارس اسلامیہ اور مکاتب کے ذمہ داروں سے درخواست کی کہ اپنے اپنے ادارے میں اس کتاب کو شامل نصاب کریں۔ پھر جملہ حاضرین کو کتاب کے ابتدائی دو سوالات اور دو جوابات پڑھائے گئے۔

اسی اثناء میں معلوم ہوا کہ ویشالی ہوٹل ٹھبل، میں گوہر شاہی کا پروگرام ہونے جا رہا ہے۔ ایک صاحب کو ساتھ لے کر بلا تاخیر بذریعہ موٹر سائیکل میں ویشالی ہوٹل کے دروازہ پر پہنچ گیا۔ سکیورٹی کا بھاری انتظام تھا، بغیر پاس کے کسی کو اندر جانے کی قطعی اجازت نہیں تھی، برہما کماری نام کی ہندو تنظیم کے بینر تلے پروگرام چل رہا تھا جس کو ہندو مہا سبھا کا تعاون حاصل ہے اور جس کا تعلق آر، ایس، ایس سے ہے۔ کچھ دور کے فاصلے پر جناب ظفر صاحب کی دکان سے، جناب شمیم صاحب مسلم آیوگ کو فون کیا کہ میں ویشالی ہوٹل کے پاس ہوں، یہاں پولس کے سخت پہرے میں گوہر شاہی کا پروگرام ہو رہا ہے؛ انہوں نے جواب میں کہا کہ سی ڈی او کا کہنا ہے کہ ''برہم کماری سنستھا'' کے نام سے ہو رہا ہے، گوہر شاہی کے نام سے نہیں؛ اس لیے اس کو روکنا مشکل ہو رہا ہے۔ پھر بھی میں بات کرتا ہوں۔

میں دکان میں بیٹھا تھا وہاں سے گروہ کا گروہ گوہر شاہی کے ماننے والے ویشالی ہوٹل کی طرف جا رہے تھے، جانے والوں میں کچھ مرد ڈاڑھی والے کرتا ٹوپی پائے جامہ میں ملبوس تھے، جب کہ عورتیں حجاب میں تھیں، ان کی صورت بتا رہی تھی کہ یہ لوگ مختلف ممالک کے ہیں، میں دو آدمیوں کو ساتھ لے کر جائزہ لینے کے لیے پھر آگے بڑھا، ہوٹل کے قریب کچھ علماء کھڑے نظر آئے، علیک سلیک کے بعد تبادلۂ خیالات ہوا، ان لوگوں کی طرف سے احتجاج کے لیے رائے دینے کے جواب میں میں نے کہا کہ مسلم آیوگ کے صدر صاحب سے ابھی بات ہوئی ہے، مشورہ کے بعد ہی کوئی قدم اٹھانا چاہیے۔ پھر بھی کچھ علماء نے ہوٹل کے گیٹ پر جا کر احتجاج شروع کر دیا، پولس نے گیٹ بند کر دیا اور سمجھا کر کچھ دیر کے بعد واپس کر دیا۔ احتجاج کے وائرل ہونے کے بعد لوگوں میں بے چینی پیدا ہو گئی کہ کہیں ''برہما کماری ہندو تنظیم'' ہونے کی وجہ سے اسلام مخالف عناصر اور پروگرام کی تائید کرنے والے ہندو مسلم کا ماحول نہ بنا دیں؛ پھر بھی علماء کی بروقت بیداری سے فائدہ یہ ہوا کہ ایک ہفتہ تک چلنے والا پروگرام صرف دو تین دن میں ہی ختم ہو گیا وہ بھی کشیدہ ماحول میں۔

اسلام مخالف یہود و نصاری، شدت پسند ہندو، قادیانی اور گوہر شاہی گٹھ جوڑ، اور ان کی خوفناک سازشوں کا انکشاف ہو گیا کہ کس طرح نیپالی مسلمانوں کو ارتداد کی بھٹی میں جھونکنے کا منصوبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین ثم آمین

ابومروان معاویہ واجد علی ہاشمی

سیدنا محمدؒ بن علیؓ (الحنفیہؒ)

نام ونسب:

آپ کا نام محمدؒ، کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ دامادِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، خلیفہ رابع عادل وراشد وبرحق امیر المومنین سیدنا علیؓ کے فرزند اور سبطین حضرات حسنین کریمینؓ کے سوتیلے بھائی تھے۔ سیدنا علیؓ نے سیدہ فاطمہؓ کے انتقال کے بعد کئی شادیاں کیں۔ ان بیویوں میں ایک خاتون خولہ بنت جعفر بن قیس المعروف بہ حنفیہ تھیں۔ خولہ کے نسب کے بارے میں مورخین کے مختلف بیان ہیں۔ بعض انہیں جنگِ یمامہ کے قیدیوں میں لکھتے ہیں۔ بعض سندھی النسل بتاتے ہیں، بعض بنی حنیفہ کی لونڈی بتاتے ہیں......لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ بنی حنیفہ کی معزز خاتون تھیں۔ حضرت محمد بن الحنفیہؒ انہی کے بطن سے پیدا ہوئے۔ خولہ کا نسب نامہ یہ ہے:

خولہ بنت جعفر، بن قیس، بن سلمہ، بن ثعلبہ، بن الاول، بن حنفیہ، ابن الجیم، بن صعب، بن علی، بن بکر، بن وائل ہے۔ (سیر الصحابہ حصہ 13 جلد 7 صفحہ 434۔ طبقات ابن سعد ج 3 حصہ پنجم ص 92)

ولادت واوائل عمر:

عہد فاروقی کے اختتام کے دوسال پہلے پیدا ہوئے اس لحاظ سے ان کی ولادت 21ھ کے آخر یا 22ھ کے شروع میں ہوئی ہوگی (تاریخ ابن خلکان ج 1 ص 550۔ سیر الصحابہ ج 7 حصہ 13 ص 434) ان کے بچپن کے احوال کی تفصیلات پردۂ خفا میں ہیں۔ البتہ وہ بچپن ہی سے نہایت جری بہادر اور شجاع تھے۔ جنگ جمل میں ان کی عمر بمشکل پندرہ سال کی تھی کہ حضرت علیؓ نے ان کو فوج کا جھنڈا عطا کیا تھا (اخبار الطوال ص 156)

معرکہ صفین:

جنگ صفین میں بہت سے نازک مواقع پر ابن حنفیہؒ اپنے والد بزرگوار کی حفاظت میں اپنے برادرانِ گرامی حضرات حسن وحسینؓ کے دوش بدوش سینہ سپر ہوئے۔ چنانچہ جب سیدنا علیؓ پر ہر طرف سے تیروں کی بارش ہو رہی تھی اور تیر آپ کے کانوں اور شانے کے پاس سے اڑتے ہوئے گزر رہے تھے محمد بن حنفیہؒ اور حسنؓ وحسینؓ ان تیروں کو اپنے جسم سے روکتے تھے (اخبار الطّوال ص 194)

ابن حنفیہؒ کے متعلق حضرت علیؓ کی آخری نصیحت:

جنگ صفین کے تھوڑے عرصے بعد حضرت علیؓ کی شہادت کا حادثہ پیش آیا۔ دم آخر آپ نے جب حضرات حسنین کریمینؓ کو وصیتیں فرمائیں، تو محمدؒ کے بارے میں ارشاد ہوا کہ: میں نے تمہارے بھائیوں کو جو وصیتیں کی ہیں وہی تمہارے لیے بھی ہیں۔ میرے بعد تمھارے دونوں بھائیوں کا تم پر بڑا حق ہے، ان کی پوری عظمت وتوقیر کرنا، ان کے کاموں کو سنوارنا ان کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہ کرنا۔ پھر حضرات حسنین کریمینؓ سے فرمایا کہ ان کے بارے

میں میری وصیت یہ ہے کہ وہ تمہارے حقیقی بھائی کے برابر اور تمہارے باپ کے لڑکے ہیں اس کو ہمیشہ یاد رکھنا کہ تمہارے باپ ان سے ہمیشہ محبت کرتے تھے (ابن اثیر ج3 ص329)

سیدنا حسنؓ کی وصیت:

حضرت حسنؓ نے اس وصیت کو پورے طور پر ملحوظ رکھا اور اپنی حیات طیبہ میں کسی موقع پر بھی ابن حنفیہؒ کو نظر انداز نہ ہونے دیا۔ جب حضرت حسنؓ کا آخری وقت ہوا تو حضرت حسینؓ سے فرمایا کہ میں تم کو تمہارے بھائی محمدؒ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ دونوں آنکھوں کے درمیانی چمڑے کی طرح عزیز ہیں۔ پھر محمدؒ سے فرمایا کہ تم کو بھی وصیت کرتا ہوں کہ ضرورت کے وقت حسینؓ کے گرد جمع ہو کر ان کی مدد کرنا۔ (اخبار الطّوال ص235)

نقل حدیث میں آپ کا مقام:

آپ نے اپنے والد گرامی حضرت علیؓ، عمرؓ بن خطاب، ابو ہریرہؓ، عثمان غنیؓ، عمار بن یاسرؓ اور معاویہ بن ابوسفیانؓ سے حدیث نقل کی (سیر اعلام النبلاء ج5 ص403۔ تہذیب التہذیب ج5 ص454)

آپ سے آپ کے بیٹے عبداللہ، حسنؒ، ابراہیمؒ اور عونؒ، بھتیجے محمد بن عمر بن علیؓ بھائی کے پوتے بھانجے عبداللہ بن محمد بن عقیلؒ اور بیرونی اشخاص میں عطا بن رباحؒ، منہال بن عمرو، محمد بن قیس، منذر بن یعلیٰؒ، محمد بن بشیر ہمدانی، سالم بن ابی الجعد اور عمرو بن دینار نے روایت کی ہے (سیر اعلام النبلاء ج5 ص403۔ تہذیب التہذیب ج5 ص454)

اہلبیت کے حُب داروں کو تنبیہ:

آپ اس موحدِ اعظم کے فرزندان میں سے تھے جس نے اپنے متعلق غلط عقیدہ رکھنے والوں کو زندہ جلا دیا تھا۔ اس لیے انکا دامن فاسد عقائد سے آلودہ ہو ہی نہیں سکتا تھا ان کے کانوں میں جب بھی اس قبیل کے خیالات پڑتے تھے تو وہ اس کی پوری تردید کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ان کو معلوم ہوا کہ مختار کے متبعین کہتے ہیں کہ ان کے (ابن حنفیہ) کے پاس قرآن کے علاوہ علم کا کچھ حصہ ہے یہ روایت سن کر انہوں نے تقریر کی کہ خدا کی قسم اس کتاب کے جو دو لوحوں کے درمیاں ہے یعنی (قرآن مجید) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وراثت میں ہم کو اور کوئی علم نہیں ملا (طبقات ابن سعد ج5 ص77)

عام لوگوں نے قریش کے دو خانوادوں بنی امیہ اور بنی ہاشم کا رتبہ ایک کا دنیاوی وجاہت کی بنا پر اور دوسرے کا مذہبی سیادت کی بنا پر پرستش کی حد تک پہنچا دیا۔ ابن حنفیہؒ اسکو سخت ناپسند کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہمارے قریش کے دو گھرانوں کو اللہ کے علاوہ اس کا ایک اور مثیل ٹھہرا لیا گیا ہے (طبقات ابن سعد ج5 ص95)

اپنی جماعت کے دعوے داروں سے حضرت محمد ابن الحنفیہؒ کی بیزاری:

حضرت محمد ابن الحنفیہؒ سے مروی ہے کہ مجھے پسند تھا کہ میں اپنے شیعوں سے رہائی حاصل کر لیتا اگر چہ یہ رہائی میرے بعض اعزہ کے خون ہی کے عوض میں کیوں نہ حاصل ہوتی۔ انہوں نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ اور

رگوں پر رکھا اور کہا کہ (میں ان لوگوں سے کیوں گلو خلاصی چاہتا ہوں) ان لوگوں کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے ان لوگوں کے شر پھیلانے کی وجہ سے۔ یہاں تک کہ ان میں سے کسی ایک کی ماں جس نے اسے جنا ہے اس پر ورغلایا جائے تو وہ بھی قتل کردی جائے۔ (طبقات ابن سعد ج3 حصہ پنجم صرف 97)

یزید بن معاویہؓ کی بیعت:

محمد بن حنفیہؒ نے نہ صرف سیدنا ابن عباسؓ، عبداللہ بن جعفرؓ، عبداللہ بن عمرؓ قریش و بنی ہاشم کی طرح ابتداہی میں یزید بن معاویہؓ کی بیعت کرلی۔ بلکہ واقعہ کربلا 61ھ کے بعد اواخر 63ھ مدینہ میں واقع حرہ کے موقع پر بھی زین العابدینؒ و دیگر قریش و بنی ہاشم کی طرح بیعت یزید کو برقرار رکھا اور جب عبداللہ بن مطیعؓ کی قیادت میں حامیان سیدنا عبداللہ بن زبیرؓ نے مدینہ پر غلبہ پالیا اور اہل مدینہ میں سے چند لوگوں نے بیعتِ یزید توڑ دی تو ابن مطیع نے یزید کے فسق و فجور کے حوالہ سے ابن حنفیہؒ کو بیعت یزید توڑ کر باغیوں کا ساتھ دینے کا مشورہ دیا۔ تو ابن حنفیہؒ نے بیعت توڑنے سے انکار کرتے ہوئے یزید پر فسق و فجور کے الزامات کی سختی سے تردید کرتے ہوئے فرمایا **وقد حضرتہ واقمت عندہ فرایتہ مواظبا علی الصلاۃ متحریاً للخیر یسأل عن الفقہ ملازماً للسنۃ** (ابن کثیر البدایہ والنہایہ ج8 ص243 طبع جدید دار ابن حزم بیروت ج3 ص1700)

ترجمہ: میں اس کے پاس گیا ہوں اور اس کے ہاں مقیم رہا ہوں پس میں نے اسے نماز کا پابند، کارِ خیر میں سر گرم، فقہ پر گفتگو کرنے والا اور پابند سنت پایا۔

ابن کثیر نے ابن حنفیہؒ کے بارے میں واقعہ حرہ کے حوالے سے یہ بھی لکھا ہے

وکذلک لم یخلع یزید احد من بنی عبدالمطلب وسئل محمد ابن الحنفیہ فی ذلک فامتنع من ذلک وابی اشد الامتناع و ناظرھم وجادلھم فی یزید وردعلیھم ما اتھموہ بہ من شربہ الخمروترکہ بعض الصلاۃ

ترجمہ: اور اسی طرح بنو عبدالمطلب میں سے کسی ایک نے بھی یزید کی بیعت نہ توڑی اور محمد بن حنفیہ سے اس (بیعت) یزید توڑنے کے معاملے کے بارے میں درخواست کی گئی تو انہوں نے سختی سے انکار کردیا۔ نیز ان باغیوں سے یزید کے بارے میں بحث ومجادلہ کیا اور انہوں نے یزید پر شراب نوشی اور بعض نمازوں کے قضا کردینے کے جو الزامات لگائے تھے ان کو مسترد کرتے ہوئے یزید کی صفائی میں دلائل دیئے (البدایہ والنہایہ ج8 ص218 طبع جدید دار ابن حزم ج3 ص1690,1691)

حضرت محمد ابن الحنفیہ اور شیعان کیسانیہ:

شیعہ کیسانیہ حضرت علیؓ بن ابی طالب کے غیر فاطمی فرزند محمد بن حنفیہؒ کی امامت پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ سیدنا علیؓ سیدنا حسنؓ، سیدنا حسینؓ کے بعد ان کو اپنا چوتھا امام مانتے ہیں اور بعض کیسانیہ کے بقول حضرت علیؓ کے فوراً بعد امام ثانی مانتے ہیں، کہا جاتا ہے کہ پہلا شخص جو امام محمد بن حنفیہؒ کی امامت پر ایمان لایا وہ حضرت علیؓ کے موالی میں سے کیسان نامی

ایک شخص تھا چنانچہ یہ فرقہ اسی کی طرف منسوب ہو گیا (محمد شہابی شیعہ بزبان انگریزی ص 24 قم انصاریان پبلیکیشنز)

شیعہ کیسانیہ کا وجود اس لحاظ سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ وہ امام علیؓ، حسنؓ، حسینؓ کے بعد غیر فاطمی (ہاشمی قریشی) اولاد علیؓ کے حق امامت منصوصہ ومعصومہ کا اثبات کرتے ہیں اور اثنا عشریوں کے امامت کے صرف فاطمی اولاد میں منحصر ہونے کے نظریے کو تسلیم نہیں کرتے۔ اسطرح شیعہ امامت کا دائرہ آل علیؓ میں رہتے ہوئے بھی وسیع تر ہو جاتا ہے اور اس سے غیر شیعہ مسلم اکثریت کے اس اجماعی موقف کو تقویت ملتی ہے جو امامت وخلافت کو وفات نبی کے بعد محض آل فاطمہؓ تک محدود رکھنے کی بجائے بنو ہاشم وبنو امیہ سمیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے قریشی خاندان کو امامت وخلافت کی بنیاد قرار دیتا ہے (الائمۃ من القریش الحدیث)

حضرت محمد بن الحنفیہ مؤرخین کی نظر میں:

عمدۃ المطالب میں ہے:

کان محمد بن الحنفیه احد رجال الدهر فی العلم و الزهد و العبادة و الشجاعة وهو افضل ولد علی ابن ابی طالب بعد الحسن و الحسین (عمدة المطالب فی انساب آل ابی طالب لکهنو طبع اول ص 347)

ترجمہ: محمد بن حنفیہ علم وشجاعت، زہد وعبادت میں مشہور زمانہ شخصیت تھے نیز وہ حسنؓ وحسینؓ کے بعد علیؓ ابن ابی طالب کی اولاد میں سب سے افضل تھے۔

معروف محقق تاریخ دان خیر الدین زرکلی نے اپنے بارے میں حضرت محمد ابن الحنفیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

الحسن و الحسین افضل منی و انا اعلم منهما (الزرکلی الاعلام ج7 ص 182)

ترجمہ: حسنؓ وحسینؓ مجھ سے (مادری نسبت سیدہ فاطمہؓ کی بنا پر) افضل ہیں میں ان دونوں سے زیادہ علم والا ہوں۔

بعض محدثین کے نزدیک حضرت علیؓ کی مستند ترین روایات انھی سے مروی ہیں۔ ابن حنفیہؒ سیدنا علی المرتضیٰؓ جیسے مجمع العلم باپ کے فرزند تھے اس لیے علم کی دولت ان کو ورثہ میں ملی تھی۔ علامہ ابن سعد لکھتے ہیں کہ وہ بڑے صاحب علم تھے (طبقات ابن سعد ج5 ص 67) ابن حبان ان کو ان کے خاندان کے فاضل ترین افراد میں شمار کرتے ہیں (تہذیب التہذیب ج9 ص 355)

محمد بن حنفیہؒ کے بعد کیسانیہ ان کے بیٹے ابو ہاشم عبداللہ بن محمد کی امامت کے معتقد ہیں (منتھی الآمال ج1 ص 189 طبع ایران)

ان مختصر اقتباسات سے برادر حسنین کریمینؓ وامام شیعہ کیسانیہ بعد از علیؓ حسنؓ، حسینؓ جناب محمد بن حنفیہ کے عظیم الشان علمی ودینی مقام ومرتبہ اور قوت وشجاعت کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

مختار کی ابن الحنفیہ کی بیعت کے لیے جھوٹی مہم:

بنی ثقیف کا ایک نہایت معمولی اور گمنام شخص مختار بن ابی عبید جو کسی وقت اموی عمال کے ہاتھوں سزایاب ہو چکا

تھا۔ دنیاوی وجاہت کی طمع میں سیدنا عبداللہ ابن زبیرؓ کے ساتھ ہوگیا اور چند دن ان کے ساتھ رہا۔لیکن جب اس کو یہاں امید پوری ہوتی ہوئی نظر نہ آئی تو اس نے الگ ہو کر قسمت آزمائی کا ارادہ کیا۔ اس لیے اس نے حضرت حسینؓ کے خون بے گناہی کے انتقام کو آڑ بنایا چونکہ یہ حادثہ ابھی تازہ تھا۔ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت اس سے متاثر تھی۔ اس لیے بہت سے مخلص لوگ اس کے دام میں آ گئے۔ اس دعوت کے ساتھ ہی اس نے حضرت حسینؓ کے جانشین سیدنا زین العابدینؒ کے پاس نذرانہ بھیج کر ان کی سرپرستی کی درخواست کی کہ آپ ہمارے امام ہیں ہم سے بیعت لیکر ہماری سرپرستی قبول فرمائیے۔ سیدنا زین العابدینؒ اس کی حقیقت سے آگاہ تھے اس لیے اس کے فریب میں نہ آئے اور نہایت حقارت سے اس کی درخواست ٹھکرا دی اور مسجد نبوی میں علی الاعلان اس کے فسق وفجور کا پردہ چاک کر کے فرمایا کہ یہ شخص محض لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے اہل بیت کو آڑ بنانا چاہتا ہے حقیقت میں اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

مختار نے حضرت محمد ابن حنفیہؒ کے نام سے بھی لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ چنانچہ مختار لوگوں کو محمد بن حنفیہؒ کی بیعت کی دعوت دینے لگا اور لوگ خفیہ طور پر اس سے ان کی بیعت کرنے لگے جن لوگوں نے اس سے بیعت کی تھی ان میں سے ایک جماعت نے اس کے بارے میں شک کیا۔ ان لوگوں نے کہا ہم نے اس شخص کو اپنے عہد دے دیئے جس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ ابن حنفیہؒ کا قاصد ہے حالانکہ وہ مکہ میں ہیں وہ ہم سے نہ دور ہیں اور نہ پوشیدہ لہٰذا ہم میں سے ایک جماعت ان کے پاس جائے اور اس امر میں ان سے دریافت کرے اگر یہ آنے والا شخص سچا ہوا تو ہم اس کی مدد کرینگے اور اس کے کام میں اس کی اعانت کرینگے (طبقات ابن سعد ج 3 حصہ پنجم ص 99)

عراقی وفد کی حضرت محمد ابن الحنفیہ سے ملاقات:

عراقیوں کی ایک جماعت روانہ ہوئی وہ لوگ ابن حنفیہؒ سے مکے میں ملے اور انہیں مختار کا معاملہ اور جس کی اس نے لوگوں کو دعوت دی تھی بتایا۔ ابن حنفیہؒ نے کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ ناحق کسی مومن کے قتل کے ذریعے سے مجھے سلطنت دنیا حاصل ہو۔ مجھے یہ پسند ہے کہ اللہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے ہمارا مددگار بنا دے۔ لہٰذا تم کذابین سے بچو اور اپنی جانوں اور اپنے دین کا خیال کرو اس بات پر وہ لوگ واپس ہوئے (طبری ج 4 ص 368)

جعلی خط اور جھوٹے گواہ:

مختار نے حضرت محمد بن حنفیہ کی جانب سے ایک خط ابراہیم بن الاشتر کے نام لکھ لیا۔ ان کے پاس آیا اور ملنے کی اجازت چاہی۔ کہا گیا کہ مختار آل محمد کا امین اور قاصد آیا ہے انہوں نے اسے اجازت دے دی اور مرحبا کہا اسے فرش پر اپنے ساتھ بٹھایا۔ مختار نے گفتگو کی وہ باتونی تھا اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا پھر کہا کہ تم لوگ اہلبیت ہو کہ اللہ نے آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کا تم کو شرف دیا ہے اور انکے ساتھ جو کچھ کیا گیا وہ تمہیں بھی معلوم ہے وہ لوگ محروم کر دیئے گئے انکا حق ان سے روکا گیا اور وہ اس حالت تک پہنچ گئے جو تم نے دیکھی۔ مہدی (ابن الحنفیہ) نے تمہارے نام ایک خط لکھا ہے یہ لوگ اس پر گواہ ہیں۔ یزید بن انس الاسدی، احمر بن شمیط اور عبداللہ بن کامل اشاکری نے کہا کہ ہم لوگ گواہ ہیں کہ یہ خط انکا ہے جس وقت یہ خط انہوں نے اس کو دیا تو ہم لوگ

موجود تھے۔ ابراہیم نے اسے پڑھا اور کہا کہ میں پہلا شخص ہوں جو اسکو قبول کرتا ہوں ہمیں تمہاری اطاعت اور مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے (طبقات ابن سعد ج 3 حصہ پنجم ص, 100 طبری ج 4 حصہ اول ص 370)

عبداللہ ابن زبیرؓ کی بیعت سے انکار:

یزید بن معاویہؓ کی وفات کے بعد حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ نے اپنے لیے بیعت لی اور لوگوں کو اس کی دعوت دی تو انہوں نے سیدنا عبداللہ ابن عباسؓ اور محمد بن حنفیہؒ کو بھی اپنی بیعت کی دعوت دی مگر ان دونوں نے انکار کیا اور کہا کہ اس وقت تک جب تک کہ تمہارے لیے شہر جمع ہو جائیں اور لوگ تمہارے لیے منظم ہو جائیں ہم بیعت نہیں کرینگے یہ دونوں جب تک ہو سکا اسی حالت پر قائم رہے (طبقات ابن سعد ج 3 حصہ پنجم ص 100.101)

عبدالملک بن مروان کے ہاتھ پر بیعت:

ابن سعد نے لکھا ہے کہ جب لوگ عبدالملکؒ پر متفق ہو گئے اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے بھی بیعت کر لی تو ابن عمرؓ نے ابن حنفیہؒ سے کہا کہ اب کچھ اختلاف باقی نہیں رہا لہٰذا بیعت کر لو۔ ابن حنفیہؒ نے عبدالملک کو لکھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ کے بندے عبدالملک امیر المومنین کو محمد بن علیؒ کی جانب سے اما بعد میں نے جب امت کو دیکھا کہ اس نے اختلاف کیا تو میں ان سے علیٰحدہ ہو گیا۔ پھر جب یہ امر تمہارے پاس پہنچ گیا اور لوگوں نے تم سے بیعت کر لی تو میں بھی انہی میں سے کسی ایک شخص کی مثل ہو گیا میں بھی اس نیک کام میں داخل ہوتا ہوں جس میں یہ لوگ داخل ہوئے میں تم سے بیعت کرتا ہوں تمہارے لیے حجاج سے بیعت کر لی اور تمہارے پاس اپنی بیعت بھیج دی میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے تم پر اتفاق کر لیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ تم ہمیں امن دو اور وفا پر عہد و میثاق دو کیونکہ غدر (بیوفائی و بدعہدی) میں کوئی خیر نہیں اور اگر تم انکار کرو گے تو اللہ کی زمین بہت کشادہ ہے (طبقات ابن سعد ج 3 حصہ پنجم ص 111 ۔ سیر الصحابہ ج 7 حصہ 13 ص 452)

عبدالملک کا عہد و میثاق

عبدالملکؒ بن مروانؒ نے خط پڑھا تو قبیصہ بن ذوہیب اور روح بن زنباع نے کہا کہ تمہیں ان سے اختلاف کرنے کی اب کوئی وجہ باقی نہیں رہی۔ اگر وہ باہمی جنگ چاہتے تو ضرور اس پر قادر تھے مگر انہوں نے تسلیم کر لیا اور بیعت کر لی لہٰذا ہماری رائے یہ ہے کہ آپ ان کے لیے عہد و میثاق و امان تحریر کر دیں اور ان کے ساتھیوں کے لیے بھی عہد لکھ دیجئے اس نے یہی کیا۔ عبدالملک نے انہیں لکھا کہ آپ ہمارے نزدیک پسندیدہ ہیں اور ہمارے ساتھ آپ کی قرابت اور محبت عبداللہ ابن زبیرؓ سے زیادہ ہے آپ کے لیے عہد و میثاق ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ ہے نہ آپ کو اور نہ ہی آپ کے کسی ساتھی کو کسی ایسی چیز سے برانگیختہ کیا جائے گا جو آپ کو ناگوار ہو۔ آپ اپنے شہر واپس جائیے اور جہاں چاہے جائیے میں جب تک زندہ ہوں آپ کی مدد اور نیکی ترک نہ کروں گا۔ حجاج کو لکھ کر اس نے ان کے ساتھ ہمسائیگی کے اچھے برتاؤ اور ان کے اکرام کا حکم دیا۔ حضرت محمد ابن الحنفیہؒ واپس مدینے آ گئے۔

ابن حنفیہؒ اور عبدالملک بن مروانؒ کی ملاقات:

معاویہ بن عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب محمد بن علیؒ مدینے چلے گئے اور اپنا مکان بقیع میں بنالیا تو عبدالملک کو لکھ کر اس کے پاس آنے کی اجازت چاہی۔ عبدالملک نے انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت دے دی۔ وہ اس کے پاس 78ھ میں گئے جس سال سیدنا جابر بن عبداللہؓ کی وفات ہوئی۔ یہ دمشق میں عبدالملک کے پاس آئے اور اجازت چاہی اس نے حکم دیا کہ ان کی اتنی ضیافت کی جائے جو انہیں اور ان کے ہمراہیوں کو کافی ہو۔

عبدالملک کا ابن حنفیہؒ سے حسن سلوک:

وہ عام لوگوں کی اجازت کے وقت عبدالملک کے پاس جاتے اس کو قریب ایک مہینے کے گزر گیا تو انہوں نے تنہائی میں عبدالملکؒ سے گفتگو کی۔ عبدالملک نے ان کے ساتھ صلہ رحم کرنے کا وعدہ کیا اور کہا کہ اپنی ضروریات پیش کریں۔ محمدؒ نے اپنا قرض اور ضروریات اپنی اولاد اور دوسرے خاص لوگوں اور اپنے خاص موالی کے لیے وظائف کی درخواست پیش کی۔ عبدالملک نے فراخ دلی سے ان سب باتوں کو منظور کرلیا۔ اس طرح ان کی کوئی حاجت نہ رہی جسے اس نے پورا نہ کردیا ہو۔ انہوں نے اس سے واپسی کی اجازت چاہی تو انہیں اجازت دے دی (طبقات ابن سعد ج3 حصہ پنجم ص112)

حلیہ ولباس:

آپ کا قد درمیانہ تھا، آخری عمر میں بال سفید ہو گئے تھے، بالوں میں مہدی کا خضاب کرتے تھے، خز کا لباس پہنتے تھے اور سیاہ عمامہ باندھتے تھے، ہاتھ میں انگوٹھی بھی پہنتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ج3 ص حصہ پنجم ص114)

وفات اور نماز جنازہ:

آپ نے یکم محرم الحرام 81ھ کو مدینہ میں وفات پائی اور حضرت ابان بن عثمانؓ نے آپ کا جنازہ پڑھایا وہ ان دنوں مدینہ کے والی تھے اور آپ کو بقیع میں دفن کیا گیا (تاریخ ابن خلکان جلد 4 ص550۔ طبقات ابن سعد ج3 حصہ پنجم ص115۔ تقریب التہذیب ص201

ازواج واولاد

آپ کی اولاد میں (1) عبداللہ (ابو ہاشم) (2) حمزہ (3) علی (4) جعفر الاکبر (ان چاروں کی ماں ام ولد تھیں) (5) حسن کی والدہ جمال بنت قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قصی تھیں (6) ابراہیم کی ماں مسرعہ بنت عباد بن شیبان بن جابر ہیں۔ (7) قاسم (لاولد تھے) (8) عبدالرحمٰن (لاولد) (9) جعفر الاصغر (10) عون (11) عبداللہ الاصغر ان تینوں کی والدہ ام جعفر بنت محمد بن جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب تھیں۔ (12) عبداللہ کی والدہ ام ولد تھیں۔ دو بیٹیاں (1) ام ابیہا (2) رقیہ (طبقات ابن سعد ج3 حصہ پنجم ص 93)

لیکن کتاب المعارف میں ابن قتیبہ نے چار بیٹیوں اور دس بیٹوں کا ذکر کیا ہے۔ (3) ام قاسم (4) حبابہ ان کی والدہ الشہبا ام عبدالرحمٰن بنت عبدالرحمٰن بن نوفل ہے (کتاب المعارف ص95) نسب قریش ص85۔86 اور جمہرۃ الانساب ص66 پر بھی 10 بیٹے بیان کیے گئے ہیں۔

مولانا منظور احمد آفاقی مدظلہٗ

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ احوال وخدمات

شیخ الاسلام امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی جب تدفین ہونے لگی تو ان کی قبر سے مشک کی طرح خوشبو پھوٹی اور کئی دنوں تک ان کی قبر مہکتی رہی۔ لوگوں نے اس خوشبو کو سونگھا اور بعض لوگ قبر کی مٹی لے جانے لگے حتیٰ کہ لوگوں کو اس سے باز رکھنے کے لیے قبر کے اردگرد لکڑی کا جنگلا لگانا پڑا سبحان اللہ! یہ علم حدیث کی خدمت کی برکت تھی جو دنیا میں ظاہر ہوئی اور آخرت کے اجر وثواب کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے۔

راقم الحروف کا زمانہ طالب علمی تھا، غالباً ۱۹۶۲ء کا اوائل تھا کہ ایک دن ہمارے علاقے میں یہ خبر پھیلی کہ لاہور میں ایک بزرگ فوت ہوئے ہیں جن کی قبر سے خوشبو پھوٹ نکلی ہے۔ اس خبر کے ساتھ اس بزرگ کے نیک اعمال کا بھی ذکر ہونے لگا، خصوصاً اس عمل خیر کا چرچا بہت ہوا کہ انھوں نے اپنی بیٹی کے نکاح میں دیر نہیں کی بلکہ بالغ ہوتے ہی اپنے مدرسے کے ایک طالب علم کے ساتھ بیاہ دی ہے۔ راقم الحروف کے دادا جان قاضی عبدالکریم رحمہ اللہ نقش بندی سلسلے کے بزرگ تھے اور حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ والد صاحب لاہور جانے لگے تو دادا جان نے انھیں حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے، انھیں سلام عرض کرنے اور کچھ روحانی پیغام دینے کی تاکید کی چنانچہ والد صاحب لاہور پہنچ کر حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے ہاں تشریف لے گئے اور دادا جان کا پیغام پہنچایا۔ حضرت لاہوری رحمہ اللہ خوش ہوئے اور اپنے چند مطبوعہ رسالے عنایت فرمائے۔ والد صاحب یہ روحانی تحفے گھر لائے تھے راقم الحروف نے بھی بچپن میں ان رسالوں کی زیارت کی تھی۔

اساتذہ سے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت لاہوری رحمہ اللہ کو اس قدر صفائے قلبی سے نوازا تھا کہ اگر حلال اور حرام گوشت اکٹھے پکا کر ان کے سامنے رکھا جاتا تو آپ بتا سکتے تھے کہ کون سی بوٹی حلال گوشت کی ہے اور کون سی حرام کی، سبحان اللہ! ایک دفعہ حضرت لاہوری رحمہ اللہ حج یا عمرے کے سفر کے لیے روانہ ہوئے کراچی پہنچے تو احباب نے استقبال کیا۔ ایک مرید نے اصرار کیا کہ حضور میرے گھر قدم رنجہ فرمائیں اور چائے کی ایک پیالی ہی نوش فرمالیں۔ چنانچہ آپ اس مرید کے گھر تشریف لے گئے مرید کو بھی پتا تھا کہ حضرت کھانے پینے کے معاملے میں بہت پرہیز کرتے ہیں۔ چنانچہ اس نے حضرت کو یقین دلایا کہ چائے کے تمام اجزاء رزق حلال سے تیار کیے گئے ہیں۔ حتیٰ کہ دودھ بھی اپنی بھینس کا ہے بازاری نہیں ہے۔ حضرت نے پوچھا بھینس کو چارا کون ڈالتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ دفتر کا ایک آدمی ہے جو گھر آکر یہ خدمت انجام دیتا ہے فرمایا دفتر کے آدمی سے گھر کا کام لینا جائز نہیں ہے چنانچہ آپ چائے پیئے بغیر وہاں سے واپس تشریف لے گئے۔ اللہ اکبر!

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے حالات زندگی:

ایک مشہور عالم دین، مفسر قرآن، مذہبی و روحانی پیشوا اور تحریک آزادی و تحریک اصلاح کے نامور قائد تھے۔
حضرت مولانا کے والد گرامی شیخ حبیب اللہ قصبہ جلال ضلع گوجرانوالا کے رہنے والے تھے۔ آپ پہلے سکھ تھے پھر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اسی قصبہ میں حضرت مولانا کی پیدائش ہوئی تھی۔

مولانا نے ناظرہ قرآن حکیم کی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ سے حاصل کی۔ اسکول جانے کے قابل ہوئے تو انھیں کوٹ سعید اللہ کے پرائمری اسکول میں داخل کرادیا گیا۔ پرائمری پاس کرنے کے بعد گوجرانوالا کی ایک مسجد میں مولانا عبدالحق مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے فارسی کتب پڑھیں۔

مولانا کی عمر دس سال ہوئی تو ایک دفعہ مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ شیخ حبیب اللہ سے ملنے آئے۔ اس موقع پر شیخ صاحب نے ان کو مولانا سندھی سے ملوایا اور کہا کہ ہم نے یہ بچہ خدمت اسلام کے لیے وقف کر دیا ہے۔ مولانا سندھی نے اُن کے جذبے کو سراہا اور مولانا کو اپنے ساتھ لے گئے۔ پہلے انھیں دین پور شریف لائے اور اپنے مرشد مولانا خلیفہ غلام محمد دین پوری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت دین پوری رحمہ اللہ نے بچے کے سر پر دست شفقت پھیرا اور اللہ تعالیٰ کے نام کی تلقین کر کے سلسلۂ قادریہ میں بیعت کرلیا۔ حضرت لاہوری رحمہ اللہ اکثر اپنے مواعظ اور مجالس میں فرمایا کرتے تھے۔ ''میری عمر دس سال تھی جب میں نے حضرت مولانا غلام محمد دین پوری رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ وہ میری بیعت کے بعد تقریباً چالیس برس تک زندہ رہے۔ حضرت مولانا تاج محمود امروٹی رحمہ اللہ سے میں نے جوانی کے بعد بیعت کی تھی۔ ان دونوں بزرگوں نے مجھے اللہ کا نام بتایا اور دوسروں کو بتانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے! ''میرے دو مربی تھے میں جس کے پاس جاتا وہ ہر بار میرے کاسئہ گدائی میں کچھ نہ کچھ ڈال دیتا تھا۔''

مولانا سندھی رحمہ اللہ ننھے احمد علی کو اپنی سرپرستی میں سندھ لے گئے اور انھیں ابتدائی درسی کتابیں پڑھائیں۔ مولانا سندھی رحمہ اللہ نے جب گوٹھ پیر جھنڈا (ضلع نواب شاہ سندھ) میں ''دارالارشاد'' کے نام سے ایک دینی تعلیمی ادارہ قائم کیا تو حضرت لاہوری رحمہ اللہ بھی اپنی تعلیم کی تکمیل کے لیے اس ادارے میں داخل ہوئے۔ اسی تعلیم کے دوران میں ان کے والد ماجد شیخ حبیب اللہ کا انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال کے کچھ عرصے بعد حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے دونوں بھائیوں کو اپنے پاس بلایا۔ کچھ مدت کے بعد مولانا سندھی رحمہ اللہ نے حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی والدہ کے ساتھ نکاح کرلیا اس رشتے کی بنا پر حضرت لاہوری رحمہ اللہ مکمل طور پر مولانا سندھی رحمہ اللہ کی تربیت میں آگئے۔ آپ ۱۳۲۷ھ ۱۹۰۹ء میں فارغ التحصیل ہوئے۔ فراغت کے بعد مولانا سندھی نے اپنی بیٹی مریم کا نکاح ان کیساتھ کر کے انھیں اپنی دامادی کا شرف بخشا۔ ایک سال کے بعد پہلا بیٹا پیدا ہوا لیکن

افسوس کہ زچہ و بچہ دونوں فوت ہو گئے۔ حضرت لاہوری رحمہ اللہ کو ان کے فوت ہونے پر دلی صدمہ پہنچا۔

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ نے جب مولانا سندھی رحمہ اللہ کو دار العلوم دیوبند میں کام کرنے کی دعوت دی تو وہ مدرسہ ''دار الارشاد'' کا نظم و نسق حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے سپرد کر کے دار العلوم دیوبند تشریف لے گئے ان کی عدم موجودگی میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ تدریس کے ساتھ ساتھ انتظامی امور کو بھی بطریق احسن چلاتے رہے۔ اوائل عمر ہی میں آپ کو دونوں تجربے حاصل ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ نواب شاہ چلے گئے جہاں آپ نے ایک دینی مدرسہ قائم فرمایا۔

مولانا سندھی رحمہ اللہ نے دار العلوم دیوبند میں فارغ التحصیل علماء کی مزید تربیت کے لیے ''جمعیت الانصار'' کی بنیاد رکھی اور چار سال مسلسل اس کے لیے کام کرتے رہے۔ یہاں سے فارغ ہوئے تو دہلی تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے ''نظارۃ المعارف القرآنیہ'' قائم کیا۔ یہ ادارہ پانچ عربی دان علماء اور پانچ جدید تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل تھا۔ ان کا کام قرآنی علوم کی نشر و اشاعت تھا۔ کچھ عرصے کے بعد مولانا سندھی رحمہ اللہ نے حضرت لاہوری رحمہ اللہ کو بھی دہلی بلا لیا۔ چنانچہ وہ نواب شاہ (سندھ) سے دہلی تشریف لے گئے۔ انھیں ایام میں ان کی دوسری شادی مولانا سندھی رحمہ اللہ کے ایک شاگرد ابو محمد احمد کی صاحبزادی سے ہوئی۔ اس مبارک عقد کا خطبہ نکاح حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمہ اللہ نے پڑھا تھا ''نظارۃ المعارف القرآنیہ'' میں مولانا سندھی رحمہ اللہ جو درس قرآن دیتے تھے اسے حضرت لاہوری رحمہ اللہ قلم بند کرتے جاتے تھے۔ یہ دروس تیرہ پاروں پر مشتمل تھے۔ اس نصاب کی تکمیل پر جو امتحان ہوا اس میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ اوّل آئے۔ اس ادارے میں تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ یہ بھی طے کیا گیا کہ طلباء دیہاتی علاقوں میں جا کر لوگوں میں قرآنی تعلیم کی تبلیغ کریں گے۔ چنانچہ حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے آگرہ کے پچیس دیہاتوں کا تبلیغی دورہ کیا۔

۱۹۱۴ء میں مولانا سندھی رحمہ اللہ افغانستان تشریف لے گئے تو اس ادارے کی تمام تر ذمہ داریاں حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے کندھوں پر ڈال دی گئیں۔ چنانچہ انھوں نے دو سال تک یہ فرائض بہت اچھے طریقے سے ادا کیے۔

بیگم صاحبہ والی بھوپال نے مولانا سندھی رحمہ اللہ کے لیے دو سو روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کر رکھا تھا جو ان کے افغانستان جانے کے بعد حضرت لاہوری رحمہ اللہ کے نام جاری ہو گیا۔ انھیں ایام میں انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہونے کے لیے ''تحریک ریشمی رومال'' چلائی گئی جس میں مولانا سندھی رحمہ اللہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن افسوس کہ قبل از وقت راز فاش ہونے پر یہ تحریک ناکام ہو گئی اور اس کے رہنما و کارکن گرفتار کر لیے گئے جن میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ بھی شامل تھے۔ انھیں مختلف جیلوں میں رکھا گیا۔ ۱۹۱۷ء میں ان کی رہائی عمل میں آئی لیکن انھیں پابند کیا گیا کہ وہ لاہور سے باہر کہیں نہیں جائیں گے چنانچہ حضرت رحمہ اللہ نے مستقل طور پر لاہور ہی میں

رہائش اختیار کی۔ اپنے اہل وعیال کو بھی لاہور طلب کر لیا۔ اسی سال آپ کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوگئی۔ لاہور میں آپ نے اپنی خدمت اسلام درس قرآن کی شکل میں شروع کی۔ ابتدا میں آپ نے مسجد لائن سبحان خان میں قرآن حکیم کا درس دیا۔ پھر ۱۹۲۲ء میں انجمن خدام الدین کی بنیاد رکھی۔ جس کا مقصد قرآن وسنت کی تعلیمات کو تحریر وتقریر کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچانا تھا۔

حضرت لاہوری رحمہ اللہ ایک مشہور سماجی اور اصلاحی تنظیم ''انجمن حمایت اسلام'' کے رکن رہے۔ پھر ۱۹۵۰ء میں اس کے نائب صدر بنائے گئے۔ آپ آخر وقت تک اس تنظیم کے فلاحی کاموں میں حصہ لیتے رہے خصوصاً عیسائی مذہب کی تردید میں بھر پور کام کیا۔

ربیع الآخر ۱۳۷۰ھ / جنوری ۱۹۵۱ء میں مولانا سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ کی زیر صدارت پاکستان کے ۳۱ جید علمائے کرام کا اجلاس کراچی میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی اس اجلاس میں ''اسلامی مملکت کے بنیادی اصول کے موضوع پر بحث ہوئی اور علماء نے متفقہ طور پر بائیس نکات طے کیے یہ اسلامی نظام کا ایک خاکہ تھا جو مملکت خداداد پاکستان کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ اسے وزیر اعظم جناب لیاقت علی خان اوران کی حکومت نے قبول کر لیا تھا۔ ۱۶، اکتوبر ۱۹۵۱ء کے جلسے میں (جو راولپنڈی میں منعقد ہوا تھا) جناب وزیر اعظم اسی اسلامی پالیسی کا اعلان کرنے والے تھے جو اسلام دشمن عناصر کو کسی صورت گوارا نہیں تھا۔ چنانچہ اس سازشی گروہ نے وزیر اعظم ہی کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قوم انھیں شہید ملت کہتی ہے لیکن اس سے زیادہ صحیح یہ ہے کہ انھیں شہید اسلام کہا جائے۔

حضرت لاہوری رحمہ اللہ کا ایک عظیم کام جمعیت علمائے اسلام کی تاسیس ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے ہندوستان میں علماء کی ایک تنظیم ''جمعیت علمائے ہند'' کے نام سے کام کر رہی تھی۔ قیام پاکستان کے بعد اس تنظیم سے وابستہ بہت سے علماء پاکستان منتقل ہوگئے جہاں انھوں نے اپنے مدارس اور دینی ادارے قائم کر لیے۔ تاہم اس بات کی ضرورت محسوس ہونے لگی کہ ان علماء کو سیاسی طور پر ایک مرکز پر اکٹھا کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے ۱۹، اکتوبر ۱۹۵۶ء کو ایک اجلاس بلایا گیا۔ جس میں مشرقی ومغربی پاکستان کے ایک سو ستتر چیدہ چیدہ علماء نے شرکت کی اس اجلاس میں علماء نے متفقہ طور پر حضرت لاہوری رحمہ اللہ کو جمعیت علمائے اسلام (مغربی پاکستان) کا صدر منتخب کر لیا۔ حضرت رحمہ اللہ کی زیر صدارت ملک بھر میں جمعیت کی تین سو شاخیں قائم ہوئیں اور اس کے رسالے ''ترجمان اسلام'' کی اشاعت شروع ہوئی حضرت لاہوری رحمہ اللہ اپنی وفات تک جمعیت کے صدر رہے۔

حضرت لاہوری نے ۱۷ رمضان ۱۳۸۱ھ ۲۲ فروری ۱۹۶۲ء کو انتقال فرمایا۔ آپ کو لاہور کے قبرستان میانی صاحب میں دفن کیا گیا ''رہبرِ راہ خدا احمد علی'' سے آپ کا سن وفات ۱۳۸۱ نکلتا ہے۔ آسمان اُن کی لحد پر شبنم افشانی کرے۔

جانشینِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ پہلی قسط

وُکلاء سے خطاب

1974یا1975 کے زمانہ میں قادیانیوں نے ایک مسجد پر ناجائز قبضہ کر لیا جس کے خلاف مجلس احرار اسلام ڈیرہ غازی خان کی طرف سے عدالت میں ایک مقدمہ دائر کیا گیا جس میں الحمدللہ جماعت کو کامیابی حاصل ہوئی اور فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوا جس کے بعد مجدد احرار، جانشین امیر شریعت امام اہل سنت مولانا السید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے وکلاء سے خطاب فرمایا جو قارئین کے لیے پیش خدمت ہے۔اس خطاب کو ہمارے کرم فرما محترم جناب ڈاکٹر عبدالرازق صاحب (بہاول پور) نے ضبط کیا اور حروف خوانی وترتیب دینے کے بعد اشاعت کے لیے ارسال کیا۔(ادارہ)

الحمدللّٰہ و کفٰی و الصّلاۃُ و السّلامُ علٰی سیدالرُّسلِ و خاتمِ الانبیاء. صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلٰی اٰلہٖ وصحبہٖ وبارکَ وسلَّمَ تسلیماً کثیرًا کثیرً ا.امابعد:

فاعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم .بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقدمنّ اللہ علی المومنین اذبعث فیھم رسولاً من انفسھم یتلوا علیھم اٰیتہٖ ویزکّیھم ویعلّمھم الکتاب والحکمۃ. وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین .

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلّم جئتکم باالحنیفیۃ السمحۃ الاخرۃ البیضاء لئن..

...صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ الکریم و نحنُ علیٰ ذٰلک من الشّٰھدین والشّاکرین و الحمد للّٰہ رب العالمین.

محترم سامعین! آج کی یہ تقریب یہاں کی ایک متنازعہ عبادت گاہ کے سلسلے میں جج صاحب کا فیصلہ سننے کے لیے منعقد ہوئی ہے۔اس قسم کے واقعات پہلے بھی ملک میں ہوئے ہیں، تقسیم ملک سے پہلے بھی اور تقسیم کے بعد بھی لیکن اُن کی کیفیت اور نوعیت بالکل جداگانہ تھی۔

اسلام کے نام پر حاصل کیا جانے والا ملک، جنت الفردوس قرار پایا:

اس لیے کہ اس ملک میں جو صرف اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا اور جس میں اسلام کے نام کا اتنا زور سے اور مسلسل ڈھنڈورا پیٹا گیا کہ باہر کے لوگ جو یہاں کے حالات سے بے خبر تھے وہ اِس کو جنت الفردوس کا ایک حصہ سمجھنے لگ گئے۔ یہ اور بات ہے کہ ہم انگریز کے ملعون قانون کے زیر سایہ یہاں جہنمیوں کی زندگی بسر کرتے رہے اور اُس کی تپش اب بھی ہم محسوس کر رہے ہیں لیکن آپ نے دیکھا کہ اسی قانون نے اپنی لچک کے ساتھ پارلیمنٹ کے سہارے سے سیکولرزم کی بنیاد پر بھی جب اسلام والوں کی ایک بات مان لی ہے تو اس کا فیض موجیں مارنے لگا، اور آج وہ ملک جس میں اسلام کے علم بردار، اسلام کے نام لیوا تیمیوں کی طرح خود اسلامی نظام کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

پورے ملک وملت میں مسرت کی ایک لہر:

اُس ملک میں یہ نظارہ تو اسلام نے اپنی مجبوری ومحکومی میں بھی دکھا دیا کہ اُس کا ایک ضابطہ تسلیم کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ پورے ملک وملت میں مسرت کی ایک لہر ہے اورغریب مسلمانوں کے حوصلے بلند ہیں، وہی قانون دان، ایڈووکیٹ، وکلاء جو پہلے اس قسم کے مقدمات کا نام سن کر کانوں پر ہاتھ دھرتے تھے اور ارکانِ بالائے حکومت کے عتاب سے صبح وشام لرزتے رہتے تھے۔ آج ان میں سے کمزور سے کمزور وکیل کو یہ حوصلہ ہے کہ وہ اس قسم کے خوفناک سے خوفناک مقدمے کی پیروی کے لیے تیار ہے۔ یہ صرف اسلام کا فیض ہے، ابھی اسلامی قانون یہاں آیا نہیں، اسلام کے لفظ میں الف کے نیچے جو ہمزہ ہے اور اس کے نیچے جو زیر ہے ابھی وہ بھی اس ملک میں نہیں آئی۔ صرف لفظ اسلام کی تشہیر کا یہ نتیجہ ہے۔ اسلام کے ساتھ پارلیمنٹ نے رسمی وابستگی کا اعلان کیا ہے تو اس کا یہ نتیجہ ہے۔

اے کاش اس ملک میں کتاب اللہ اور حدیث نبویؐ کے منصوص احکام نافذ ہوجائیں:

تو آپ اس سے اندازہ کریں کہ اگر فی الواقعہ اسلامی قانون یہاں نافذ ہوجائے، کتاب اللہ اور حدیثِ نبویؐ کے منصوص احکام نافذ ہوجائیں۔ فقہِ اسلامی کی تفصیلات و جزئیات یہاں پر قانون بن کر نافذ ہوجائیں اور جس طرح ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلے مجلد کتابوں کی شکل میں وکلاء کے ہاتھ میں ہیں، ان وکلاء کے ہاتھوں میں ’’کتاب الاثار‘‘ابوحنیفہؒ ’’کتاب الاثار‘‘ابویوسفؒ ’’کتاب الاثار‘‘امام محمدؒ ’’کتاب الام‘‘ امام شافعیؒ اور مسند امام احمد بن حنبلؒ کے نسخے ہوں تو پھر اس ملک کی فضا کا کیا عالم ہوگا، اس کا تصور بھی ہم نہیں کرسکتے لیکن یہ دن کب دیکھنا نصیب ہوگا؟

’’کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک‘‘

ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ اتنا ہے کہ ہم اس کام میں مرنا بھی سعادت سمجھتے ہیں۔

جسٹس جناب محمد اکبر خان کا 1932ء میں بہاولپور میں عدالتی فیصلہ:

شاید ہماری آئندہ نسل یہ موسمِ بہار دیکھے، ہم تو ابھی تک دورِ خزاں سے گزر رہے ہیں۔ ہمارے بڑے انہی امیدوں اور آرزؤں کو لے کر قبروں میں چلے گئے اور ہم تیار ہیں، اور ہماری آئندہ نسلیں منتظر ہیں کہ:

دیکھیں کیا رنگ بدلتا ہے آسماں کا!

یہ فیصلہ بھی انہی فیصلوں کی طرح قابلِ مبارک باد ہے جو بہاول پور کے ڈسٹرکٹ جج جناب خان محمد اکبر خان مرحوم ومغفور نے مسلمانوں کی طرف سے ایک عورت کے نکاح وطلاق کے مسئلے کے سلسلہ میں آج سے تقریباً چالیس برس پہلے بہاولپور میں صادر کیا، اور نواب بہاولپور مرحوم اپنی تمام انسانی کمزوریوں کے باوجود جس کی بدولت، میرا ایمان اور یقین ہے کہ اللہ کے ہاں بہت بڑا اجر پائیں گے۔ یقیناً ان کی روح کو اس فیصلے کا ثواب پہنچ رہا ہے اور قیامت تک، ان شاءاللہ، پہنچتا رہے گا۔ تو جج اکبر کی کیا حالت ہوگی؟ ان کی روح کو دربارِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں رسائی سے کیا شرف حاصل ہوا

ہوگا! یہ تصور میں نہیں کر سکتا لیکن میرا یہ یقین ہے کہ ان کی روح مکمل سکون کے ساتھ آرام کر رہی ہوگی۔

اگر میں مر جاؤں تو فیصلہ میری قبر پر سنا دینا: السید علامہ محمد انور شاہ صاحب کاشمیریؒ:

اللہ تعالیٰ نے ان کے فیصلے کو ایسا شرفِ قبول عطاء فرمایا کہ وہ پہلا دھکا تھا جو انگریزی قانون کو اسلامی ضوابط کی رو سے لگا ہے۔ وہ مقدمہ تھا جس میں حجۃ الاسلام علامہ محمد انور شاہ محدثِ دیوبند رحمۃ اللہ علیہ بنفس نفیس تشریف لائے اور ان کی شاگردی اور دوستی کا تعلق رکھنے والے سیکڑوں علماء بہاولپور کا طواف کرتے رہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کی موجودگی میں بھی اور اُن کے بعد بھی ''جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الباطل کان زھوقًا'' کا نظّارہ دکھایا۔ فیصلہ تو شاہ صاحب رحمہ اللہ کی زندگی میں نہ ہو سکا، لیکن وہ حضرت مولانا محمد صادق بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو چلتے ہوئے یہ فرما گئے کہ مولوی صاحب! میں دیوبند واپس جا رہا ہوں۔ میری عمر کے آخری دن ہیں۔ مجھے زیادہ زندہ رہنے کے آثار نظر نہیں آتے۔ اگر میری زندگی میں فیصلہ ہو گیا تو میں خود بھی سن لوں گا لیکن اگر میں مر جاؤں اور فیصلہ مسلمانوں کے حق میں یا خدانخواستہ خلاف بھی ہوا تو میری قبر پر آ کر آواز دے کے مجھے کہیے کہ یہ فیصلہ ہو گیا ہے تا کہ مجھے سکون ہو قبر میں بھی۔

مسلمان عورت کی مرزائی شوہر سے انگریزی قانون کے باوجود نجات:

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا، فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوا۔ مرزائی شوہر سے مسلمان عورت کو انگریزی قانون کے نفاذ کے باوجود شریعت کی مداخلت کی وجہ سے نجات حاصل ہوئی اور کفر و اسلام کا فرق واضح ہوا، اور کفر کے قانون کو اسلام کی مستقل حیثیت اور اتھارٹی تسلیم کرنی پڑی۔ قانونِ اسلام کا مستقل مزاج اس کو ماننا پڑا کہ یہ امت قانونِ کفر کی غلامی در غلامی کی تہوں میں دب کر بھی کفر کو اسلام ماننے کے لئے قیامت تک نہ کبھی تیار ہوئی تھی اور نہ آئندہ کبھی تیار ہوگی۔ وہ پہلا دھکا تھا جو اس قانون کو لگا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس فیصلے میں یہ برکت دی کہ چالیس پینتالیس برس کے بعد پھر، ایک اور انہی کے ہم نام ڈسٹرکٹ جج محمد اکبر نے راولپنڈی میں فیصلہ دیا۔ وہاں مسلمان عورت مرزائی خاوند سے نجات پا گئی۔ اس کے بعد تیسرا فیصلہ شیخ محمد رفیق کوریجہ نے دیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھاٹک کھول دیا۔

قومی اسمبلی کا 1974ء میں عظیم الشان انقلابی فیصلہ:

اسلام آباد میں پارلیمنٹ کا فیصلہ یقیناً بہت بڑا عظیم الشان انقلابی فیصلہ ہے جو موجودہ حکومت کے عہد میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نہ معلوم اس فیصلہ کی برکت سے کن کن گناہ گاروں کی معافی کا سامان پیدا کریں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اچھی امیدیں رکھنی چاہئیں۔ میں تو یہاں تک قائل ہوں کہ اگر ایک آدمی بدنیّتی سے نیکی کر لے تو کیا معلوم ہے کہ اللہ اس کی بدنیتی کو حسنِ نیت سے بدل دے۔ اگر ہمارے حکمرانوں نے، ہمارے بڑوں نے بدنیتی سے بھی فیصلہ کیا ہے، کسی کے قول کے مطابق کسی بیرونی حکومت کے اشارے پر کیا ہے یا اپنے خلوصِ نفاق پر پردہ ڈالنے کے لئے کیا ہے تو بھی کہتا ہوں کہ یہ فیصلہ بہت بڑا انقلابی فیصلہ ہے اور وہ فیصلہ ہمارے لیے الحمدللہ، نیک فال ثابت ہوا ہے۔

میرے والد امیر شریعت رحمہ اللہ اوران کے تمام رفقاء، ہندوستان کے جملہ علماء، اسی کام کے لیے لڑے، اسی بات پر قوم کی ناراضی مول لی اور گالیاں کھائیں۔ وہ قوم کو سمجھانا یہی چاہتے تھے کہ جب تک کفرو اسلام کا قانونی فرق اس ملک میں قانون بن کر نافذ نہیں ہوگا اس وقت تک صرف مرزائی نہیں، کسی بھی کافر سے ہم اپنے آپ کو جدا ثابت نہیں کرسکتے۔ کل کو ہندو ہماری شریعت میں مداخلت کردیں، سکھ مداخلت کردیں، بہائی اور بابی مداخلت کردیں۔ عیسائی، یہودی مداخلت کردیں۔ کیمونسٹ مداخلت کردیں۔ ہمارے پاس کون سی دلیل ہے کہ ہم ان کو مسترد کرسکیں؟ ایک آدمی خدا کا منکر ہو کر بھی اسلام کا مفسر بن جائے، ہم کیا کرلیں گے؟ کیونکہ قانونِ کفر کا تسلّط ہے۔ وہ اسلام اور کفر کے فرق کو آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ ایک یہودی یا عیسائی ہمارے معاملات میں یا عبادت میں مداخلت کرتا تھا، کرتا ہے۔ ہم اس کا توڑ نہیں کرسکے۔ بہائی اور بابی غلام احمد قادیانی کی طرح بہاء اللہ ایرانی اور محمد علی باب کو نبی مانتے رہے اور مسلمانوں میں جاسوس بن کر گھسے رہے۔ ہم ان کو نہیں نکال سکے۔ لاہوری اور قادیانی مرزائی اسی نظریے اور اصول کے مطابق مسلمانوں میں گھسے رہے اور وہ وہ خرافات حضورِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ گرامی کے متعلق بولی گئیں کہ کوئی حلال زادہ ان کا تصوّر بھی نہیں کرسکتا چہ جائے کہ ان کو سنے اور برداشت کرے۔ میں تو مسلمان قوم کا حوصلہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بے غیرتی کی سی زندگی گزرنے کے باوجود دل سے اس کفر کو قانون تسلیم کبھی نہیں کیا اور اپنے خون کے گھونٹ پی کر وقت گزارا۔ اللہ تعالیٰ کو وہ صبر پسند آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مبارک نے کتنی سفارش اللہ تبارک وتعالیٰ کے سامنے اپنی امت کی کی ہوں گی۔ یہ تو کوئی عاف باللہ بتا سکتا ہے۔ مجھ میں تو اس کا یارا نہیں۔ آخر حضور علیہ السلام تک اطلاعیں تو پہنچتی ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اُن کی امت کے اعمال پیش کرتے ہیں۔ اچھی باتیں پہنچیں تو آپ علیہ السلام کی روحِ مبارک خوش ہوتی ہے اور بداعمالیاں پہنچیں تو امت کے لیے استغفار کرتے ہیں۔ دعائیں مانگتے ہیں کہ یا اللہ میری امت کو بخش دے کہ بہت برے حال میں ہے، تو امت کی یہ رپورٹ کیا حضور علیہ السلام کی خدمت میں نہیں پہنچی ہوگی؟ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت اپنے جیتے جاگتے اپنی آنکھوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدمقابل ایک بدمعاش کو نبی کا لفظ سنتی ہے اور برداشت کرکے بیٹھی ہوئی ہے اور غم کے آنسو پی رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب کچھ اطلاعیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا قانون نبیوں کے لیے بھی وقتی طور پر بدلا جاتا ہے۔ ساری دنیا کا قانون ہمیشہ کے لئے نبیوں کے کہنے پر بھی بدلا نہیں جاتا، ورنہ خدا کی خدائی خدائی نہ ہوگی بلکہ وہ ایک تماشا بن کر رہ جائے گی۔

اللہ کا قانون یہی ہے کہ دنیا میں کفر و اسلام کی کشمکش جاری رہے اور وہ جاری ہے۔ اس میں حضور علیہ السلام کا اپنا ارشاد ہے، عرب کے محاورے کے مطابق کہ "اَلحَربُ سِجَالٌ"۔ لڑائی کی مثال پانی کے ڈول کی طرح ہے۔ جب وہ کنویں میں پھینکا جائے تو کبھی بھرا ہوا آجاتا ہے، کبھی پونا آجاتا ہے، کبھی نصف آجاتا ہے اور کبھی اوندھا ہوجائے تو خالی واپس آجاتا ہے۔ یہ لڑائی رہے گی، کشمکش رہے گی۔ کبھی مسلمان ظاہراً کامیاب ہوجائیں گے، کبھی

نصف کامیاب ہونگے، کبھی ایک تہائی کامیاب ہوں گے اور کبھی بالکل نہیں، ناکامی بھی ہوجائے گی۔ لیکن اصول اور دلائل کی نقطۂ نگاہ سے کبھی ایسا وقت امت پر نہ آیا ہے، نہ ان شاء اللہ قیامت تک آئے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے گنہ گار فرد بھی دلائل، اصول، منطق اور قانون کی صورت میں کفر سے شکست کھا جائیں؟ ایسا کبھی نہیں ہوگا، ورنہ وہ خدا، خدا نہیں ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا آج تک۔ امت کا گناہ گار مسلمان بھی جب کافروں کے سامنے کھڑا ہوگیا ہے تو شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اتنی پاور ہے کہ وہ کفر کو مبہوت کردیتی ہے۔ حضور علیہ السلام کی بالواسطہ حدیث ہے، ’’اِنَّ لِلْحَقِّ مَهَابَةً‘‘ سچائی کی اپنی ایک ہیبت ہے کہ کفر اس کو دیکھ کر ششدر ہوجاتا ہے۔ دلائل وہ کیا دے گا۔ کفر کے دلائل میں ظاہری طمطراق بہت ہوتا ہے۔ گیدڑ بھبتی کی طرح اس میں بڑی گونج گرج ہوتی ہے۔ لیکن بھاگتے وقت سب سے نمبر اوّل وہی ہوتا ہے۔ اسی کو قرآن میں ’’**جاء الحق و زھق الباطل**‘‘ سے واضح فرمایا گیا ہے۔

آج کا فیصلہ وہی سنہری زنجیر جو پرانے فیصلوں کی ہے، اسی کی ایک کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ جج صاحب کو بھی اِس کا بہترین بدلہ عطاء فرمائیں، دین میں بھی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ اِن کو مزید اسی قسم کے بلکہ اِس سے بہتر نیک فیصلے کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، آمین۔ وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ ہمارا دشمن ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ آدمی اپنے اعمال سے دشمن ہوجاتا ہے۔ حقیقتاً کوئی کسی کا دشمن نہیں۔ عربی کا محاورہ ہے ’’**اَلنَّاسُ اَعْدَاءُ لِّمَا جَهِلُ**‘‘ ’’آدمی دشمن اس چیز کا ہوتا ہے جس سے بے خبر ہو۔ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ مرزائیوں سے ہماری کوئی ذاتی دشمنی نہیں۔ وہ جہالت میں اور شیطان کے دھوکے میں آئے ہوئے ہیں۔ جس جس کی آنکھوں سے، دل دماغ سے جہالت کا پردہ ہٹتا جاتا ہے وہ مسلمان بنتا جاتا ہے۔ ہماری کیا دشمنی ہے؟ آدمی دشمن اس چیز کا ہے جس سے وہ بے خبر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت، آپؐ کے منصب، آپ علیہ السلام کے مقامِ نبوت وختم نبوت کی قانونی ودستوری بنیادی حیثیت جب تک کسی پر نہیں کھلے گی معاذ اللہ، معاذ اللہ خاک بدہنِ دشمنِ رسول، وہ حضور علیہ السلام کو ایک ریفارمر، ایک دنیا کا رہنما، ایک کارکن، ایک اچھا لیڈر اور قومی رہنما تو سمجھ سکے گا، مقامِ نبوت اور مفہومِ نبوت سے جب تک وہ آشنا نہیں ہے، وہ حضور علیہ السلام کے شرعی منصب اور حیثیت کو کبھی سمجھ ہی نہیں سکتا۔ اس لئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا بھی دشمن رہے گا اور آپ علیہ السلام کے قانون کا بھی دشمن رہے گا۔ جس جس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت اور آپ علیہ السلام کا شرعی منصب واضح ہوتا گیا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی، فرماں بردار اور پیروکار بنتا گیا ہے۔ ابوجہل کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی، وہ حضور پاک علیہ السلام کے فضائل و مناقب کا معترف تھا لیکن حضور علیہ السلام کی حیثیت، اتھارٹی اور پرسنیلیٹی اس پر واضح نہیں تھی۔ وہ سمجھتا تھا یہ قریشی ہاشمی نوجوانؐ طالع آزما سیاست دان کی طرح ابھرا ہے اور ہم سے زمامِ اقتدار چھین کر خود مزے کرنا چاہتا ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید فرمائی، معجزات کا لاؤلشکر ساتھ آیا، حضور علیہ السلام کے عمل کی ہیرے سے زیادہ خوب

صورت سچائی اور پاکیزگی سامنے آئی، وہ مبہوت اور پاگل ہو گیا تو کہنے لگا'' اِنّ ھٰذا لَسَاحِرٌ کَذّاب '' جادوگر اور جھوٹا ہے، ہمیں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا کر رہا ہے؟ ہمیں تو اس نے پاگل بنا دیا ہے۔ جب دلائل میں عاجز آیا تو اس نے یہ کہا کیونکہ اس کی قسمت میں ھدایت نہیں تھی۔ اسی کے دوست، اسی کے بھانجے ابو حفص عمر ابنِ خطّاب کے دل و دماغ سے یہ پردے اٹھ گئے۔ وہ قتل کرنے آئے تھے خود اخلاق کی تلوار سے شہید ہو گئے۔ آئے تھے معاذ اللہ محمد علیہ السلام کی گردن تن سے جدا کرنے اور اپنی جان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر کے خود ہمیشہ کے لیے شہیدِ ناز ہو گئے۔ اُن کے دل و دماغ سے پردہ اٹھ گیا۔ ابو جہل کے بیٹے کے دل و دماغ سے پردہ اٹھ گیا۔ اس کی بہو کے دل و دماغ سے پردہ اٹھ گیا۔ وہ سب کے سب صحابی ہو گئے۔ اس کے مقدر میں جہالت تھی۔ اس کی کنیت اسی لیے حضور علیہ السلام نے 'ابوالحکم' دانائیوں والے سے بدل کر 'ابوجہل' رکھی۔ اس کی 'جہالت' اس کے خیال میں 'حکمت' تھی اور اللہ کے قانون کے سامنے اس کی 'حکمت'، 'جہالت کا مرقع' تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو (اسلام) نصیب نہیں کیا۔ اسی لئے وہ حضور علیہ السلام کا اور آپؐ کی امت کا دشمن رہا اور اسی دشمنی پر اس کی موت ہوئی، العیاذ باللہ۔ ہمیں اپنے تمام حکمرانوں کے لیے، وزراء کے لیے، سیاست دانوں کے لئے، وکلاء کے لئے، ججز کے لئے، مجسٹریٹوں کے لیے، تمام ارکانِ انتظامیہ کے لیے، ہر مسلمان کے لیے یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو دین کے بارے میں جہالت کے وبال سے بچا لے۔ اللہ ان کو راہ راست کی ہدایت نصیب فرما دے۔ ان کے دل و دماغ پر جو پردے پڑے ہیں انگریز کی غلط تعلیم کی وجہ سے، اس کی ڈپلومیسی کی وجہ سے اور اس کی غلط سیاست کی وجہ سے، اس غلط سیاست میں دو تین نسلوں کا اس قانون کے تحت زندگی بسر کرنے سے جو مزاج بن گیا ہے کافرانہ اس امت کا، اللہ تعالیٰ اس کی نحوست دور کر دے (آمین)۔

سب ہمارے لشکر کے سپاہی ہیں:

یہ سب کے سب ہمارے اپنے فوجی ہیں، اپنے لشکر کے سپاہی ہیں۔ آج دیکھ لیں اسی قوم کے ایک فرد نے فیصلہ کیا ہے۔ کوئی شخص آسمان سے نازل نہیں ہوا۔ برخوردار قسم کا نوجوان ہے۔ میں ملتان میں گرفتار ہوا۔ میری ضمانت کے سلسلے میں پیروی کے لیے وکلاء کے بیچ میں وہ پیچھے پینٹ کوٹ پہن کر کھڑا تھا۔ میں نے سمجھا کہ کوئی کالج کا نوجوان بھاگ کر، کلاس چھوڑ کر میرا مقدمہ سننے کے لیے آ گیا ہے اور جب مقدمے کا فیصلہ سننے کے بعد ملنے کے لیے آیا تو میں نے پوچھا: آپ وہی تو نہیں جو وکلاء کے ساتھ پیچھے پینٹ کوٹ پہن کر کھڑے تھے؟ کہنے لگا: جی میں وہی ہوں۔ میں نے کہا، اے کاش آپ کی عمر اس سے بھی چھوٹی ہوتی تو میں آپ کو اور زیادہ گلے لگاتا۔ بعض لوگوں نے چھوٹی عمر میں بڑا کام کیا ہے، یہ بھی ماشاء اللہ نوجوان ہیں اور باہمت کام کیا ہے۔ اللہ سے دعا کریں، اللہ ان کو بھی استقامت عطاء فرمائے (آمین)۔ ضد اور تعصب کی بنیاد پر نہیں، ہمیں تو اصل میں دین کی غیرۃ کی وجہ سے ایسا کرنا پڑ رہا ہے۔ جب تک ہمارے نام کے ساتھ لفظ اسلام اور مسلمان چپکا ہوا ہے اور یہ قیامت تک رہنا چاہئے، اُس وقت تک ہم اس تصور سے دستبردار نہیں ہو سکتے۔ نظریے سے دستبردار ہونا تو بڑی دور کی بات ہے، وہ تو بے غیرتی کی انتہا ہوتی ہے کہ آدمی

اپنے اصول اور نظریات سے بھی دستبردار ہو جائے۔ ہم تو دستبرداری کے تصور سے بھی بیزار ہیں۔ دستبردار ہونا کس چیز سے؟ دنیا والے دنیوی نظریات سے دستبردار ہو جاتے ہیں، ہو سکتے ہیں، ہوتے ہیں اور ان کو ہونا چاہیے۔ اس لیے کہ اُن نظریات کی بنیاد صرف خیالات و افکار پر ہے اور ہر آدمی کا خیال اپنی خود پسند دلیل کی بنا پر عارضی ہے۔ اسلام کے ساتھ تعلق رکھنے والی امّتِ محمدیہ کے عقائد کی بنیاد وحیِ خداوندی ہے۔ اگر خُدا یقینی ہے اور وہ اٹل ہے، لازوال ہے، حیّ وقیّوم ہے تو پھر اس کی بھیجی ہوئی وحی اور قانون بھی اٹل ہے، لازوال ہے، حی وقیوم ہے۔ نہ خدا کے وجود میں کوئی تزلزل ہے نہ اس کے قانون میں کوئی تزلزل ہے۔ جب کوئی اس کو مان لے گا تو اس کے ایمان میں بھی تزلزل اور تذبذب نہیں رہ سکتا۔ اس لیے دنیادار اگر اپنے نظریات کو چھوڑ جائیں، اور ان کو چھوڑنا چاہیے۔ اُن کی بنیاد ان کے خیالات و افکار پر ہے اور ہمارے ایمان کی بنیاد خدا کی ذات اور اس کے بھیجے ہوئے قانون پر ہے۔ اس لئے ہم تذبذب کا شکار ہو ہی نہیں سکتے۔ جب تک خدا کو مانتے ہیں ہمیں موت قبول ہے، تذبذب قبول نہیں۔

پینتالیس برس بعد امیرِ شریعتؒ اور ان کی جماعت کو صبر کا پھل مل گیا:

اللہ تعالیٰ آپ سب حضرات کو بھی اسی دینی غیرت کے ساتھ زندہ رہنے کی توفیق عطاء کرے۔ ہماری غریب جماعت جس نے پینتالیس برس پہلے یہ نعرہ لگایا اور اپنی قوم سے الحمدللہ، الحمدللہ اس نعرے کی ایسی سزا پائی کہ اس مظلومی میں بھی مزہ آ گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس صبر کا پھل آج دیا ہے امیرِ شریعتؒ اور ان کی جماعت کو۔ اُصول یہ ہے کہ جدوجہد طویل ہو اس کے بعد اگر نتیجہ حق میں نکل آئے تو پھر ساری کلفتیں اور کوفتیں راحت اور لذّت میں بدل جاتی ہیں۔ میں کہتا ہوں اگر ہمیں اس سے زیادہ سزا دی جائے قوم کی طرف سے جو ملی ہے ہمیں وہ بھی قبول ہے کیوں کہ جو لذت ہمیں اب آ رہی ہے یہ شاید نہیں بلکہ یقینی (طور پر) اس صورت میں نہ آتی اگر ہمارے رستے میں یہ خوشی کے مناظر نہ آ جاتے۔ پارلیمنٹ کا فیصلہ نہ ہو جاتا، ہم قانونی طور پر نہیں بلکہ اخلاقی طور پر، ڈنڈے کے زور سے بھی ہم مرزائیوں کو دبا لیتے۔ ہم بولنے نہ دیتے۔ پورے پاکستان میں ہم سیاسی طور پر کرش کر دیتے، الیکشن میں ہوٹ کر دیتے۔ ہمیں وہ لذت نہ آتی جو اسلامی قانون کی ایک بنیادی شق کے نفاذ سے ہم کو جو روحانی مسرت حاصل ہوئی ہے۔ ہماری ساری مصیبتیں اور کلفتیں ہمیں بھول گئیں، حالانکہ ابھی ہمارا منشاء پورا نہیں ہوا کیونکہ موجودہ قانون سیکولر بنیادوں پر ہے، جمہوریت کی بنیاد پر ہے، ڈیموکریسی کی بنیاد پر مشتمل ہے، افلاطونی نظریات پر مشتمل ہے، لنکن کے نظریات پر مشتمل ہے۔ اصولاً اِس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اسلام ایسی جمہوریت کو مدت پہلے مسترد کر چکا ہے

(جاری ہے)

تنویر الحسن احرار

ایسا عمل جس نے دورِ صحابہ کی یاد تازہ کر دی

قادیانیت ترک کرنے والی نومسلمہ بیٹی کا نکاح اور رخصتی

گزشتہ دو روز سے مرکز احرار دار بنی ہاشم ملتان میں مختلف جماعتی امور اور بالخصوص اپنی نومسلمہ بہن کی شادی و رخصتی کے حوالے سے بھائی ڈاکٹر محمد آصف صاحب کے ساتھ مشاورت جاری تھی۔ آج 9 دسمبر 2022 جمعہ کے مبارک روز ہماری اس بہن کا نکاح طے ہوا تھا۔

جمعہ مقامی جماعت مجلس احرار اسلام کے نظم میں ملتان شہر کے ایک علاقے بستی لنگڑیال میں پڑھایا اور عصر تک مرکز احرار واپسی ہوئی۔ نماز عصر کے بعد قائد احرار نواسہ امیر شریعت مولانا سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتہم کے چہرے پہ خوشی اور غم کے ملے جلے آثار دیکھنے کو ملے۔

اللہ اکبر! یہ بات تو بیٹیوں والے ہی جانتے ہیں کہ بیٹی کو گھر سے رخصت کرنا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ میرے قائد اللہ آپ کی زندگی میں برکتیں دے آپ نے دورِ صحابہ کی مثال تازہ کی۔ عزیزہ نومسلمہ بہن نے قادیانیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں آنکھ کھولی۔ ہر طرف کا ماحول قادیانیت زدہ تھا۔ دماغ میں مرزا قادیانی کے علاوہ کچھ نہیں تھا سکول سے کالج اور پھر یونیورسٹی کا سفر طے کیا۔ اس دوران برادرم محمد آصف کا خط قادیانیوں کو دعوت اسلام کے نام سے ہاتھ لگا۔ بہن نے مطالعہ کیا ذہن کی نسیں کھل گئیں قادیانیت کا زنگ اترنے لگا۔ تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ ایک سکول میں ٹیچنگ شروع کر دی وہاں بھی قادیانیت زدہ ماحول ہی تھا بالآخر ذہنی بے چینی میں ایک دن بھائی آصف سے رابطہ کر کے قادیانی فتنہ کے متعلق سمجھنا چاہا بس پھر اللہ نے توفیق دی اور قبول اسلام کا سفر طے کر لیا۔

قارئین کرام! یہاں زندگی کے بڑے کٹھن موڑ آئے۔ بہن نے قبول اسلام کے متعلق اپنے گھر میں ہلکے پھلکے انداز سے دعوت شروع کر دی۔ اہل خانہ متشدد قادیانی ہونے کی وجہ سے اپنی جماعت سے رہنمائی لیتے رہے۔ تشدد کے ذریعے منوانے کی کوشش کی۔ گھر میں قید کر دیا۔ زبردستی ایک قادیانی کے ساتھ شادی کر دی گئی مگر بنت اسلام نے ایک لمحہ کے لیے بھی لچک نہیں دکھائی۔ قبول اسلام کے بعد عدالتی نظام کے بھینٹ چڑھ گئی۔ چونکہ خود مختار تھی شعبہ نومسلمین نے کفالت میں لے لیا۔ عدالتی کارروائی مکمل ہونے کے بعد 9 دسمبر، 2022ء کو نماز عصر کے بعد قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتہم نے نکاح پڑھایا۔ دوران خطبۂ نکاح شاہ جی نے فرمایا کہ اس بیٹی نے اسلام کے لیے قربانی دی ہے۔ ہم اس کے ماں باپ ہیں۔

حضرت امیر شریعت کی بہو (اہلیہ حضرت پیر جی رحمہ اللہ) پوتیوں اور نواسیوں نے اس نومسلمہ بہن کو جامع بستان عائشہ دار بنی ہاشم سے محبتوں کے ساتھ رخصت کیا۔

یہاں میں خراج تحسین پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں اپنی نومسلمہ بہن و اہلیہ بھائی محمد آصف اور عزیزہ بیٹیوں عائشہ و زینب کو جنہوں نے اپنی اس بہن کو ہر طرح کی راحت پہنچائی ماں اور بہن کی حیثیت سے رخصت کیا۔

اللہ میری نومسلمہ بہن کے مقدر اچھے کرے اور ہم مسلمانوں کو توفیق عطاء فرمائے کہ ہم نومسلمین کی کفالت کا مربوط و مضبوط انتظام کر سکیں۔ سلام قائد مجلس احرار سلام آپ نے صحابہ کے دور کی یاد تازہ کر دی۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء

☆......☆......☆

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس
تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

ڈاکٹر عمر فاروق احرار تیسری و آخری قسط

احرار اور سیلاب متاثرین کی خدمت

☆ 28 ستمبر مجلس احرار اسلام شعبہ خدمت خلق ملتان کی جانب سے مولانا اخلاق اور فاروق معاویہ بھائی کے ساتھ مولانا ابراہیم عثمانی صادق آبادی کی دعوت پر متأثرین سیلاب کی خدمت کے لیے صادق آباد سے ہوتے ہوئے سندھ اور پنجاب کی سرحد پر بدنام زمانہ جنگل ''کچہ کا علاقہ'' جانا ہوا، یہاں پر معروف ڈکیتوں کے کنٹرول کی وجہ سے لوگوں میں خوف وہراس پایا جاتا ہے اور لوگ اس طرف کا رخ کرنے سے گھبراتے ہیں، لیکن الحمدللہ ہم لوگ یہاں پر بھی ایک گھنٹے سے زائد کشتی پر سفر کرتے ہوئے بلاخوف وخطر دکھی انسانیت کی خدمت میں پہنچے۔ یہاں تقریباً آٹھ بستیاں تھی جن میں اکثر گھر دریائے سندھ کے رخ تبدیل کرنے سے بہت زیادہ متأثر ہوئے تھے، اور کچھ بستیوں کو دریائے سندھ اپنی لپیٹ میں لیکر روانی کے ساتھ بہہ رہا تھا۔ ہم نے یہاں پر غربت سے انسانیت کو سسکتے ہوئے بھی دیکھا، سب سے پہلے ہم لوگوں نے یہاں پر دو بستیوں میں میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا، ایک بستی میں مقامی ڈاکٹر نے بھی رہنمائی کی۔ تقریباً چار مساجد بھی دریائے سندھ کی طغیانی کا شکار ہوگئی تھیں۔ بعدازں مسجد کی تعمیر کے لیے حسب استطاعت حصہ ملایا، ائمہ کرام کی نقدی خدمت کی، ایک مسجد کے لیے ہینڈ پمپ کی تنصیب کے لیے بھی مقامی امام صاحب کی خدمت میں رقم پیش کی۔ کچھ لوگوں کو راشن کی مد میں نقد امداد کی۔ رات کا قیام صادق آباد میں بھائی عبدالجبار کے گاؤں میں کیا۔ 29 ستمبر صبح تین بجے صوبہ سندھ کے شہر شہدادکوٹ کی جانب مولانا ابراہیم عثمانی صادق آبادی کی معیت میں روانہ ہوگئے۔ دن 9 بجے گڑھی خدابخش کے قریب پہنچے تو راستہ ایک ٹریفک حادثہ کی وجہ سے بند تھا جس کی وجہ سے ہم لوگوں کو متبادل راستہ اختیار کرکے گڑھی یٰسین کی طرف سے جانا پڑا، اتفاقاً راستے میں امروٹ شریف کی تاریخی مسجد پر نظر پڑ گئی وہاں حاضری دی اور پھر قریب ہی خانقاہ امروٹ شریف بھی جانا ہوا وہاں حضرت مولانا تاج محمود امروٹی کی مرقد پر حاضری دی۔ پھر شہدادکوٹ کی جانب روانہ ہوگئے۔ شہدادکوٹ سے کوئی سات آٹھ کلومیٹر دور ایک گاؤں ''گوٹھ امام بخش جمالی'' جانا ہوا یہ گاؤں تقریباً چار سو گھرانوں پر مشتمل تھا۔ جہاں دو ماہ گزرنے کے بعد بھی سیلابی پانی تقریباً تین سے چار فٹ تک کھڑا ہوا تھا، مقامی مسجد کے امام صاحب مولانا مہربان الحق فاروقی نے ایک ٹریکٹر ٹرالی کا انتظام کیا جس پر بیٹھ کر ہم لوگ گاؤں پہنچے، سب سے پہلے یہاں پر ہم لوگوں نے فری میڈیکل کیمپ کا اہتمام کیا اور لوگوں کو مفت ادویات فراہم کیں۔ اس کے بعد کچھ لوگوں میں نقدی تقسیم کی اور پھر یہاں ایک دوسرے کے باسی ''گوٹھ امیر بخش جمالی'' کے متأثرین میں راشن تقسیم کیا۔ اس گاؤں کے لوگ دو ماہ سے چاروں اطراف سے پانی میں محصور تھے، الحمدللہ سب سے پہلی جماعت مجلس احرار تھی جو اس گاؤں میں پہنچی اور متأثرہ گھرانوں میں راشن تقسیم کیا۔

اسی طرح احرار شعبہ خدمت خلق ملتان کے رہنما مولانا اخلاق احمد نے مولانا محمد شعیب شاہ اور مولانا ضیغم عباس شاہ کے ہمراہ راجن پور میں دور دراز کے علاقے جہاں پر سیلابی ریلے نے تباہی مچا کر بستیاں مکمل طور پر منہدم کر دی

تھیں اور وہاں پر پانی پینے کے لیے لوگوں کو دور دراز کا سفر کرنا پڑتا تھا۔ وہاں پر لوگوں میں کپڑے، بستر ے، برتن اور راشن تقسیم کیے۔ جبکہ ''بستی لاکھا'' بستی ملک ارشاد بستی ڈمرہ'' میں مجلس احرار اسلام شعبہ خدمت خلق نے تین ہینڈ پمپ بھی نصب کیے۔ اور یہ ایسی بستیاں تھیں جہاں پر لوگوں نے تلاب بنائے ہوئے ہیں۔ جن میں بارشوں اور نہروں کا پانی جمع کرنے کے بعد انسان، جانور وہی پانی استعمال کرتے تھے۔

☆ احرار شعبہ خدمت خلق لاہور و چیچہ وطنی اور احرار فاؤنڈیشن کے باہمی تعاون سے سیلاب متاثرہ افراد کی امداد کے لیے ایک قافلہ مولانا منظور احمد کی زیر قیادت، حکیم حافظ محمد قاسم، بھائی ریحان ارشد، قاری غلام مصطفیٰ کی ہمراہی میں 9 ستمبر بروز جمعۃ المبارک تین بجے سہ پہر دار العلوم ختم نبوت جامع مسجد سے لاہور روانہ ہو کر رات نو بجے لاہور دفتر احرار پہنچا سامان دو بڑے ٹرکوں پر منتقل کیا چیچہ وطنی سے تین سو کلو چینی تین سو کلو گھی، تین سو کلو چاول تین سو پیکٹ چائے پتی بستر کمبل، زنانہ، مردانہ اور بچگانہ کپڑے تھے جبکہ لاہور سے ایک سو خیمے دو سو پچاس توڑے آٹا بسکٹ ایک سو کارٹن سرف صابن بھنے چنے۔ خشک دودھ لیکوڈ دودھ جوس شامل تھے۔ لاہور سے محمد قاسم چیمہ، احمد اویس میاں مولانا وقاص حیدر، اور مولانا محمد متین ضیاء شریک سفر ہوئے رات بھر سفر کر کے صبح فجر بھیرہ قیام و طعام پر ادا کی اور براستہ لاہور اسلام آباد، پشاور اور سوات موٹر وے سے ہوتے ہوئے سہ پہر تین بجے چکدرہ ایک مدرسہ پہنچے، کھانا کھایا اور اگلا سفر براستہ، گل آباد تیمر گرہ، دیر رباط سے صاحب آباد تبلیغی مرکز پہنچ کر مغرب عشاء پڑھی اور رات کے اس خوفناک اندھیرے میں قافلہ دیر کے علاقہ شرینگل پہنچا۔ قافلہ کو بغیر اسسٹنٹ کمشنر کی اجازت کے جانے نہیں دے رہے تھے وہاں مولانا منظور احمد نے کوشش کی اور اے سی نے اجازت دی۔ یہاں سے ہم نے پاتراک پہنچ کر متاثرہ علاقہ کے مفتی عبدالخبیر، ماسٹر احمد خاں سے کیا۔ چھوٹے چھ سات منی مزدا ٹرکوں پر سامان منتقل کر کے پاتراک سے بریکوٹ، تھل لاموتی گبریل سے ہوتے ہوئے متاثرہ وادی اتروڑ تقریباً چالیس گھنٹے کا پر خطر سفر کر کے پہنچے۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اتروڑ میں سارا سامان اتارا گیا مذکورہ مدرسہ حضرت خواجہ خان محمد کے مرید حافظ ماسٹر احمد خاں اور مفتی عبدالخبیر کے زیر انتظام چل رہا ہے۔ سیلاب آنے سے دس دن قبل حضرت خواجہ خلیل احمد دامت برکاتہم یہاں کا تبلیغی دورہ کر کے گئے۔ چونکہ یہاں بیس دن سے بجلی بند ہے اور مدرسہ میں پانی کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں ایک ہوٹل میں منتقل کیا گیا ظہر سے عصر آرام کیا اور تین ٹیمیں تشکیل دیں جنہوں نے متاثرہ علاقہ کا وزٹ کیا اور لسٹیں بنائیں۔ نو دس دن کی بارشوں کے باعث ندی نالوں کے بپھرنے سے دریا سوات میں خوفناک طغیانی سے مکانات، سڑکیں، بلند و بالا عمارتیں، فصلیں باغات سب ملیا میٹ ہو گیا۔ ایک عمر رسیدہ مقامی بزرگ نے بتایا کہ اس کی ستر سالہ زندگی میں ایسا سیلاب نہیں آیا۔ لسٹوں کے مطابق لوگوں کو بلا کر خیمہ جات اور راشن تقسیم کیے گئے۔ سوموار کو احمد اویس، محمد قاسم چیمہ، قاری غلام مصطفیٰ خیمہ لگانے ایک علاقے میں نکل گئے بقیہ احباب مولانا منظور احمد، مولوی وقاص حیدر، مولانا متین ضیاء، بھائی ریحان ارشد، حکیم محمد قاسم نے مقامی رضا کاروں اور مدرسہ کے طلباء سے مل کر راشن بندی کی۔ دو پہر ایک بجے 80 مستحقین کو خیمہ جات تقسیم کیے۔ راشن ٹوکن کی ترتیب سے منگل کی صبح تقسیم کیا گیا۔ کچھ خیمہ جات، راشن اور نقدی رقم ایک اور سیلاب سے تباہ علاقے

’’تھل‘‘ میں مقامی علماء کی نگرانی میں تقسیم کیے۔ الحمدللہ یہ پانچ روزہ سفر بخیر وخوبی مکمل ہوا اللہ قبول فرمائیں۔

احرار شعبہ خدمت خلق تلہ گنگ چکوال اور مرکزی جامع مسجد تریڑاں والی تلہ گنگ کے احباب کی محنت سے سیلاب زدگان کی مدد کے لیے امدادی کیمپ لگایا گیا۔ عوام نے دل کھول کر تعاون کیا الحمدللہ مولانا شعیب اعوان امیر مجلس احرار اسلام ضلع چکوال اور حکیم سعداللہ عثمان جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام ۔ نے بہت محنت کی راشن کی خریداری اشیاء ضرورت کا حصول۔ اور پھر سامان خورد ونوش کی پیکنگ میں کارکنان احرار اور علاقے کے نوجوانوں نے بہت محنت سے سامان پیک کیا۔ دو دن رات سامان کی پیکنگ اور کپڑوں جوتوں برتنوں اور دیگر اشیاء ضرورت کو ترتیب دینے لگے۔ جامع مسجد تریڑاں کی انتظامیہ چاچا امین حاجی زبیر حاجی عبدالقیوم حافظ بلال۔ شیخ ثاقب، بھائی عزیز الرحمان بھائی فاروق محمد حارث محمد ابوبکر مجلس احرار کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ڈاکٹر عمر فاروق۔ مولانا حنیف صابر۔ مفتی آصف۔ مولانا حذیفہ۔ شیخ فہیم و دیگر احباب نے بہت محنت کی۔ اتوار 28 اگست کو 305 گھرانوں کے لیے راشن پیک تیار کیے گئے۔ جبکہ آٹے کے 100 تھیلے، چار ہزار جوڑے کپڑے، پندرہ سو جوڑے جوتے، 100 گھروں کے مکمل برتن، پچاس گھرانوں کے لیے کمبل، ڈیڑھ لاکھ کی ادویات، ایک سو پچاس پیکٹ فرسٹ ایڈ کی ادویات، خواتین کے استعمال کے کپڑے، 300 بچوں کے لیے فیڈر اور دودھ اور نقد رقم کا انتظام کیا گیا۔ بعد از عشاء سفر شروع کیا اور 29 اگست کی صبح ڈیرہ اسماعیل خان پہنچے۔ سیلاب سے راستہ انڈس ہائی وے بند تھا۔ متبادل راستہ بھکر، لیہ، کوٹ ادو سے ہوتے تونسہ کی شام کو بستی ریتڑہ اور پیہڑ پہنچے۔ جہاں مولانا عبدالرحمٰن اور مولانا محمد اجمل، مولانا انور، مولانا حبیب اللہ نے استقبال کیا۔ مدرسہ سیدنا علی المرتضیٰ اور مسجد سیدنا معاویہ میں سامان رکھا۔ 30 اگست بعد عصر کوہ سلیمان کے قریب بستی للیانی پہنچے جو کھنڈرات میں بدل چکی تھی بعد مغرب سروے کیا اور سو گھرانوں میں راشن بھی تقسیم کیا اور ان کو دعوت فکر دی۔ 31 اگست کو بستی مہلا، بچلانی، دوانی کی طرف گئے۔ بستی مہلا میں شہید ختم نبوت مفتی نذیر احمد رحمہ اللہ کے مدرسہ میں سامان پہنچایا، وزٹ کیا، لسٹیں بنائی، راشن و نقد رقوم کی تقسیم کی اور وعظ کیا۔ بستی دوانی پہنچ کر دو سو گھروں میں سے چند کے علاوہ کوئی گھر سلامت نہیں تھا ان میں راشن و سامان تقسیم کیا۔ اس دوران مقامی علماء کرام کی خاص خدمت کی گئی۔ اس سے قبل نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء المنان ایک روز قبل ہی مختلف علاقوں میں امدادی سرگرمیاں انجام دے کر روانہ ہوئے تھے۔

☆ ملتان، رحیم یار خان اور خانپور کی جماعت کا مشترکہ سامان کا ٹرک لے کر گھوٹکی کی طرف عازم سفر ہوئے وہاں کے مقامی احباب بھائی عطاء المحسن صاحب اور نور محمد شاہ صاحب کی تیار کردہ فہرست کے مطابق گورنمنٹ ہائی سکول گھوٹکی میں تمام سامان اتارا گیا اور ترتیب سے تمام مستحقین کو عزت وقار کے ساتھ تقسیم کیا گیا۔ یہ ٹرک 250 افراد میں راشن بیگز اور دیگر سامان کپڑے جوتے کمبل۔ بستر۔ جہیز کا سامان۔ برتن و دیگر سامان پر مشتمل تھا اس قافلہ میں قاری جمیل الرحمٰن۔ عبداللہ حجازی صاحب۔ ناصر ہاشمی صاحب۔ حافظ محمد عاصم صاحب۔ قاری شاہد بلوچ صاحب۔ بلال احمد درخواستی صاحب۔ محمد احمد صاحب۔ عبدالماجد صاحب۔ محمد عمر فاروق شامل تھے۔ اسی طرح روجھان، فاضل پور اور راجن پور کے علاقوں کا مجلس احرار اسلام رحیم یار خان اور خانپور کے احباب جناب ناصر ہاشمی، حافظ عاصم خان نے سروے کیا اور

اس کے بعد امدادی سامان تیار کر کے سید عطاء اللہ ثالث بخاری کی نگرانی میں روجھان ضلع راجن پور پہنچے۔ جہاں بستیوں کی بستیاں سیلاب کی نذر ہو چکی تھیں۔ لوگ اونچے ٹیلوں پر پناہ لیے ہوئے مدد کے منتظر تھے زمینی راستہ منقطع ہو چکا تھا۔ اسی اثناء میں کشتی کرایہ پر لے کر مختلف بستیوں میں راشن، صاف پانی، بستر، کپڑے وغیرہ کی تقسیم کو ممکن بنایا گیا۔

☆ ڈیرہ اسماعیل خان کے متاثرہ علاقے رمک کے ایک بھائی معتصم صاحب نے مجلس احرار اسلام ضلع ساہیوال کے امیر محمد قاسم چیمہ سے رابطہ کیا اور سیلابی صورتحال کی زد میں آنے والے علاقوں کی بابت بتایا۔ احرار شعبہ خدمت خلق اور احرار فاؤنڈیشن چیچہ وطنی نے ایک مشاورتی اجلاس میں طے کیا کہ ڈیرہ اسماعیل خان کی جماعت متاثرہ علاقے کا دورہ کر کے صورتحال سے آگاہ کرے۔ ڈیرہ کے احرار رہنما بھائی محمد عاصم عطاء، بھائی محمد نعیم اور دیگر ذمہ داران نے بھائی معتصم کے ہمراہ متاثرہ علاقے کا دورہ کیا اور رپورٹ دی۔ یکم اکتوبر بروز ہفتہ کو مولانا منظور احمد، محمد قاسم چیمہ، مولانا محمد سرفراز معاویہ پر مشتمل قافلہ ڈیرہ اسماعیل خان کے متاثرہ علاقے رمک پہنچا بھائی معتصم نے استقبال کیا اور تقریباً ایک سو گھرانوں میں راشن اور نقد رقوم تقسیم کیں۔

☆ شعبہ خدمتِ خلق مجلسِ احرار اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام کالج روڈ گوجرانوالہ پر تیرہ روزہ امدادی کیمپ قائم کیا گیا تھا جس میں کیمپ انچارج محمد عابد صاحب تھے اور معاونت کے لیے گوجرانوالہ کے بزرگ رہنما شیخ الطاف الرحمٰن صاحب حافظ محمد اکمل صاحب امیر گوجرانوالہ حاجی محمد اشرف صاحب عمر شکیل صاحب، محمد یونس ساقی صاحب اور گوجرانوالہ کے پرخلوص کارکنان نے محبت محنت لگن اور دلجوئی کے اس ساتھ اس فریضے کو انجام دیا۔ ساتھیوں کی محنت اور محبت سے دو گاڑیاں سامان کی جس میں پانی خشک راشن بستر ے کپڑے گھریلو استعمال کی چیزیں شامل تھی ایک ایک ہفتے کے وقفے سے ایوان احرار لاہور میں پہنچائی گئیں اور وہاں سے کارکنانِ احرار نے سوات اور ڈیرہ اسماعیل خان میں حق داروں تک پوری تحقیق کے بعد پہنچایا۔ اس کے علاوہ خطیر رقم نقد کی صورت میں مرکز کے حوالے کی گئی۔ قائد احرار حضرت مولانا محمد سید کفیل شاہ بخاری مدظلہ نے تمام کارکنوں کو اس محنت پر خراجِ تحسین پیش کیا اور اسی طرح اپنے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے دلجوئی کے ساتھ کام کرنے کی تلقین بھی فرمائی اور تمام کارکنوں کو خوب دعاؤں سے نوازا۔

الحمدللہ مجلس احرار اسلام کے شعبہ خدمت خلق نے اب تک ڈیڑھ کروڑ روپے سے زائد تک کا سامان، نقد رقوم، راشن، کپڑے، بستر، خیمے، ترپالیں اور پانی وغیرہ مستحقین تک پہنچائے۔ جب کہ تین ہینڈ پمپ لگوائے اور مکانات کی تعمیر کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔

بحالی مکانات: شعبہ خدمت خلق مجلس احرار ملتان کے زیر اہتمام پاکستان کے تمام صوبوں میں ائمہ مساجد، علماء کرام، حفاظ کے 22 مکانات کی تعمیر جاری ہے جبکہ راجن پور اور ڈیرا اسماعیل خان کے علاقوں میں پینے کے پانے کے لیے 5 ہینڈ پمپ نصب کیے گئے ہیں جبکہ ایک جامع مسجد کی مکمل تعمیر بھی جماعت کے زیر انتظام جاری ہے۔

بحالی مکانات کے حوالے سے تفصیلی رپورٹ ان شاءاللہ آئندہ شماروں میں شامل کی جائے گی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائیں، خطاؤں کو معاف فرمائیں اور پاکستان کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

حُسنِ انتقاد

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

☆کتاب: نقوش اسلام تالیف: شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی (مبصر: سید محمد کفیل بخاری)

ضخامت: 464 صفحات، قیمت: درج نہیں (ناشر: مکتبہ رشیدیہ، جامعہ فاروقیہ، شجاع آباد، ملتان)

ہمارے مہربان شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ، صاحبِ علم وفکر شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خطابت کے ساتھ ساتھ تحریر وانشاء کی نعمت سے بھی نوازا ہے۔ دینی مجلّات اور اخبارات میں ان کے گراں قدر مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں جو مسلمانوں کے عقائد واعمال کی اصلاح کا ذریعہ بنتے ہیں۔ مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ بیان وتحریر دونوں میدانوں کے شہسوار ہیں۔ ''نقوش اسلام'' مولانا کے مضامین کا مجموعہ ہے۔

کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے۔ 1۔سیرت طیبہ ومتعلقات 2۔اخلاق واعمال 3۔بحث ونظر

اسلوب تحریر سادہ وعام فہم مگر پُر تاثیر ہے۔ سیرت طیبہ، آثار نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام وسیرتِ صحابہ رضی اللہ عنہم مقدس مقامات کے تذکرے، عصر حاضر میں پیش آنے والے مسائل اور دین اسلام کی روشنی میں ان کا حل، نیز اصلاحِ معاشرہ کے عنوان پر بہترین کتاب ہے۔ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، ناظمِ اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ اور مولانا مفتی محمد ارشد صاحب کی تقاریظ گویا کتاب کی اسناد ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ (آمین)

☆کتاب: نقوش علم تالیف: شیخ الحدیث مولانا زبیر احمد صدیقی

ضخامت: 624 صفحات، قیمت: درج نہیں (ناشر: مکتبہ رشیدیہ، جامعہ فاروقیہ، شجاع آباد، ملتان)

مولانا زبیر احمد صدیقی دامت برکاتہم کو اللہ تعالیٰ نے علم وعمل دونوں نعمتوں سے نوازا ہے۔ وہ بیک وقت تفسیر اور حدیث کی مسند پر فائز ہیں۔ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد اُن کی علمی جولانیوں کا مرکز اور عملی ضیا پاشیوں کا مظہر ہے۔ زیر مطالعہ کتاب ''نقوش علم'' ان کے مضامین کا مجموعہ ہے۔ یہ مضامین ان کے زیر ادارت شائع ہونے والے ماہنامہ ''صدائے فاروقیہ'' اور قومی اخبارات میں شائع ہوتے رہے۔ کتاب کے تین ابواب ہیں۔

1۔دروس قرآن 2۔خدمات دینی مدارس 3۔تذکرہ علماء ومشائخ

مختلف موضوعات پر آیات قرآنی کی تفسیر، دینی مدارس کی ضرورت واہمیت، خدمات، مختلف حکومتوں کی

طرف سے مدارس کے خلاف بنائے گئے قوانین کا تجزیہ اور مدارس کا دفاع، اکابر علماء ومشائخ کا مختصر تعارف وتذکرہ اوران کی دینی وملی خدمات اس کتاب کی زینت ہیں۔اسلوب انتہائی سلیس ودلکش اور عام فہم ہے۔دینی مدارس، سکولز وکالجز کے طلباء اور مطالعہ کا ذوق رکھنے والے ہر شخص کے لیے نافع ہے۔اُمید ہے کہ مولانا زبیر احمد صدیقی کا سلسلۂ نقوش جاری رہے گا۔اللہ تعالیٰ اُن کی علمی خدمات قبول فرمائے۔(آمین)

☆ کتاب: سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ (سیرت ومرویات)

مؤلف: ابومعاویہ محمد عرفان الحق ایڈووکیٹ

ضخامت: 197 صفحات، قیمت: 540 روپے

ناشر: مکتبہ عمرو بن عاص، راولپنڈی

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان (0300-8020384)

صحابۂ کرام رضی اللہ عنھم اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے نبی اور دین کی نصرت کے لیے منتخب کیا، اُن کے دلوں میں ایمان کو محبوب بنایا اور کفر و شرک، فسق وفجور اور نفاق کی نفرت پیدا کردی۔جماعت صحابہ رضی اللہ عنھم خیر امت اور مغفرت یافتہ جماعت ہے۔امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ وہ ہر قسم کی تنقید سے بالاتر ہیں۔

جن لوگوں نے تاریخ کو عقیدہ بنالیا وہی صحابہ پر تنقید وتبرّیٰ کرتے ہیں۔تاریخ کی مکذوبہ روایات کی بنیاد پر جن صحابہ کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا انہی مظلوموں میں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں، ستم یہ ہے کہ جن کی خطاؤں کو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کردیا انہیں تاریخ اور مؤرخین نے معاف نہیں کیا۔اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے میں ایسے خوش نصیبوں کو پیدا کیا جنہوں نے دفاعِ صحابہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ومحافظ، کاتب وحی، شریک بیعت رضوان، شریک جہادِ یمامہ (جہاد ختم نبوت) اور کئی غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔

اردو زبان میں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر کوئی کتاب نہیں تھی۔اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطاء فرمائے محمد عرفان الحق ایڈووکیٹ کو جنہوں نے صحابہ کی وکالت کا علم بلند کرتے ہوئے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر ایک بہترین کتاب مرتب کردی ہے۔کتاب دوحصوں پر مشتمل ہے۔

1۔سیرت 2۔مرویات

سیرت کے باب میں آپ کے احوال وآثار، خدمات اور مرویات آپ کی روایت کردہ 136 احادیث جمع کردی ہیں۔اس عظیم الشان خدمت پر اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزاء خیر عطاء فرمائے اور بروز قیامت نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنھم کا قرب نصیب فرمائے (آمین)

اخبار الاحرار

مجلسِ احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام سوشل میڈیا پر آن لائن ماہانہ ختم نبوت انعامی مقابلہ کے عنوان سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کیا گیا تھا جو کہ الحمدللہ بہت کامیابی کا ساتھ عوام الناس میں مقبول ہو رہا ہے۔ جس میں ہر ماہ چند سوالات دیے جاتے ہیں اور ان کے درست جواب دینے والوں کو قرعہ اندازی کے ذریعہ ایک قیمتی کتاب انعام میں دی جاتی ہے۔ گزشتہ دو ماہ اکتوبر، نومبر کے انعامی مقابلوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:

ساتواں ماہانہ ختمِ نبوّت انعامی مقابلہ، اکتوبر 2022

کل موصول ہونے والے جوابات: 53 درست جوابات: 50 غلط جوابات: 3

انعام یافتہ کا نام: محترمہ ام از کی صاحبہ سکاٹ لینڈ

آٹھواں ماہانہ ختمِ نبوّت انعامی مقابلہ، نومبر 2022

کل موصول ہونے والے جوابات: 106 درست جوابات: 102 غلط جوابات: 4

انعام یافتہ کا نام: محترمہ سارہ افضل ملتان، (**ہر ماہ اس سلسلہ میں شامل ہونے کے لیے رابطہ: 03106748692**)

ملتان (9 دسمبر) مجلس احرار اسلام کے مبلغین کی محنت و کوشش اور اللہ رب العزت کی عطاء کردہ توفیق و ہمت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی یاد تازہ کر کے اپنے گھرانے میں سے تن تنہا اسلام قبول کرنے والی ایک نومسلمہ بہن کو مدثر سعید بن سعید اختر سے نکاح کے پاکیزہ رشتہ میں جوڑ دیا گیا۔ تقریب نکاح جامع مسجد ختم نبوت، دار بنی ہاشم میں بعد نماز عصر منعقد کی گئی۔ نکاح نواسہ امیر شریعت، قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری مدظلہ نے پڑھایا اور حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کی بہو صاحبہ (اہلیہ حضرت پیر جیؒ)، نواسیوں اور پوتیوں نے نومسلمہ بہن کو اپنی دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ دار بنی ہاشم سے رخصت کیا۔ تقریب نکاح سے خطاب کرتے ہوئے قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری نے دونوں خاندانوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ دین اسلام ہی دنیا کی وہ واحد طاقت وقوت ہے کہ جس سے وابستہ ہر طبقہ وقبیلہ قلبی اطمینان وسکون کو محسوس کرتا ہے اور اسے دنیا بھر کی عارضی لذتوں اور جاہ وحشمت پر قربان کر دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام اپنے قیام سے لیکر آج تک اللہ رب العزت کے احکامات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں بلاتفریق مذہب انسانیت کو اسلام کی دعوت دینے کا فریضہ ادا کرتی چلی آ رہی ہے۔ جس کا الحمدللہ جماعت کو خاطر خواہ ثمر بھی محسوس ہو رہا ہے۔ انھوں نے کہا قادیانیت دم توڑ رہی ہے اور اسلام غالب آ رہا ہے۔ تقریب نکاح میں مجلس احرار اسلام کے مرکزی ناظم تبلیغ نبیرہ امیر شریعت مولانا سید عطاء المنان بخاری، نائب ناظم تبلیغ ڈاکٹر محمد آصف، (جن کی کوشش وکاوش سے یہ بہن اسلام کے دائرہ میں آئیں) پنجاب کے ناظم اعلی مولانا تنویر الحسن احرار، ملتان کے ضلعی امیر مولانا محمد اکمل، ضلعی ناظم اعلی ابو میسون مولانا اللہ بخش احرار، مولانا محمد فیضان اشرفی، مولانا مفتی محمد

نجم الحق، سعید احمد انصاری، محمد فرحان الحق حقانی، ڈاکٹر عبدالغفور احرار، محمد شاہد احرار، محمد اسماعیل بھٹی، قاری محمد عبداللہ احرار، بھائی محمد عباس سمیت دیگر ذمہ داران و کارکنان احرار اور شہریوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

دوسرا فری میڈیکل کیمپ چناب نگر (3 دسمبر 2022ء)

مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام جامع مسجد احرار چناب نگر ضلع چنیوٹ میں دوسرے ماہانہ فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد مجلس احرار کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ کی نگرانی میں کیا گیا۔ اس موقع پر مرکزی ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام مولانا سید عطاء المنان بخاری اور مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ مجلس احرار اسلام کے شعبہ خدمت خلق کے تحت بلاتفریق ذات و مذہب مخلوقِ خدا کی خدمت کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم ہسپتال چناب نگر میں لگائے جانے والے اس میڈیکل کیمپ میں کوالیفائیڈ ڈاکٹرز کے تعاون سے مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

انہوں نے کہا لوگوں کے ایمانوں اور ان کی جانوں کا تحفظ کرنا ہمارا دینی فریضہ ہے۔ اسلام واحد دین ہے جو انسانیت کی بھلائی کا درس دیتا ہے انہوں نے کہا ہم اس خدمت سے کافروں کو بھی اسلام کی طرف لا سکتے ہیں۔ جہاں یہ خدمت خلق ہے وہاں اسلام کی دعوت کا ایک انداز بھی ہے۔ اس موقع پر مجلس احرار اسلام ضلع چنیوٹ کے مبلغ مولانا محمود الحسن، ڈاکٹر عبدالمجید زمان، حکیم منظور اور دیگر احباب نے خدمات انجام دیں اس ایک روزہ میڈیکل کیمپ میں 185 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ جن میں 46 مرد 66 خواتین اور 73 بچے بچیاں شامل ہیں۔

قادیانیت سے اسلام کی طرف

24 نومبر 2022ء، ملتان کے پیدائشی قادیانی خاندان کے چار افراد پر مشتمل فیملی نے نواسہ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔

20 دسمبر 2022ء مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ سید محمد کفیل بخاری کے دورہ کراچی کے موقع پر جامعہ بنوریہ العالمیہ کراچی میں ایک پیدائشی قادیانی ذوہیب احمد نے قادیانیت ترک کر کے قائد احرار مدظلہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

سالانہ رپورٹس 2022ء ماتحت مجالس احرار اسلام پاکستان

ملتان: (محمد فرحان الحق حقانی)

07 جنوری 2022ء مختلف جماعتی و غیر جماعتی حلقوں میں 22 دروس ختم نبوت اور خطبات جمعۃ المبارک کے ذریعے 17 ویں سالانہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کیلئے لوگوں کو دعوت دی گئی اور جماعت کے تمام یونٹوں کو اس سلسلے میں منظم کیا گیا۔ 21 جنوری 2022ء جماعت کے تمام یونٹوں کے ذمہ داران کا جائزہ اجلاس بسلسلہ تیاری 17 ویں سالانہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس دار بنی ہاشم میں منعقد ہوا۔

23 جنوری 2022ء جامع مسجد قباء میں شخصیت و کردار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق سلام اللہ علیہ کے موضوع پر خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔ 25 جنوری 2022ء جامع مسجد سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ میں سیرت و خدمات حضرت سیدنا ابوبکر صدیق سلام اللہ علیہ کے موضوع پر خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔

10 فروری 2022ء جامع مسجد کرنالوی میں ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔

18 فروری 2022 بروز جمعہ صبح دس تا نماز عصر 17 ویں سالانہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس دار بنی ہاشم میں منعقد ہوئی۔

05 مارچ 2022ء دس روزہ سالانہ ختم نبوت کورس دار بنی ہاشم میں مقامی جماعت کی میزبانی میں منعقد ہوا۔

26 اپریل تا یکم مئی 2022ء جماعت کے مختلف یونٹوں میں ختم قرآن کریم فی التراویح کی تقاریب منعقد ہوئیں۔

29 اپریل 2022ء جماعت کے تمام یونٹوں میں شخصیت و کردار حضرت سیدنا علی المرتضیٰ سلام اللہ علیہ کے موضوع پر مبلغین احرار نے جمعہ کے اجتماعات سے خطابات کیے۔

10 جون 2022ء بروز جمعہ تمام جماعتی یونٹوں میں مبلغین احرار نے حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر جمعہ کے اجتماعات پر اظہار خیال کیا۔

20 جون 2022ء جامع مسجد کرنالوی میں حرمت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سیمینار منعقد ہوا۔

24 جون 2022ء بروز جمعہ، نومنتخب مرکزی عہدیداران کے اعزاز میں مقامی جماعت کی طرف سے استقبالیہ و عشائیہ تقریب منعقد ہوئی۔

10 جولائی 2022ء مقامی جماعت کے شعبہ خدمت خلق کے زیر اہتمام 43 جانوروں کی اجتماعی وعطیہ قربانی کا اہتمام کیا گیا اور عطیہ قربانی کا گوشت طلباء، غرباء، مستحقین میں تقسیم کیا گیا۔

22 جولائی 2022ء مقامی جماعت کے تمام یونٹوں کا اجلاس بسلسلہ 49 ویں قدیمی سالانہ مجلس ذکر حسین سلام اللہ علیہ منعقد ہوا۔

29 جولائی 2022ء تمام جماعتی یونٹوں میں شخصیت و کردار حضرت سیدنا عمر فاروق سلام اللہ علیہ کے موضوع پر مبلغین احرار نے جمعہ کے اجتماعات سے خطابات کیے۔

05 اگست 2022ء مبلغین احرار نے مختلف جماعتی و غیر جماعتی حلقوں میں شخصیت و کردار حضرت سیدنا حسین ابن علی سلام اللہ ورضوانہ علیہما کے موضوع پر جمعہ کے اجتماعات سے اظہار خیال کیا۔

09 اگست 2022ء دار بنی ہاشم میں 49 ویں قدیمی سالانہ مجلس ذکر حسین سلام اللہ علیہ منعقد ہوئی۔

14 اگست 2022ء وطن عزیز کے 75 ویں یوم آزادی کے موقع پر دار بنی ہاشم میں استحکام پاکستان سیمینار منعقد ہوا۔ 19 اگست 2022ء بروز جمعہ، حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں 61 واں سالانہ امیر شریعت سیمینار منعقد ہوا۔ 07 ستمبر 2022ء دار بنی ہاشم میں سالانہ دفاع پاکستان وتحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔

09 ستمبر 2022ء دار بنی ہاشم میں مقامی ذمہ داران و کارکنان اور مبلغین احرار کا مشترکہ اجلاس (بسلسلہ تیاری 45 ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس وجلوس دعوت اسلام چناب نگر) منعقد ہوا۔

16 اکتوبر 2022ء چناب نگر کی سالانہ کانفرنس کے سلسلے میں بھرپور انداز میں محنت کرنے اور کامیاب کانفرنس کے انعقاد پر مقامی ذمہ داران و مبلغین احرار کے اعزاز میں دار بنی ہاشم میں پر تکلف عشائیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔

13 نومبر 2022ء جامع مسجد ریاض الجنہ میں احرار تربیتی ورکرز کنونشن منعقد ہوا۔

04 دسمبر 2022ء بروز جمعہ، دار بنی ہاشم میں 29 دسمبر 2022ء، جماعت کے 93 سالہ یوم تاسیس کے موقع پر منعقد ہونیوالی مرکزی تقریب پرچم کشائی کی مناسبت سے تمام جماعتی یونٹوں میں یوم تاسیس کی مرکزی تقریب میں شرکت کیلئے دعوتی مہم کا آغاز کیا۔

29 دسمبر 2022 جمعرات مرکز احرار دار بنی ہاشم میں مرکزی تقریب پرچم کشائی بموقع یوم تاسیس احرار منعقد ہوئی۔

چیچہ وطنی

17 جمادی الثانی 1443ھ بمطابق 21 جنوری 2022ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر، دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی میں ''تکمیل رکنیت سازی اور ضلع ساہیوال کی جماعت تشکیل دی گئی، جس میں محمد قاسم چیمہ (امیر)، حافظ اُسامہ عزیر (ناظم اعلیٰ)، مولانا سرفراز معاویہ (ناظم نشر و اشاعت) منتخب ہوئے۔

22 جمادی الثانی 1443ھ بمطابق 26 جنوری 2022ء بروز بدھ بعد نماز عصر بمقام دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی میں ''یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ'' کی مناسبت سے تقریب کا انعقاد کیا گیا۔

۲۲ رجب المرجب ۱۴۴۳ھ بمطابق 24 فروری 2022ء بروز جمعرات دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی میں ''تربیتی کنونشن علماء کرام و اساتذہ کرام'' اور بعد نماز عصر ''یوم سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ'' کی مناسبت سے تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ ۲۰ شعبان المعظم ۱۴۴۳ھ بمطابق 24 مارچ 2022ء بعد نماز مغرب مرکز احرار عثمانیہ مسجد چیچہ وطنی میں ''سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ 10 ذیقعدہ 1443ھ بمطابق 10 جون 2022ء بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ جمعہ چیچہ وطنی میں احتجاجی ریلی بعنوان ''عالمگیر یوم حرمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' نکالی گئی۔

۱۹ ذیقعدہ ۱۴۴۳ھ بمطابق 19 جون 2022ء بروز اتوار مرکز احرار عثمانیہ مسجد چیچہ وطنی میں تقریب ''استقبالیہ و عشائیہ نو منتخب عہدیداران مجلس احرار اسلام پاکستان'' منعقد ہوئی۔

۱۸ ذی الحجہ ۱۴۴۳ھ بمطابق 18 جولائی 2022ء بروز سوموار جامع مسجد چیچہ وطنی میں دو قادیانیوں نے مجاہد ختم نبوت مفکر احرار عبداللطیف خالد چیمہ مدظلہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔

یکم محرم الحرام ۱۴۴۴ھ بمطابق 31 جولائی 2022ء بروز اتوار بعد نماز عصر دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی میں تقریب ''یوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ'' منعقد ہوئی۔ ۱۰ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ بمطابق 9 اگست 2022ء بروز منگل بعد نماز ظہر دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی میں تقریب ''مجلس ذکر سیدنا حسین رضی اللہ عنہ'' منعقد ہوئی۔

۱۵ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ بمطابق 14 اگست 2022ء بروز اتوار دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی میں تقریب ''پرچم کشائی و یوم آزادی پاکستان'' منعقد ہوئی۔

۲۲ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ بمطابق 21 اگست 2022ء بروز اتوار دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی میں ''یوم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ'' کی مناسبت سے سیمینار منعقد ہوا۔

۲۳ محرم الحرام ۱۴۴۴ھ بمطابق 22 اگست 2022ء بروز سوموار کو دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی میں پاکستان میں متاثرین سیلاب کے لئے احرار فاؤنڈیشن کی جانب سے مستقل ریلیف کیمپ قائم کیا گیا۔ 26 اگست 2022ء بروز جمعۃ المبارک مجلس احرار ضلع ساہیوال نے چیچہ وطنی میں متاثرین سیلاب کے لیے 10 سے زائد مقامات پر ریلیف کیمپس لگائے جس میں عوام الناس نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ 30 اگست 2022ء بروز منگل مجلس احرار ضلع ساہیوال کا پہلا قافلہ متاثرین سیلاب کے لیے امدادی سامان لے کر راجن پور روانہ ہوا، جس میں خشک راشن، پانی، چینی، چائے کی پتی، دودھ بسکٹ، کھجوریں اور پانی، جوتیاں، کپڑے سمیت ضرورت کی اشیاء شامل تھیں۔

7 ستمبر 2022ء کو یوم ختم نبوت کے موقع پر تقریب دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی میں منعقد ہوئی جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے شرکت وخطاب کیا۔

9 ستمبر بروز جمعۃ المبارک مجلس احرار ضلع ساہیوال کا دوسرا قافلہ متاثرین سیلاب کے لیے امدادی سامان لے کر صوبہ خیبر پختونخوا میں وادی سوات کے علاقے اتروڑ گیا۔ جس میں خیمہ جات، خشک راشن، آٹا، چاول، چینی، چائے کی پتی، دودھ بسکٹ، جوتیاں، کپڑے، بستر اور دیگر ضرورت کی اشیاء شامل تھیں، جبکہ اس سفر میں تھل کے علاقے میں بھی نقد رقوم اور خیمہ جات تقسیم کیے گئے۔

یکم اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ مجلس احرار ضلع ساہیوال کا تیسرا قافلہ متاثرین سیلاب کے لیے امدادی سامان لے کر ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے رمک روانہ ہوا۔ جس میں اشیائے خوردونوش اور نقد رقوم شامل تھیں۔

سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس چناب نگر میں شرکت کے لیے ضلع ساہیوال سے جماعت کے یکے بعد دیگرے 7-8-9- اکتوبر 2022ء کو 4 قافلے روانہ ہوئے۔ 21 اکتوبر 2022ء بروز جمعہ تقریب عصرانہ دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی، بسلسلہ سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس چناب نگر۔

۲۵ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ بمطابق 22 اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر ساہیوال میں **''شہدائے ختم نبوت ریلی''** مسجد نور تا چوک شہداء ختم نبوت چوک ساہیوال نکالی گئی جبکہ بعد نماز مغرب بلدیہ ہال ساہیوال میں ''شہدائے ختم نبوت کانفرنس'' منعقد ہوئی۔

29 اکتوبر 2022ء بروز ہفتہ مجلس احرار ضلع ساہیوال کا چوتھا قافلہ متاثرین سیلاب کے لیے امدادی سامان لے کر ایک بار پھر صوبہ خیبر پختونخوا کے علاقے اتروڑ گیا۔ جس میں خشک راشن، آٹا، دیگر اشیائے خوردونوش، کپڑے، بستر اور دیگر ضرورت کی اشیاء شامل تھیں، جبکہ منہدم گھروں کی تعمیر کے لیے امدادی رقوم تقسیم کی گئیں۔

29 دسمبر 2022ء بروز جمعرات، یوم تاسیس احرار کی مناسبت سے تقریب پرچم کشائی دفتر احرار جامع مسجد چیچہ وطنی

مجلس احرار ضلع ڈیرہ اسماعیل خان:

مجلس احرار اسلام ڈی آئی خان الحمدللہ نئی صف بندی کے بعد پہلے سے بڑھ کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کوشاں ہے۔ یونین کونسل کی سطح سے تمام تحصیلوں تک یونٹ سازی کی جا رہی ہے۔

الحمدللہ 29 دسمبر 2021 اور 2022 کو مرکز احرار بخاری مسجد میں پرچم کشائی کی تقریب منعقد کی گئی۔

شعبان 1443 میں مقامی شوریٰ کا اجلاس ہوا جس میں امیر محترم مشتاق احمد صدیقی چاچا نعیم ملک عاصم عطاء صاحب اور شوری کے ارکان نے یہ فیصلہ کیا کہ ختم نبوت کورسز کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ عیدالفطر کے بعد 28,29,30 مئی تین روزہ کورس کا افتتاح ہوا جس میں موجودہ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ، ناظم پنجاب مفتی تنویر الحسن، نائب ناظم تبلیغ ڈاکٹر محمد آصف، قائد احرار نواسہ امیر شریعت حضرت مولانا سید محمد کفیل بخاری صاحب تشریف لائے اور کورس کے اختتام پر شرکاء کو اسناد سے نوازا۔

چناب نگر کی احرار ختم نبوت کانفرنس میں اس سال پہلے سے زیادہ ساتھی شریک ہوے۔

شعبہ خدمت خلق کے تحت قائد احرار کی ہدایات پر سیلاب سے متاثرہ تقریباً تمام دیہاتوں میں راشن کپڑے وغیرہ لیکر گئے، بارش، طوفان اور راستوں کے مسدود ہونے کے باوجود رضا کار وہاں پہنچے اور مشکل گھڑی میں ان کا ساتھ دیا اور مرکز کے تعاون سے تاحال بھی بحالی مکانات اور نلکوں کی تنصیب کا سلسلہ جاری ہے۔

لاہور میں مجلس احرار کی مرکزی شوری کے انتخابی اجلاس میں ڈیرہ کی نمائندگی ملک عاصم عطاء صاحب نے کی اور کلاچی سے شمس الرحمٰن بھائی شریک ہوے۔ مزید دو نئے یونٹ قائم ہوے۔

احرار کے تحت جاری فہم ختم نبوت خط کتابت کورس میں 100 سے زائد ساتھیوں نے شرکت کی۔

چناب نگر ختم نبوت کانفرنس کی تیاری کے سلسلہ میں دروس ختم نبوت کے عنوان سے 7 پروگرام ہوے جن میں مبلغ احرار مولانا عثمان علی صاحب نے تمام پروگراموں میں خطاب فرمایا اور اس کے ساتھ ہی نائب امیر ملک عاصم عطاء صاحب، چاچا نعیم صاحب امیر محترم مشتاق احمد صدیقی صاحب ناظم اعلیٰ مولانا خادم حسین فاروقی نقشبندی کی سرپرستی میں حلقہ وار مساجد میں کورسز کا افتتاح 6 دسمبر کو ہوا یہ کورس مقامی مبلغ احرار ختم نبوت مولوی ثناء اللہ صاحب نے کیا۔ الحمدللہ اب تک 6 مساجد میں کورس ہو چکا ہے جس میں کثیر تعداد میں احباب شریک ہوے۔ کورس کا دورانیہ آدھے گھنٹے پر محیط ہے۔ اللہ کریم ہماری جماعت مجلس احرار کو کامیابیوں سے نوازے ان شاء اللہ حضرت مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری کی قیادت میں یہ کارواں چلتا جائے گا بڑھتا جائے گا۔

(اسلام آباد، **21** دسمبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا محمد مغیرہ نے کہا ہے کہ مغربی ممالک اور قادیانی سوشل میڈیا پر توہین رسالت کو فروغ دے رہے ہیں۔ وہ گزشتہ روز اسلام آباد میں لیگل کمیشن بلاسفیمی آن پاکستان کے زیراہتمام آل پارٹیز کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ ’’سائبر وار، ملکی سلامتی اور ہماری ذمہ داریاں‘‘ کے زیرعنوان یہ کانفرنس اسلام آباد ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ جس میں تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ مولانا محمد مغیرہ نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا قانون تمام انبیاء کرام، صحابہ کرامؓ، اہل بیت عظامؓ، تمام مقدس شخصیات اور شعائرِ اسلام کے تحفظ کی ذمہ داری لیتا ہے، تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295 سی انہی مقدس شخصیات اور شعائر اسلام کے تحفظ ہی کے لیے منظور کی گئی ہے۔ جبکہ سوشل میڈیا

کے لیے سائبر کرام کا قانون موجود ہے، اس کے باوجود سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر توہین اور گستاخی کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ مقدس شخصیات کی گستاخی کے مرتکبین کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔انہوں نے کہا کہ یہ امر افسوسناک ہے کہ قانون نافذ کرنے والے متعلقہ ادارے قانون کی عمل داری کو یقینی نہیں بنا رہے، جس کی وجہ سے سوشل اور پرنٹ میڈیا پر گستاخانہ مواد کی روک تھام نہیں ہو پا رہی۔تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے قوانین ہمارے ایمان کی بنیاد ہیں، لیکن سوشل میڈیا ہو، برقی ذرائع ابلاغ ہوں، یا اخبارات ہر جگہ ناموس رسالت ﷺ کے متعلق گستاخان رسول کا بدبخت طبقہ اور نام نہاد لبرل اور سیکولر عناصر طرح طرح کی بولی بولنے اور اوچھے ہتھکنڈے بروئے کار لانے میں مصروف ہیں، مگر تا حال ایسے گستاخوں کے خلاف کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا جا رہا اور نہ سوشل میڈیا پر کسی قسم کی قدغن لگائی جا رہی ہے۔الٹا لادین طبقات کی جانب سے مسلسل اہل ایمان کے جذبات کو مجروح کیا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان کے لیے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب و ازواج رسول سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہیں ہے۔اس لیے ناموس رسالت ﷺ کا مسئلہ خالص دینی معاملہ ہے، دیگر تمام معاملات چاہے سیاسی ہوں یا معاشرتی، وہ ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہم توہین رسالت کو عالمی دہشت گردی سمجھتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ سوشل اور پرنٹ میڈیا کو قانونی اصول وضوابط کا پابند کیا جائے، قانون کی عمل داری کو یقینی بنایا جائے اور گستاخی کے مرتکبین کو قانون کے کٹہرے میں لا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔کانفرنس میں مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ڈاکٹر عمر فاروق احرار اور مبلغ احرار مولانا محمد حذیفہ نے بھی شرکت کی۔

مفکر اسلام مولانا زاہد الراشدی کے دو روزہ دورہ کی روداد: (حکیم حافظ محمد قاسم)

اس فانی زندگی میں میں نے یہ تھوڑا بہت لکھنا پڑھنا اور بولنا سیکھا ہے۔اس کا سہرا میرے محسن مجاہد ختم نبوت عبداللطیف خالد چیمہ کے سر ہے اور جناب عبداللطیف خالد چیمہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مولانا زاہد الراشدی سے سیکھا ہے۔ایک ماہ قبل چیمہ صاحب نے آگاہ کیا کہ مولانا زاہد الراشدی نومبر کے پہلے ہفتے چیچہ وطنی کا دو روزہ دورہ کریں گے تب اس پروگرام کا نظم میرے سپرد کیا گیا۔دو نومبر بروز بدھ بعد نماز عشاء مولانا زاہد الراشدی چیچہ وطنی پہنچے تو جناب عبداللطیف خالد چیمہ و دیگر احباب نے ان کو ویلکم کیا، رات دفتر احرار جامع مسجد میں قیام ہوا جبکہ 3 نومبر جمعرات فجر کی نماز مسجد ختم نبوت رحمٰن سٹی میں ادا کرنے کے بعد درس قرآن ارشاد فرمایا۔حضرت نے کہا کہ جیسے جیسے ہم قرآنی تعلیمات سے دور ہوتے جا رہے ہیں ویسے ویسے ہم مشکلات کا شکار ہو رہے ہیں۔آج بھی مسلمانوں کے بہتر مستقبل کا راز قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔قرآن کریم نے حلال وحرام بتائے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے، درس قرآن کریم کے بعد دفتر احرار تشریف لے آئے۔ناشتہ کے بعد آرام کیا اور ظہر سے قبل قاری منظور احمد طاہر، اور قاری سعید ابن شہید کی زیر قیادت علماء کرام کا ایک وفد ساہیوال سے ملاقات کے لیے پہنچا اتنی دیر میں بعد نماز ظہر ہونے

والے علماء کنونشن کی تیاری کر لی گئی۔ علماء کنونشن کا آغاز مولانا منظور احمد کی تلاوت اور حافظ محمد مغیرہ کے نعتیہ کلام سے ہوا اور جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے اس کنونشن کی غرض وغایت بیان کر کے اسٹیج مفکرِ اسلام، جانشین امام اہلسنت مولانا زاہد الراشدی کے حوالہ کیا۔ علماء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے حضرت نے موجودہ دور میں فکری اور مذہبی کشمکش کے بارے تفصیلی گفتگو کی اور کہا کہ عالم اسلام اس وقت جس بُرے دور سے گزر رہا ہے، اس سے قبل کبھی یہ دور نہیں آیا اور اس کا واحد حل یہ ہے کہ دشمنانِ اسلام اور نئے دور کے طرح طرح کے فتنوں سے بچا جائے اور ان کے مد مقابل آکر معذرت کی بجائے ان کی زبان میں جواب دینا پڑے گا، جس کے لیے ایسے افراد تیار کرنا ہونگے جو اُن کی تمام غیر ضروری اور جھوٹی باتوں کا رد کریں اور دین اسلام کا تحفظ کریں یہ کنونشن پیر جی حبیب الرحمٰن رائے پوری کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔ اس کنونشن میں قاری عبدالجبار، مولانا الطاف الرحمٰن، مولانا عبدالشکور، قاری وسیم، مفتی شاہد حسین، قاری شکیل احمد، عبدالسلام شاہین، حافظ اسامہ عزیر، قاری محمد قاسم، قاری حفیظ الرحمٰن، حافظ ارشاد احمد، قاری اصغر علی، حافظ محمد بن قاسم، قاری محمد سدید، مولوی عبدالحمید، رانا طارق اقبال ایڈووکیٹ، مولانا عمر فاروق محمد یا ور و دیگر نے شرکت کی۔ بعد عصر احراری چائے کا اہتمام کیا گیا۔

لاہور سے معزز احرار رضا کار مولانا وقاص حیدر، مولانا محمد متین ضیاء بھی احرار فاؤنڈیشن کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لیے تشریف لے آئے۔ عشاء کے وقت تقریب کے لیے ڈاکومنٹری کے لیے پروجیکٹر کا انتظام کیا اور نماز عشاء کے بعد معزز مہمانان گرامی تشریف لانا شروع ہو گئے۔ سوا آٹھ بجے تقریب کا آغاز مولانا منظور احمد کی تلاوت قرآن اور حافظ احسن منظور کی نعت سے ہوا۔ احرار فاؤنڈیشن کی غرض وغایت کے لیے جناب عبداللطیف خالد چیمہ کو دعوت دی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم نے ابتدائی تعلیم کے دوران ہی سٹوڈنٹس انصاف پارٹی کے نام سے ایک جماعت بنائی تھی جس کے تحت نادار اور غریب طلباء کی اعانت کیا کرتے تھے۔ بعد میں مجلس احرار اسلام کے شعبہ خدمت خلق ختم نبوت ٹرسٹ کو رجسٹرڈ کروا کر رفاہی کام جاری رکھا اس ٹرسٹ کی رجسٹریشن ایکسپائر ہونے پر گزشتہ مہینوں امدادی کاموں میں امیر احرار سید محمد کفیل بخاری اور دیگر رہنماؤں کی قیادت میں مثالی خدمات سرانجام دی گئیں جو محض اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، سیلاب زدگان کے ریلیف کے لیے مولانا منظور احمد، محمد قاسم چیمہ اور حکیم حافظ محمد قاسم نے جس محنت سے کام کیا ان کو تین دفعہ بھی انعام دوں تو کم ہے۔

معروف مذہبی سکالر حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر نے کہا کہ مجلس احرار اسلام اول دن سے ہی رفاہ عامہ کے کام سر انجام دے رہی ہے خصوصاً 1935 میں آنے والے کوئٹہ کے شدید ترین زلزلہ میں مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ نے ہزاروں احرار رضا کاروں کے ساتھ امدادی سامان کوئٹہ پہنچایا کہ انگریز گورنر بھی اس ریلیف پروگرام سے خوش ہوا اور چوہدری افضل حق رحمۃ اللہ علیہ کو ملاقات کا پیغام بھیجا۔

بعد ازاں احرار ضلع ساہیوال کے امیر محمد قاسم چیمہ نے احرار فاؤنڈیشن کی کارروائیوں پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری پروجیکٹر کے ذریعے سکرین پر دکھائی اور ساتھ جہاں جہاں ریلیف کا کام کیا گیا اس کی کمنٹری بھی کی۔ ڈاکومنٹری کو

توقع سے زیادہ پذیرائی ملی اور مہمان حضرات نے اس کو پسند کیا۔

تحریک احساس پاکستان کے بانی وچیئر مین راؤ زبیر اسلم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس بات کی خوشی ہے ایک دینی جماعت نے اس درجہ کا ریلیف پروگرام کیا اور آئندہ کے حالات بھی ایسے منصوبہ جات کے متقاضی ہیں کہ ایسے پراجیکٹ جاری رکھے جائیں۔

اب حلف برداری کا وقت ہوا تھا احرار فاؤنڈیشن کے نومنتخب اراکین سے ناظم مجلس احرار اسلام چیچہ وطنی نے حلف لیا جن میں صدر، محمد ریحان ارشد، جنرل سیکرٹری، علی آصف چیمہ، سینئر نائب صدر، قاری غلام مصطفیٰ، نائب صدر دوم، حافظ احسن منظور۔ جوائنٹ سیکرٹری طلحہ ایاز قاضی۔ سیکرٹری انفارمیشن، نعمان حبیب۔ سیکرٹری فنانس، ماسٹر نسیم اختر شامل تھے۔ جن رضا کاران نے فلڈ ریلیف میں فنڈنگ کے کام میں حصہ لیا انکوانجمن تاجران کے سیکرٹری جنرل آصف سعید چوہدری، پیرجی عزیز الرحمٰن، ڈاکٹر زبیر احمد کے ہاتھوں اعزازی اسناد دی گئیں اور جن احرار رضا کاروں نے فلڈ ریلیف کے لیے دشوار گزار اور زیادہ سفر کیے ان کے لیے احرار فاؤنڈیشن کی طرف سے شیلڈز تقسیم کی گئیں جو کہ معروف ادیب اکرام الحق سرشار، پروفیسر منیر ابن رزمی کے ہاتھوں سے بالترتیب مولانا محمد سرفراز معاویہ، قاری غلام مصطفیٰ کو دی گئیں جبکہ مجاہد ختم نبوت عبداللطیف خالد چیمہ کے ہاتھ سے مولانا محمد وقاص حیدر اور مولانا محمد متین ضیاء کو شیلڈ سے نوازا گیا، جبکہ مہمان گرامی مولانا زاہدالراشدی کے ہاتھ سے محمد قاسم چیمہ، مولانا منظور احمد اور حکیم حافظ محمد قاسم نے اپنی شیلڈز وصول کیں۔ اسی طرح احرار فاؤنڈیشن کی طرف سے مجاہد ختم نبوت عبداللطیف خالد چیمہ کو مولانا زاہدالراشدی اور مولانا زاہدالراشدی کو جناب عبداللطیف خالد چیمہ کے ہاتھ سے شیلڈز دی گئیں۔

سٹیج سیکرٹری حکیم حافظ محمد قاسم نے مولانا زاہدالراشدی کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں مولانا زاہد الراشدی کی علمی، عملی، فکری، صحافتی، تدریسی، تقریری، اداراتی خدمات پر روشنی ڈالی گئی اور ان کو پر مغز اور فکری خطاب کے لیے دعوت دی۔ مولانا زاہدالراشدی نے احرار فاؤنڈیشن کے اس افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں آج کے ان نوجوانوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کہ یہ آنے والے وقتوں کے لیے کام سنبھال رہے ہیں۔ مولانا زاہدالراشدی نے کہا کہ دین اسلام کی ابتداء ہی خیرخواہی سے ہوئی جیسا کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوئی تو حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یہ جملے کہے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ بالکل نہ گھبرائیں آپ تو ناداروں اور ناتواں لوگوں کے خیر خواہ ہیں اور شفقت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اکیلے نہیں چھوڑے گا، مولانا زاہدالرشدی نے کہا کہ دینی جماعتوں اور دینی مدارس نے سیلاب وبارشوں سے متاثرہ علاقوں میں اللہ تعالی کی توفیق سے بڑا کام کیا ہے لیکن اصل کام اب آبادکاری اور بحالی اور تعمیر و ترقی ہے۔

مسافرانِ آخرت

☆......گڑھ مہاراجہ پتن چوک سے ملک محمد عمران، ملک محمد حمزہ کے والد ملک حبیب الرحمان اور مولوی محمد رفیق جامی کے چچا مستری ملازم حسین انتقال: 23 نومبر 2022ء

☆......وہاڑی: محمد افضل صاحب کے والد عبدالستار مرحوم انتقال: 22 نومبر 2022ء

☆......چنیوٹ، احرار کارکن محمد صفدر کے بھائی محمد الیاس 22 نومبر اور خالہ زاد خادم حسین، انتقال 2 دسمبر 2022ء

☆......مجلس احرار اسلام بستی مولویاں کے رہنما مولانا فقیر اللہ کی بھاوج حافظ محمد مغیرہ رحیمی بستی میرک شریف رحیم یار خان کی والدہ محترمہ اور حافظ عبدالرحیم مرحوم کی اہلیہ، انتقال 4 دسمبر 2022ء

☆......جمعیت علماء اسلام پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا امجد خان کی ہمشیرا انتقال: 11 دسمبر 2022ء

☆......مجلس احرار اسلام لاہور کے سابق رہنما چودھری محمد اکرام مرحوم کی اہلیہ انتقال: 12 دسمبر 2022ء

☆......جامعہ قاسم العلوم ملتان کے سابق شیخ الحدیث مولانا محمد اکبرؒ کے فرزند مولانا فداء الرحمٰنؒ انتقال: 12 دسمبر

☆......حاجی محمد ارشد صاحب مرحوم قدیمی احرار کارکن تھے، کئی برس قبل لاہور سے کراچی منتقل ہو گئے تھے، وہ کراچی میں ابناء امیر شریعت کے مستقل میزبان تھے، چند روز قبل لاہور تشریف لائے اور شدید علیل ہو گئے، 15 دسمبر 2022ء شب جمعہ کو دل کے آپریشن کے دوران انتقال کر گئے۔

☆......مجلس احرار اسلام تحصیل ساہیوال کے امیر ماسٹر محمود احمد رشیدی کے ماموں جان، فاضل حبیب اللہ رشیدی رحمہ اللہ کے بھتیجے اور قاری لطف اللہ شہید رحمہ اللہ کے بیٹے سعد اللہ طارق انتقال کر گئے ہیں۔

☆......مجلس احرار اسلام ملتان کے سابق ناظم مولانا عبدالقیوم کی والدہ مرحومہ انتقال: 7 دسمبر 2022ء

☆......مجلس احرار اسلام حلقہ اچھرہ کے سرپرست پیر سید خضر حفیظ زیدی صاحب کی والدہ، انتقال 14 دسمبر

☆......مجلس احرار چک 89 فتح حاصل پور کے کارکن محمد عمران کے والد عبدالخالق مرحوم انتقال: 19 دسمبر 2022ء

☆......نقیب ختم نبوت کے قاری مولانا اسماعیل فاروق (صادق آباد) انتقال: 20 دسمبر 2022ء

☆...... بھائی محمد علی (کوئٹہ) حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کے خاندان میں سے تھے۔ انتقال 21 دسمبر 2022ء

☆......شیخ الحدیث مولانا محبّ النبی دامت برکاتہم کی چھوٹی ہمشیرا انتقال: 22 دسمبر 2022ء

☆......مفتی نجم الحق (مدرس مدرسہ معمورہ ملتان) کی ساس صاحبہ انتقال: 23 دسمبر 2022ء

اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، حسنات قبول فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے، تمام لواحقین و پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے

مُسلمانو! پرچمِ ختمِ نبوت گرنے نہ پائے اور عقیدۂ ختمِ نبوت پر آنچ نہ آئے (امیرِ شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ)

بفیضِ نظر
ابنِ امیرِ شریعت حضرت مولانا پیرجی سید عطاء المہیمن شاہ بخاری حسنی حسینی رحمۃ اللہ علیہ
سابق قائد مجلس احرارِ اسلام پاکستان

بمقام
دارِ بنی ہاشم

نزد MDA چوک
مہربان کالونی ملتان

احرار
ان الحکم الا للہ

10 فروری 2023 جمعۃ المبارک ان شاء اللہ
صبح 10 بجے تا نمازِ عصر

بیاد شہداء تحریکِ مقدس تحفظِ ختمِ نبوت 1953
18 ویں سالانہ

شہدائے ختمِ نبوت کانفرنس

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

قائد احرار، نواسۂ امیرِ شریعت
حضرت مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری حسنی حسینی
امیر مجلس احرارِ اسلام پاکستان

شیخ الحدیث، آیۃ الخیر، لسان العلماء
حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب
ناظمِ اعلیٰ: وفاق المدارس العربیہ
مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان

استاذ العلماء شیخ الحدیث
حضرت مولانا سیف الرحمٰن المہند صاحب
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا سید عطاء المنان شاہ بخاری
نبیرہ امیرِ شریعت

داعی اسلام
ڈاکٹر محمد آصف صاحب

ثنا خوانِ رسول
جناب عزیز الرحمٰن شاہ

زینت القراء
قاری عبد الرحمٰن ملتانی

حافظ محمد اکرم احرار
مولانا محمد علی صاحب
مولانا اللہ بخش احرار
مفتی نجم الحق
فرحان الحق حقانی
قاری جمیل الرحمٰن
جناب محترم شیخ حسین اختر لدھیانوی

مقامی علماء کرام
قاری عبد الصمد صاحب
محمد طارق لنگاہ صاحب
قاری محمد معاذ صاحب
مولانا محمد زاہد صاحب
مولانا عبد الباسط
مولانا محمد ممتاز صاحب
حافظ غلام یسین صاحب
مولانا اخلاق احمد صاحب
مولانا فیصل اشفاق
مولانا محمد یعقوب صاحب
قاری محبوب الرحمٰن صاحب
مولانا محمد نعمان سنجرانی
قاری محمد معاذ صاحب
حافظ محمد رب نواز
قاری اسرار احمد صاحب
مولانا سلیمان

مقامی علماء کرام
مفتی حماد القاسمی
مولانا فیصل متین سرگانہ
ڈاکٹر محمد بلال
مولانا الطاف معاویہ
قاری عبد الناصر صدیقی
قاری محمد طیب
مفتی محمد قاسم احرار
مولانا عمیر احسن صاحب
مولانا عبد الحمید احرار
قاری محمد لقمان
قاری محمد عمران رحیمی
قاری محمد احسان الحق
قاری محمد ابوبکر احرار
مفتی مجاہد الرحمٰن
قاری محمد عاصم احرار
مولانا وقار احمد قریشی

ذمہ داران حضرات
جناب شیخ نیاز احمد صاحب، جناب سعید احمد انصاری صاحب، جناب بھائی محمد عباس احرار صاحب، جناب ابو معاویہ عبد الرشید صاحب، جناب ڈاکٹر عبد الغفور صاحب، جناب محمد بلال بھٹی صاحب، جناب محمد رانا ہاشم صاحب
جناب محمد اسماعیل بھٹی صاحب، جناب محمد مہربان بھٹی صاحب، جناب حافظ محمد شاکر خان خاکوانی صاحب، جناب شیخ محمد مغیرہ صاحب، جناب شیخ محمد لقمان منشاد صاحب، جناب محمد عدنان ملک صاحب، جناب قاری محمد شریف برار صاحب
جناب شیخ محمد علی صاحب، جناب شیخ محمد عاطف صاحب، جناب شیخ محمد ظفر اقبال صاحب، جناب بھائی محمد شاہد احرار صاحب، جناب عدنان معاویہ صاحب، جناب شیخ محمد عثمان یوسف صاحب، جناب قاری محمد عزیر صاحب

شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوت

مجلس احرارِ اسلام ملتان

برائے رابطہ
0300-6385277
0305-4350631

باہتمام ذکا پرنٹرز ملتان 0300-6288071

آیئے! اللہ تعالیٰ سے دعا کے ساتھ سود اور سودی قرض کے خلاف جنگ کا آغاز کریں!

ادائیگی قرض کی دعائیں

۱) ...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے عرض کیا میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”میں تجھے دو کلمے سکھلا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

”الٰہی! حاجتیں پوری کر میری حلال روزی سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کر دے مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے۔“ (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

۲)...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مقروض ہو گیا تھا۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں وہ کلام سکھلا دیتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرا غم دور اور قرض ادا کر دے گا، صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ۔

”اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر و غم سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور بچاؤ چاہتا ہوں آپکے ساتھ بخل اور بزدلی سے اور پناہ میں آتا ہوں آپ کی قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے۔“ (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

مرتبہ: مولانا محمد امین مرحوم معلم اسلامیات، فیصل آباد

دعاؤں کے طالب

CARE PHARMACY

کیئر فارمیسی

Trusted Medicine Super Stores

24 گھنٹے سروس

اصلی اور معیاری ادویات کے مراکز

Head Office: Canal View, Lahore

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ!

فیصل آباد میں 13 برانچز کے بعد اب 11 شہروں جڑانوالہ، ننکانہ صاحب، شاہکوٹ، کھرڑیانوالہ، سانگلہ ہل، چک جھمرہ، چنیوٹ، جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ

آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے سروس